لوح و قلم

صاحبزادہ محمد حنیف حیرت طاہر سیفائی

Marfat.com

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝

لوح و قلم

صاحبزادہ محمد حنیف حیرت۔ طاہر سیفائی

(ایم۔ اے۔ آنرز)

سیفائی برادران

دربار قادریہ نوشاہیہ، چاہ تنہ روڈ، سیالکوٹ شہر

Marfat.com

111326

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب .... لوح و قلم

مصنف .... صاحبزادہ محمد حنیف حیرت۔ طاہر سیفائی

کتابت .... جمیل عقیل

سال اشاعت .... مارچ 1999ء

ٹائٹل .... المدینہ گرافکس اردو بازار لاہور۔

ناشر ..... المدینہ دارالاشاعت' 38۔ اردو بازار لاہور۔

ہدیہ .... [redacted] روپے

مزید معلومات

صاحبزادہ عالی مقام جناب محمد یونس جاوید صاحب

دربار قادریہ غوثیہ چائنہ روڈ سیالکوٹ شہر۔ فون 67022

ملنے کا پتہ

☆ صوفی محمد صدیق ضیا صاحب

ضیاء ہاؤس نمبر 3 سٹریٹ نمبر 7

مین بازار مالی پورہ راوی روڈ لاہور۔ فون: 7722896

☆ المدینہ پبلی کیشنز۔ یوسف مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' 38- اردو بازار لاہور۔

فون: 7312801-7320682

Marfat.com

فہرست

عنوان		صفحہ
مثنوی معنوی کی تفسیر	صائمہ تقدیس	4
طاہر سیفائی کا نعتیہ کلام	پروفیسر اصغر سودائی	5
عرض مصنف	طاہر سیفائی	7
قصیدۂ ہمزیہ (آراء)	صاحبزادہ محمد لطیف سٹل	12
ایک شاہکار	پروفیسر ڈاکٹر منیر اکرم	15
	باب اول۔ صاحب لولاکؐ	
حمد و نعت		20
قصیدۂ محمود (نونیہ)		22
بوس عقیدت		36
سلام عقیدت		53
گنبد خضریٰ		60
بارگاہ میم		67
نعت شریف		75
	باب دوم: صحیفہ عشق	
مناجاتِ حرم		80
حضرت ذوالنون مصریؒ		83
فراست المومن		93
شیخ بغداد		109
چشم تمنا		127
سالگرہ		129
تیرے بغیر جاناں		133
ابیات طاہر		135
منقبت حیدر کرارؓ		135
قصیدۂ مرغوب (قصیدۂ ہمزیہ) 145 تا 183		140
Chapter 3 (English Section) باب سوم۔ انگلش سیکشن		145
From Page 1 till 25 صفحہ نمبر 1 تا صفحہ نمبر 25		

Marfat.com

"اُن کی نظمیں اُردو زبان میں مثنوی معنوی کی نظیر ہیں"

اُردو فارسی اور عربی زبانوں کے شعر و ادب میں حضور رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح خوانی کا سلسلہ مسلسل چلا آرہا ہے اور انشاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا۔ نعت گوئی میں حسنِ حفظِ مراتب، صداقتِ بیان اور علومِ اسلامیات پر عبور کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جناب صاحبزادہ محمد حنیف طاہر سیفانی قادری اس پر پورا اترتے ہیں حضور کی مدحت سرائی اُن کے دلِ سرشار کا مرغوب شعار تو ہے مگر یہ اُن کا روزگار نہیں ہے۔ سرکارِ دو عالم کی نعت گوئی میں طویل نظمیں اور قصائد دراصل حضور کے مرتبہ عالیہ کی شناخت اور جذبۂ اشتیاق کا بیان ہیں۔

جناب طاہر سیفانی کی زبان میں لطافت، دلکشی اور روانی پائی جاتی ہے اُن کا قصیدۂ ہمزیہ اور سلامِ عقیدت اُن کے سچے عشق و محبت کا غماز ہے جو اُنہیں حبیبِ خدا کی ذاتِ گرامی کے ساتھ ہے۔ امام بوصیریؒ کے بعد اتنا طویل و جامع قصیدہ پہلے نہیں کہا گیا "صحیفۂ عشق" میں اُن کی جو نظمیں آرہی ہیں اُن میں اولیاء اللہ کا ذکر قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے اُن کی نظمیں اُردو زبان میں مثنوی معنوی کی نظیر ہیں جن میں اسلامی حقائق، اسرار و معارف اور درسِ اخلاقیات بڑے منفرد انداز اور سوز و گداز کے پیرایہ میں قلمبند ہوئے ہیں عز اللہ کرے زورِ سخن اور زیادہ۔ صائمہ تقدیس دائم۔ ایم۔ اے ایجوکیشن

ضیا ہاؤس، راوی روڈ، لاہور

۲۰ فروری ۱۹۹۹ء

Marfat.com

طاہر سبفانیؔ کا نعتیہ کلام

حضورؐ ختم المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم قُدرت کا وہ شہکار ہیں کہ جن کی مثال تھی نہ ہوگی۔ انسانی زندگی میں امن دوستی اور صُلح جوئی برقرار رکھنے کے لیے اگر انسانیّت کے پاس کوئی نمونۂ اخلاق وعمل ہے تو وہ صرف اور صرف حضورؐ کی ذاتِ گرامی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ اقوامِ عالم اگر آج بھی اخلاقِ مصطفیٰؐ پر عمل پیرا ہو کر اپنے مسائل کا حل تلاش کرنا چاہیں تو اُنہیں محمدؐ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانۂ فیض سے ہی روشنی حاصل کرنا ہوگی۔ وہ اِس لیے کہ اُن کا پیغام چار دانگِ عالم پر محیط ہے۔

اِس سلسلے میں وہ لوگ جو حضورؐ پاک کی زندگی کو نہ صرف چراغِ راہ بناتے ہیں۔ بلکہ اُن کی محبّت اُن کی نس نس میں بھری ہُوئی ہے۔ قابلِ صد احترام ہیں۔ نعت کہنا کوئی عام سا شغلِ شعر نہیں۔ بلکہ اس میں بڑے حزم و احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔ کیونکہ ذاتِ باری تعالیٰ نے حضورؐ کو کچھ ایسا قُرب ہمہ صفت عطا کیا ہے کہ عام انسانی دماغ یہ معمّہ حل نہیں کر پاتا کہ حضورؐ کا مقام کہاں ختم ہوتا ہے اور خُدائی سلطنت کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ اگر خُدا ربّ العالمین ہے تو رسُولؐ رحمۃ للعالمین ہیں۔

جناب صاحبزادہ محمّد حنیف طاہر سبفانیؔ حال مقیم بلجیم کا نعتیہ مجموعۂ کلام میں نے بڑے خلوصِ قلب سے پڑھا ہے۔ اُن کو حضورؐ کی ذاتِ گرامی سے جو گہری عقیدت ہے وہ اُن کے کلام کے گوشے گوشے سے مترشح ہے۔

Marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ ایسا کلام صرف اُن ہستیوں کے حصے میں آتا ہے جو سچے مردِ مومن ہوں اور اُس رہبرِ انسانیت سے جن کا نام محمدؐ عربی ہے ایک والہانہ محبت رکھتے ہیں۔ محمدؐ حنیف طاہر صاحب کا شمار ایسے ہی لوگوں میں کیا جا سکتا ہے۔ خدا کرے اُن کا یہ مجموعۂ کلام سرمایۂ ابد اور توشۂ آخرت ثابت ہو۔ آمین

سیالکوٹ شہر۔ ۵ ر دسمبر ۱۹۹۷ء　　　　پروفیسر اصغر سودائی

سابق ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کالجز

"وہ عشقِ مصطفیٰ میں ڈوب کر لکھتے ہیں"

صاحبزادہ محمدؐ حنیف طاہر سیفانی کو حضور آقائے نامدار، مطلع انوار صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات سے جو دلی محبت و عقیدت ہے، اُس کا اظہار اُن کی موجودہ کتاب (جو زیورِ طباعت سے آراستہ ہو رہی ہے) میں واضح انداز میں ہو رہا ہے۔ اُن کے دو بڑے طویل قصائد "سلامِ عقیدت" "بارگاہِ میمؐ"، "گنبدِ خضریٰ" اور "مدحتِ رسولؐ" جیسی عقیدت و محبت بھری نظمیں اِس کا اہم ثبوت ہیں۔ وہ عشقِ مصطفیٰ میں ڈوب کر لکھتے ہیں اُن کے اظہار کا پیرایہ دلکش اور بڑا پاکیزہ ہے۔ نعتیہ کلام کے بعد حصۂ مثنوی میں اُن کی طویل نظمیں "مناجاتِ حرم"، "حضرت ذوالنون مصری"، "فراستِ المومن"، "شیخ بغداد" بڑی ادبی اہمیت کی حامل ہیں۔ ان نظموں میں اُنہوں نے اولیائے ربانی کے اخبار بیان کیے۔ یہ نظمیں جذب و گداز کا مرقع اور محبتِ سرمدی کا بیانِ روشن ہیں۔

عبدالغفور عاطف سوہلوی سیفانی　بڈیانہ، پسرور، ضلع سیالکوٹ

۲۱ر فروری ۱۹۹۹ء

Marfat.com

عرضِ مُصنّف

ذاتِ سُبحانہٗ و تعالیٰ کی بے حصر حمد و ثنا کے اظہارِ کامل سے زُبانیں قاصر اور ستائشِ خُداوندی کی لوحِ طویل و عریض پر قلم شکستہ و معذور ہے۔ اُس ذاتِ والا شان اَلاٰن کما کان کی قُدرتیں عالمگیر صنعتیں بے نظیر حکمتیں کامل رحمتیں بے حساب، قوتیں لاجواب، عظمتیں بے بدل اور رفعتیں بے مثل ہیں۔ اُس خالق و مالکِ کائنات اُس کے مُرسلین و مقرّبین اور جُملہ ارضی و سماوی مخلوقات کے افضل و اکمل درود و تحیّات ہوں۔ اُس ہادیٔ شش جہات و محسنِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم پر۔ اُن کی آل اطہار پر صحابہ جان نثار پر جب تک کہ مُشتاقانِ لقا کے قلوب تمنّائے قُرب و وصال میں دھڑکتے رہیں اور دلدادگانِ وفا کے نغماتِ دل گداز کی مہک فضائے انجمن میں رچی بسی رہے۔ آمین۔

اس احقرِ روزگار کی کتابِ اوّل "پیر کامل" بفضلِ الٰہیہ بڑی پسندیدگی سے دیکھی گئی۔ یہ کتاب سلیس و رواں اُردو نثر میں ہے اور اس میں حبیبِ خدا، اولیائے ربّانی اور پیرِ کامل کی ضرورت جیسے تحقیقی مقالات اور چار مینار چار فانوس جیسے مختصر مگر جامع اور دلچسپ مضمون بھی رکھے گئے ہیں۔ اور شیخ المشائخ حضرت سیف اللہ نُوریؒ کی زندگی کے حالات و واقعات کا ایک مُستند اور جامع تذکرہ بھی موجُود ہے۔ مزید برآں اس کتاب میں اس بندۂ خاکسار کے پانچ سَوؔ کے لگ بھگ اشعار بھی مختلف مقامات پر آ گئے ہیں۔ پس گزشتہ سالوں سے چند احباءِ وفا کا اصرار بڑھتا گیا کہ یہ فقیر اپنے قصائد، غزلیات و مثنوی کو کُلیات کی شکل میں

Marfat.com

منظرِ عام پر لاتے تاکہ خاص و عام اس سے بہرہ مند ہو سکیں۔ پس اس کام میں تاخیر واقع ہوتی رہی۔ بالآخر فضلِ سرمدی نے دستگیری فرمائی۔ اور یہ بندہ اپنی نظموں اور قصائد و قطعات میں سے ایک مختصر مگر جامع انتخاب تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ اقتباس کتابت کے صبر آزما مراحل سے گزر کر اب طباعت کے لیے تیار ہے۔ اس کتاب کا نام "لوح و قلم" رکھا گیا ہے۔

یہ کتاب دو ابواب پر مشتمل ہے۔ بابِ اوّل میں حضورؐ رحمتِ دو عالم، محسنِ عرب و عجم، خواجۂ دو سرا، احمدِ مجتبےٰ و محمدِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی بارگاہِ فلک جاہ میں قصائد، قطعات، نظموں اور نعتوں کی صورت میں خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ حضورؐ مرکزِ اسرار اور مطلعِ انوار ہیں۔ اُن کے محامد و محاسن اور فضائل و خصائل ایک بحرِ بے کنار کی طرح ہیں پس اُن کی مکمل مدحت و نعت کا حق کوئی ادا نہیں کر سکتا۔ میں حق تعالیٰ کا سپاس گزار ہوں کہ اُس نے اس احقر العباد کو اپنے محبوبؐ کریم (ﷺ) بارگاہ میں کچھ عرض کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

تحدیثِ نعمت کے طور پر یہ خاکسارِ روزگار عرض کرتا ہے کہ جب "قصیدۂ مرغوب" لکھ کر فارغ ہُوا تو فضلِ ربّانی سے اُسی شب عالمِ رویا میں کیا دیکھتا ہوں کہ شیخ المشائخ بڑے زرق برق لباس میں اخیار و ابرار کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ جو سفید اور سبز رنگ کے لباسوں میں ملبوس ہوتے ہیں میرے ہاں تشریف فرما رہے ہیں۔ مَیں اُن سب کی تواضع مختلف قسم کے لذیذ اور خوشبودار کھانوں سے کر رہا ہُوں اور وہ قصیدۂ مرغوب کی بہت تعریف فرما رہے ہیں۔ پھر حق تعالیٰ سُبحانہٗ کی رحمت سے یہ ناچیز نعمتِ زیارت و بشارت سے سرفراز ہُوا جس کے اظہار بیاں کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

Marfat.com

بلجیم اور ہالینڈ کے مختلف شہروں میں انعقاد پذیر ہونے والے اسلامی پروگرام یومِ میلاد کانفرنس، شبِ معراج، بزمِ حسانؓ، سیّد الشہدا، ماہوار ختم غوثیہ کے اہم مواقع پر بار بار کچھ نہ کچھ ان قصائد اور نعتیہ قطعات میں سے پڑھا جاتا رہا ہے اور علمائے کرام سے لے کر عام سامعین تک دِل کھول کر خراجِ تحسین اور داد دیتے رہے ہیں۔

باب دوم میں اربابِ دل اور اہلِ نظر کے لیے سامانِ تقویت بہم پہنچانے کے لیے اللہ تعالیٰ کے مقرّب اولیا اور صالحین کا ذکر حکایات کی شکل میں کیا گیا ہے۔ اولیائے کرام، پروردگارِ عالم کے وہ پیارے بندے ہیں۔ جو علم و عمل ذکر و فکر، سوز و گداز، جذب و شوق اور تسلیم و رضا کا پیکر ہوتے ہیں۔ یہ گلشنِ ایمان و ایقان کی آبیاری، قلوب و ارواح کی بیداری، محبتِ صمدانی میں سرشاری، نظروں کی طہارت اور احوالِ ملّت کی اصلاح و صحت کے لیے ہر دور میں جا بجا نُمایاں خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی ظاہری اور باطنی معیّت سے بہرہ یاب فرمائے۔ آمین۔

زُبانِ فارسی میں قصیدہ و مثنوی میں طبع آزمائی کرنے والے بہت زیادہ شُعرا مِل جائیں گے مگر اُردو ادب میں نعتیہ قصائد اور صوفیانہ و اخلاقی مثنوی میں طبع آزمائی کرنے والے بہت کم ملتے ہیں۔ یہ احقر فقیر اگرچہ ارضِ پاک سے ہزارہا میل دُور بیٹھا ہُوا ہے مگر مَیں نے پیراہنِ اُردو کو نعتیہ قصیدوں اور مثنوی کے حسین نقش و نگار کے ساتھ آراستہ و پیراستہ کرنے کی ممکن مساعی کی ہیں۔

بندہ مُتمنّی تھا کہ اِس بار جب ارضِ پاک میں جائے گا تو اپنا سارا کلام شائع کر دے گا مگر افسوس! کہ ۲۷ جنوری ۱۹۹۹ء کو بذریعہ فون جناب صاحبزادہ عالی مقام محمد یُونس جاوید صاحب نے یہ خبر اندوہ ناک دی کہ ہماری مشفق و مہربان اور عزیز

Marfat.com

از جان امی جان داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر ہم سب کو داغِ مفارقت دے گئی ہیں:
انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ دل غم سے بوجھل اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ اُن کی وفاتِ حسرت آیات سے اس بازارِ دُنیا کی رنگینیاں ویران اور محفلیں سُنسان سی ہو کر رہ گئی ہیں۔ کتنے دِل ہیں جو اُن کے زخمِ فراق سے گھائل اور سب اہلِ خانہ غم و حزن کی تصویر بن کر رہ گئے۔

یہ خبرِ غم سُنتے ہی پاکستان پہنچنے کی تیاری میں لگ گئے اور اگلے روز بندہ اپنے بیٹے ثقلین احمد سیفائی اور برادرِ عزیز و آنیس جناب صاحبزادہ عنایت اللہ صاحب کی معیت میں چل پڑا اور بفضلِ ذاتِ سبحانی عین وقت پر دربار قادریہ غوثیہ آن پہنچے اور اعزہ و اقارب، اہلِ ارادت اور تمام بھائیوں کی موجودگی میں ایک اجتماعِ کثیر کے سامنے اُنہیں اپنے ہاتھوں سے زیرِ تعمیر روضۂ عالیہ کے اندر سپردِ خاک کیا۔

وہ پیارا اور دیدہ زیب چہرہ جو ہماری نگاہوں کا مرکز و محور تھا، ہمیشہ کیلئے ہم سے اُوجھل ہو گیا۔ حق تعالیٰ ان کی روح پر اور مرقد عالیہ پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے۔ اُن کی منازلِ برزخ کو آسان اور اُنہیں کروٹ کروٹ جنّت نصیب فرماوے۔ آمین!

میری تائی، فرقت، سلام شوق کہتی ہے۔ دلِ بیتاب رو رو کر پیام اپنا سُناتا ہے
تیری محفل میں برکت تھی، سکونِ دل کی دولت تھی۔ تیری فرقت کا ہر لمحہ میرے دِل کو رُلاتا ہے
(طاہر)

موجودہ صُورتِ حال کو سامنے رکھتے ہُوئے بندہ اپنا نعتیہ کلام اور مثنوی کی چند نظمیں شائع کرنے پر اکتفا کر رہا ہے۔ بقایا کلام انشاءاللہ پاکستان میں دوبارہ آمد پر طبع کر دیا جائے گا۔

یہ بندہ پاکستان کے عظیم سخن ور اور مداح رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جناب حفیظ تائب اور جناب تاب اسلم کا بڑا ممنون ہے کہ اُنہوں نے قصیدہ

Marfat.com

ہمزیہ کے ابتدائی اشعار کے سلسلہ میں اپنی بڑی گراں مایہ آراء سے نوازا ہے۔ اسی طرح یہ بندہ اپنے استادِ گرامی پروفیسر اصغر سودائی صاحب اور اپنے رفیق دیرینہ علامہ رفیق ارشد صاحب کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے برسہا برس کے طویل عرصہ کے بعد جب ملاقات ہوئی تو اسی نشست میں کچھ قیمتی سطور قلمبند کر دیں۔ آخر میں یہ فقیر حضور شیخ المشائخ کے سچے ارادت شعار اور میرے دیرینہ رفیق و عزیز جناب صوفی محمد صدیق ضیاء لاہوری اور ان کے نورِ چشم اظہر صدیق کا ممنون ہے۔ کہ کتاب کی طباعت اور فروخت کے سلسلہ میں وہ اپنا ہر ممکن تعاون کر رہے ہیں۔ صاحب حقیقی انہیں جزائے خیر دے۔ انگلش سیکشن میں بندہ نے اہلِ یورپ کے لیے اپنی کچھ اہم انگریزی نظمیں جن کا ترجمہ منظوم بزبان ڈچ ارضِ بلجئم کے فاضل ایڈووکیٹ اور شاعر مسٹر لیوسیان (MR LUCIEN HOEREE) نے بڑی ہی دلچسپی اور خوشی کے ساتھ کیا ہے۔ بندہ ان کی اس مخلصانہ کاوش کا بہت بہت شکر گزار ہے۔

اس خاکسار کی خوش نصیبی ہے کہ اس نے کم سنی سے لیکر عالمِ شعور و شباب تک ایک طویل زمانہ اپنے گرامی المقام والدِ مرحوم و مغفور قطبِ زمانہ شیخ المشائخ حضرت سیف اللہ نوری قدس سرہٗ العزیز کی آغوشِ شفقت اور بابرکت صحبت میں گزارا ہے۔ اگرچہ وہ اس نظرِ ظاہر بیں سے اوجھل ہو چکے ہیں مگر نے پہلے یا اس کتاب میں جو کچھ تحریر کیا ہے۔ یہ درحقیقت انہیں کی تعلیمات اور فیضانِ نظر کا ثمر ہے۔ وگرنہ من آنم کہ من دانم۔

طالبِ دعا

طاہر سیفائی

Marfat.com

قصیدۂ ہمزیہ و قصیدۂ محمود

صاحبزادہ طاہر سیفائی ہمارے اِس دور کے بلند پایہ شیخِ کامل اور خدارسیدہ ولیٔ جلی کے ظاہری اور معنوی فرزند ہیں۔ قسامِ ازل نے اُنہیں دلِ دردمند اور دماغِ روشن عطا فرمایا ہے۔ وہ حضور نبی المختار صلّی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے بڑی عقیدت اور محبت رکھتے ہیں۔ اولیائے ربّانی کے ساتھ اُن کی عقیدت و ارادت اُن کی کتاب "پیرِ کامل" سے اظہر من الشمس ہے۔ وہ خود راہِ سلوک کے پُرشوق رہرو ہیں۔ جن کی عمر کا اہم ترین حصّہ شیخ المشائخ کی صحبتِ بابرکت میں بسر ہوا ہے۔

طاہر سیفائی نے حضور رحمتِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں جو نعتیہ کلام کہا ہے اُس سے اُن کے دِل کا خلوص، ذوق وشوق، صداقتِ بیان اور لطافتِ زُبان مُترشح ہے۔ اُن کے گلزارِ مدحت سرائی میں دو طویل قصیدے قصیدۂ ہمزیہ اور قصیدۂ محمود بھی شامل ہیں۔ جو اُردو شاعری کا مایہ ناز سرمایہ ہیں۔ اُن کا قصیدۂ مرغوب (ہمزیہ) جو ایک ہی قافیہ اور ردیف میں ہے۔ اور دو سو پچاس سے زائد اشعار پر مشتمل ہے۔ اُن کی قادر الکلامی کا مُنہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرت امام شرف الدّین بوصیریؒ کے مشہور قصیدۂ بُردہ کے بعد مُدّت ہائے دراز سے جس واضح کمی کو محسوس کیا جاتا رہا ہے۔ اُسے اُردو زبان کی بزمِ سخن میں جناب طاہر سیفائی نے ایک طویل، جامع اور پسندیدہ قصیدہ

Marfat.com

لکھ کر پورا کر دیا ہے۔ اُنہوں نے ان قصائد اور سلام عقیدت“ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن و محامد سیرت طیبہ اور فضائل احسن کو جس ادب و احترام اور دلکش انداز میں پیش کیا ہے وہ قابلِ صد تحسین ہے۔ اُن کے ہر شعر اور ہر مصرع میں اُن کی والہانہ عقیدت اور دلی محبت ٹپک رہی ہے۔ اُن کی یہ سیرت نگاری مکمل صحت اور استناد کے ساتھ سامنے آتی ہے۔

حصّہ مثنوی میں اُن کی طویل نظمیں سالکانِ راہِ طریقت و حقیقت کے لیے مشعلِ راہ کا کام دیں گی۔ اور نظموں میں اُنہوں نے جس طبقہ عالیہ کا تذکرہ کیا ہے۔ سرکارِ ذی شان کے ارشاد کے مطابق اُن کا ذکر گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ ان صوفیانہ نظموں میں اُنہوں نے اُردو مثنوی کو ایک نیا رُخ اور دلکش اسلوب مُہیّا کیا ہے۔ اُن کے اشعار میں شائستگی کے ساتھ ساتھ برجستگی اور شُستگی بدرجہ اُتم موجود ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی کاوشوں کو منظور فرماتے اور اُن کے کلام کو قبولِ دوام عطا فرماتے۔ آمین

صاحبزادہ محمد لطیف سڈل
چیف سول انجینئر، بیڈفورڈ، انگلینڈ

Marfat.com

نقشِ ثانی

جناب صاحبزادہ محمد حنیف طاہر صاحب سیفاقی ایم۔اے آنرز میرے ہم جماعت اور دیرینہ دوست رہے ہیں۔ مجھے اُن کی پہلی کتاب "پیر کامل" دیکھنے کا شرف حاصل ہُوا۔ اب اُن کی موجودہ کتاب بعنوان "لوح و قلم" زیرِ طباعت ہے اور یہ اُن کا نقشِ ثانی ہے۔ یہ کتاب اُن کے مُنتخب قطعات، رُباعیات، مثنوی، منتخب نظموں اور نعتیہ کلام و قصائد کا مجموعہ ہے۔ شاعرِ مشرق علامہ اقبالؒ کا شعر ہے

کی محمدؐ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا "لوح و قلم" تیرے ہیں

اور میرے نانا مرحوم علامہ شجر طہرانی کا قطعہ ہے

اپنے محبُوب کی محبت میں — ہم نے جی اور جان دے ڈالے
تجھ میں توفیق تھی، میرے مولیٰ — تُو نے دونوں جہان دے ڈالے

جس جذبۂ صادقہ میں یہ اشعار کہے گئے ہیں جناب طاہر سیفاقی نے اُسی جذبہ اور خالصتاً محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ڈوب کر اپنا موجودہ کلام پیش کیا ہے۔ میں اپنے ایک شعر کے ساتھ ان کلمات کو ختم کرتا ہوں ہے

شفاعت یہ محشر میں کہتی تھی سب سے — بتاؤ ہمارا وہ ارشد کہاں ہے

محمد رفیق ارشد — ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ سٹی
رُکن ادارۂ تصنیف پاکستان — مورخہ ۶، دسمبر ۱۹۹۷ء
ممبر پاکستان رائٹرز گلڈ، ڈائریکٹر لافی سپورٹس لمیٹڈ

Marfat.com

"اُنکے قصائد اور نظمیں اُردو شاعری کا ایک شاہکار ہیں"

پیرزادہ محمد حنیف حیرت، طاہر سیفاقی (ایم۔اے آنرز) ایک معزز ترین دینی گھرانہ کے چشم وچراغ ہیں۔ اُن کے والدِ مرحوم ومغفور اور پیرِ طریقت حضرت سیف اللہ نوری القادری ہیں جو شیخ المشائخ، قطبِ یگانہ اور شیخِ عصر کے القاب سے معرُوف ہیں۔ وہ سر زمینِ پاک میں باطنی اور دینی فیضان کا ایک سرچشمہ رواں تھے۔ شہرِ اقبالؒ میں جناح روڈ پر اُن کی مرقدِ عالیہ پر ایک عظیم الشّان گنبد زیرِ تعمیر ہے

پیرزادہ طاہر سیفاقی کا بچپن اور جوانی کا زمانہ شیخِ عصر کے قُدس سرہُ العزیز کی پاکیزہ تربیت اور صحبتِ بابرکت میں بسر ہُوا ابھی وہ مڈل سکول کے امتحان سے فارغ ہُوتے تھے کہ اُن کی اولین غزل ؎

اپنا جمال میری آنکھوں میں ڈال کر وہ
ہر شان میں جمالِ محمدؐ دکھا گیا ہے

محفلِ سماع کے بڑے بڑے اجتماع میں پڑھی جانے لگی

جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ سے بی۔اے کا امتحان درجۂ اوّل میں پاس کرنے کے بعد وہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبۂ معاشیات میں داخل ہوتے۔ حصولِ تعلیم کے بعد وہ سنٹرل گورنمنٹ آفس لاہور میں بطور آڈیٹر کام کرتے رہے

Marfat.com

علم و دانش، شعر و سخن اور بالخصوص علومِ اسلامیات و تصوّف کے ساتھ اُن کا لگاؤ بڑا گہرا تھا۔ ابھی وہ سترہ برس سے کم تھے کہ اُردو زبان کے اساتذہ کلام اور فارسی زبان کے صُوفی شُعراء بالخصوص مولانا جلال الدین رُومیؒ، شیخ سعدیؒ، حافظ شیرازیؒ، امیر خُسروؒ، مولانا جامیؒ اور اُردو شعراء علامہ اقبالؒ، مولانا حالیؒ، مرزا غالبؔ اور مومنؔ و داغؔ کے کلام اور اُن کی رمُوز سے شناسا ہو چکے تھے۔ اور ان میں سے ہر ایک کلام میں سے انہیں سینکڑوں اشعار زبانی یاد ہو چکے تھے۔ پنجاب یونیورسٹی میں پہنچنے سے پیشتر ہی وہ ایک معروف شاعر کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔

اُنکی طبعِ رسا کو جب ملازمت کی فضا راس نہ آئی تو وہ گورنمنٹ سروس اور وطنِ عزیز دونوں کو خیرباد کہہ کر ۱۹۷۳ء میں دیارِ مغرب میں جا بسے۔ اور اب تک وہیں قیام پذیر ہیں۔ وہاں بلجیم میں وہ مختلف کمپنیوں میں شعبہ تحقیقات میں بطور ریسرچ مینجر کام کرتے رہے ہیں۔ دیارِ مغرب میں جا کر عارضی طور پر اُن کا ذوقِ شعر و سخن کم ہو گیا۔ مگر جونہی فضا تے ساز گار میسّر آئی۔ تو وفورِ اشتیاق کا دھارا بہہ نکلا۔

ارضِ بلجیم میں قیام کے دوران اُن کی مقبولِ خاص و عام کتاب "پیرِ کامل" ۱۹۸۵ء میں منظرِ عام پر آئی۔ جو ہر طرف پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئی۔ کتاب کا بیشتر حصّہ سلیس اور رواں اُردو نثر میں ہے اور بقایا حصّہ میں دلکش مسجّع و مقفّع اُردو استعمال ہُوئی ہے اور موقع و محل کے پیشِ نظر اُن کے چیدہ چیدہ اشعار بھی مختلف مقامات پر آتے ہیں جو بڑے پسند کیے گئے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ ہر سُو سے تقاضا بڑھنے لگا۔ ایک طرف احباب تھے کہ اصرار کر رہے تھے اور دُوسری طرف ارادت شُعار بھی منتظر تھے۔

Marfat.com

کہ طاہر صاحب استفادۂ عام کی خاطر اپنے کلام کو جامع صورت میں جمع کروائیں۔ پس اس نقشِ ثانی "لوح و قلم" کا اصل باعث یہی ہے۔

اس کتاب کی کتابت شہرِ سیالکوٹ کے معروف کاتب جنابِ جمیل عقیل صاحب کر رہے ہیں۔ موجودہ کتاب اب کتابت کے مراحل سے گزر کر طباعت کے لیے تیار ہے۔ یہ کتاب "لوح و قلم" دو بڑے ابواب پر مشتمل ہے (۱) صاحبِ لولاک اور (۲) صحیفۂ عشق"۔

باب اوّل میں طاہر سیفانی کا نعتیہ کلام اور بابِ دوم میں صنفِ مثنوی میں چند طویل نظمیں ہیں۔

طاہر صاحب اگرچہ وطنِ عزیز سے قریباً چھ ہزار کلومیٹر کی دوری پر سکونت رکھتے ہیں اور اُنہیں اُردو، فارسی میں ریفرنس کی کتابیں اور شعراء کے کُلّیات دستیاب نہیں ہیں۔ مگر اُن کا ذوقِ نعت و سخن بفضلِ خدا برقرار ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذاتِ اقدس سے اُنہیں وہ محبّت اور سچّی عقیدت ہے کہ وہ روز و شب اسی جذبۂ صادقہ میں سرشار رہتے ہیں۔ جب حضور کی مدحت میں کلام پڑھا جا رہا ہو تو اس راقم الحروف نے کتنی بار دیکھا ہے کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو لگاتار بہہ رہے ہوتے ہیں وہ سالہا سال سے جشنِ عید میلاد النبیؐ اور دیگر اسلامی پروگرام کا اہتمام و انصرام بڑے خلوصِ دل کے ساتھ کرتے ہیں اور ایسے مواقع اور تقاریب میں مشہور و معروف عُلما کرام اور نعت خوانان کو بُلاتے ہیں۔

اُن کے حلقۂ احباب میں جناب جاوید مغل، منور حسن، غلام دستگیر،

Marfat.com

عبدالحمید صابر۔ عبدالرشید قریشی۔ اقبال احمد قریشی۔ محمد ایوب مغل۔ حاجی محمد صدیق خاں۔ مولانا غلام رسول نقشبندی۔ حاجی سیف دین۔ لعل شہباز۔ مولانا عطاالرسول عاطفی۔ مولانا قاری وحافظ مقصود احمد ساجد۔ اور دیگر اربابِ ذوق وشوق پیش پیش ہیں۔ جوایک ساتھ مل کر دین کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

پیرزادہ طاہر سیفائی کے نعتیہ اور صوفیانہ کلام میں سوزو گداز اور ذوق وشوق وافر پائے جاتے ہیں۔ ان کا اسلوب حسیں۔ ردیفیں خوبصورت۔ بیان پُر صداقت۔ پیرایہ اظہار بالطافت اور شیریں ہے۔ ان کا قلم افراط و تفریط کا شکار نہیں ہونے پاتا اور عبدیت و معبودیت کے درمیان فاصلوں کو شریعت کی روشنی میں واضح کر دکھاتا ہے ۔

آپؐ کا دور رسالت صد زمانوں پر محیط   آپؐ کا دامان رحمت ہر سمت پھیلا ہوا
بزم عالم میں نہیں ہے آپؐ کا ثانی کوئی   ہے خدا کے بعد رتبہ آپؐ کا سب سے بڑا

طاہر سیفائی اس زمانہ سے راہ سلوک میں رواں دواں ہیں۔ جب ان کی ریش کے خط نمایاں نہ ہوئے تھے۔ وہ حقیقت محمدیہ کی جلوہ گری کے مناظر کو نہ صرف قلمبند کرتے ہیں۔ بلکہ وہ چشم بصیرت سے انہیں دیکھتے بھی ہیں۔ وہ قصیدۂ محمود میں تحریر کرتے ہیں کہ حضورؐ دیباچۂ ازل وابد کے حقائق و معارف کی طلب میں اہلِ طلب کے کارواں در کارواں بلکہ دونوں جہان کھوئے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کہکشاں ان کے لئے چشم براہ اور عاشقین سراپا نگاہ بنے ہوئے ہیں ۔

جستجو میں آپؐ کی صد کاروانِ شوق گم   آرزو میں آپؐ کی کھوئے ہوئے ہیں دو جہاں

اس شعر کی شرح بیان کرتے ہوئے میرے اصرار پر طاہر صاحب نے بتایا کہ ایک طوفانی رات میں جبکہ ہر طرف تاریکی مسلط تھی اور وہ اپنے اذکارِ مخصوص میں سرشار تھے کہ عالم جذب و مستی میں کیا دیکھتے ہیں کہ ہزاروں اصحابِ باحشم جو شاندار لباس پہنے ہوئے ہیں ان کے چہرے منور اور پُر جلال ہیں سب ایک وسیع و عریض میدان میں دائیں اور بائیں کچھ تلاش کر رہے ہیں۔ کبھی دور فضا میں پرواز کرنے لگتے ہیں اور کبھی حالتِ سجود و قیام میں دکھائی دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ قصد زیارت سے میں ان کے قریب جا پہنچا۔ اور استفسار کرنے لگا کہ آپ کون لوگ ہیں اور اس وسیع میدان میں کس شے کی جستجو کر رہے ہیں؟ ان میں سے ایک باجبروت شخص سامنے آیا اور کہا کہ ہم یہ تو نہیں بتا سکتے کہ ہم کون لوگ ہیں؟ ہاں یہ بتاتے ہیں کہ ہم سب رخ جناب مصطفیٰ ﷺ کے جلووں کی جستجو اور دیدار کی آرزو میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ اس سوال پر حقیقت

Marfat.com

کے مناظر کو طاہر سیفائی نے بارگاہِ میمؑ میں بڑے رواں اور دلکش انداز میں بیان فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں ۔

میمؑ ہے مختارِ دوراں۔ میمؑ رحمت دوسرا   میمؑ رمز ابتداء ہے۔ میمؑ سرّ انتہا
میمؑ کی چاہت سراسر حاصلِ ایمان ہے   جوہر ادیانِ فطرت۔ میمؑ کا عرفان ہے

باب دوم "صحیفۂ عشق" میں ان کی جو نظمیں آئی ہیں وہ عشق و محبت کا بیان روشن ہیں۔ "حسینۂ پاک جاں" کی زبان سے وہ اشتیاق محبوب کے بارے میں تحریر کرتے ہیں ۔

اس کی چاہت میں تڑپنا اور جلنا کام ہے   بے لگن جو زندگی ہے وہ برائے نام ہے
یہ محبت چیز کیا ہے؟ بے قراری بے دلی   آرزوئے وصل میں ہے انتہائے بے کلی

ہمارے اس موجودہ دور میں طاہر سیفائی کے قصائد اور نظمیں اردو شاعری کا ایک شاہکار ہیں۔ جو خود بھی زندہ رہیں گے اور ان کے نام نامی کو شہرتِ دوام دیں گے۔

ان کے کلام مرغوب اور کاوش وسعی کی مقبولیت کے لیے دعا کا ارادہ کرتا ہوں تو یہ سوچ کر خاموش ہو جاتا ہوں کہ ان کے آستانۂ فیضان پر تو ملک بھر سے خاص و عام جوق در جوق دعا و استدعا کے لئے روز حاضر ہوتے ہیں۔ اس عاجز کی دعا کے وہ کب محتاج ہیں؟

راقم الحروف   پروفیسر ڈاکٹر منیر اکرم قادری
ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔
فرینکفورٹ۔ جرمنی۔
بتاریخ 15 جنوری 1995ء

مصنفِ لوح و قلم کی دیگر تصانیف

۱۔ پیر کامل مجلد۔ صفحات 384۔ (اردو) طبع شدہ
۲۔ تعارفِ اسلام بزبان انگریزی   طبع شدہ
۳۔ جام و سبو (غزلیات)۔ ۴۔ ابیات طاہر اور رباعیات (زیر طبع)
۵۔ متفرق نظمیں اور التبولؒ   زیر طبع

Marfat.com

حمد و نعت صلی اللہ علیہ وسلم

بے بسی میں میرا شہرہ ۔ لطف میں چرچا تیرا
معصیت ہے کام میرا ۔ مغفرت شیوہ تیرا
ہر گھڑی اور ہر مکاں میں اک تیری تقدیس ہے
ہر زبان پر حمد تیری ۔ لامکاں نغمہ تیرا
گلشن ہستی میں جس سے ہے لطافت آگئی
وہ نگاہوں کی تمنا ۔ پیکرِ زیبا تیرا
شرمندۂ احسان جن کی ہے شمیم خلد بھی
گیسوئے مشکیں ہیں تیرے ۔ یا دلِ رعنا تیرا
یاس کی تاریکیوں میں صبح خنداں کا ظہور
یا صحیفہ نور کا ہے ۔ دمکتا چہرہ تیرا
ہے تیرے در کی غلامی ۔ دو جہانوں کا فخر
ہے وہی مرغوبِ یزداں ۔ جو کہ ہے بردہ تیرا
مبتلا تھی، حُسن یوسفؑ پر زلیخا مصر کی
عرش اعظم کا خداوند ہوگیا شیدا تیرا
مرضیٔ رحمان کا جویا ہے طاہر ۔ ہر کوئی
خالقِ کونین چاہتا ہے ۔ مگر منشا تیرا

Marfat.com

داستانِ عشق لکھے، قلم میں یہ دم نہیں
زخمِ مُضمر کی دوا ہے، یا کوئی مرہم نہیں

کب ترے عُشاق کو ہے غرض باغِ خُلد سے
جنّتِ رضوان کیا ہے جس میں جاناں تُم نہیں

اِک تمنّا کے سوا سب آرزوئیں مٹ گئیں
ہے غمِ محبوب ہم کو اور کوئی غم نہیں

Marfat.com

قصیدہ محمود بحضور سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم

یہ زمینِ گل فشاں ہو، یا درخشاں آسماں
نورِ جانِ مصطفٰے ہے مقصدِ کون و مکاں

رنگا رنگ کے یہ مناظر، یہ زمین و آسماں
کچھ نہ ہوتے، گر نہ ہوتے آپ وجہِ کن فکاں

وہ خدا کی بارگاہ میں حامد و محمود تھے
پردہ ہائے عدم میں تھے جب زمین و آسماں

تھا عوالم سے مقدم، نور اُن کا جلوہ گر
اسبق و اکمل خلائق میں، نبی آخر زماں

قیام للہ میں مگن تھے، دور کتنے پے بہ پے
پھر رکوع میں قرن کتنے وہ رہتے تسبیح خواں

11/326

Marfat.com

کیفِ سجدہ میں نہ جانے کتنی صدیاں کاٹ دیں
تا فضائے دلبری میں آ گئے جلوہ کناں

وہ محمد فرش پر ہیں، عرش پر محمود ہیں
سلسلہ توصیف جن کا ایک بحرِ بے کراں

اللہ اللہ! نامِ نامی آپ کا معجز نما
اشہر اسمائے دوراں وَرَفَعْنَا کا نشاں

اسمِ اعظم کی طرح ہے حاملِ برکات نام
جو مُسمّیٰ کے فضائل کا ہے آئینہ بے گماں

عرشِ اعظم پر رقم ہے اسمِ سبحانی کے ساتھ
ذکرِ حق سے متصل ہے، کیا تشہد، کیا اذاں

مرحبا شانِ مسمّیٰ، واہ وا اسمِ جمیل
جو حلاوت ہے زباں کی اور کیفِ روحِ رواں

نقش جس کی لوحِ جاں پر یہ گرامی نام ہے
وہ مبارک جاں، جہاں میں شاد کام و کامراں

Marfat.com

بے نقط ہیں گو حروفِ م، حا، م، د
اِن میں وہ نکتے پوشیدہ ہیں کہ قاصر نکتہ داں

بائے بسملہ میں جیسے مُستتر جُملہ عُلُوم
یُوں حقائق سب بے بہا کا یہ خلاصہ نہاں

حُسنِ صورت ہو کہ سیرت یا کہ عزّت اور شاں
"الکوثر" کی مُہر ہے ثبت اُن پر بے گماں!

وہ محمّدؐ ہیں کہ جن کی مثل دُنیا میں نہیں
وہ محمّدؐ ہیں کہ جن کی بے نہایت خوبیاں

آپؐ وہ ہیں جن کو اللہ نے کیا مختارِ کُل
ہر دو عالم میں بنایا، بادشاہِ سروراں

بزمِ ہستی میں کوئی بھی آپ کا ہمسر نہیں
ہشت پہلو تے جہاں میں آپؐ کا ثانی کہاں

آپؐ وہ ہیں جن کے پیکر میں پر پرواز ہیں
آپؐ وہ ہیں جن پہ نازاں قدسیانِ آسماں

Marfat.com

فیضِ دریابار سے ہیں ہر دو عالم جُرعہ خوار
اوّلین و آخریں سب بہرہ یابِ آستاں!

مانگتے ہیں ہم خدا سے اِک ولائے مجتبیٰ ﷺ
مُصطفےٰ ﷺ سے مانگتے ہیں جذبۂ دلدادگان

عرش و کُرسی، لوح قلم میں آپ کے منظر عیاں
آپ ﷺ کے جلوؤں سے روشن مہر و ماہ و کہکشاں

جستجو میں آپ ﷺ کی، صد کاروانِ شوق گم
آرزو میں آپ ﷺ کی، کھوتے ہُوتے ہیں دو جہاں

مرضئ سُبحان ڈھونڈے ہر کوئی آفاق میں
پر رضائے مُصطفےٰ ﷺ چاہتا ہے ربِّ دوجہاں

وہ نویدِ ابنِ مریم ؑ، وہ دُعائے ابراہیم ؑ
وہ نبی تھے، جب تھے آدم ؑ، جسد و روح کے درمیاں

آیۂ میثاق، مژدہ خلوتِ محبُوب کا
قَدْ جَاءَکُمْ میں اُن کی پاک جلوت کا بیاں!

Marfat.com

گمرہی اور شرک میں تھے مُبتلا اہلِ عرب!
اور گیتی پر مُسلّط ، مستی خوابِ گراں

زندگی اور اُس کی قدریں سُو بسُو پامال تھیں
قریہ قریہ ، کُو بکُو تھا ، ایک وحشت کا سماں

مُژدۂ آمد سُناتے تھے ، مسلسل جا بجا
باخبر جنّات ، کاہن ، ہاتف و راہب ترجماں

ایسے عالم میں وہ عالم میں ہُوئے رونق فزا!
دے چکے تھے سب صحائف جن کی آمد کا نشاں

بہار کے موسم میں آتے ، وہ بہارِ کائنات
ہمرکابی میں لیے صد رحمتوں کی بدلیاں

نازِ لیلۃُ القدر ہے آپؐ کی آمد کی شب
اور وہ صُبحِ مُبارک ، بہترینِ ہر زماں!

آمنہؓ ذی مرتبہ پر آشکارا شرق و غرب
نُورِ تاباں کی جھلک میں قصرِ بصریٰ تک عیاں

Marfat.com

اصنامِ کعبہ بے بسی میں سرنگوں ہو کر گرے
کہ زمیں پر آج اُترا ، وہ حرم کا پاسباں

پارسی حیرت زدہ ہیں بجھ گیا آتش کدہ
قصر کو شق دیکھ کر کسریٰ ہُوا لرزہ بجاں

مجلسِ ابلیس میں کہرام و غوغا پڑ گیا
کاہنوں کی انجمن میں تُو کھلاہٹ کا سماں

جُھک رہے تھے وہ زمیں پر تا بہ ہنگامِ سحر
"رحمۃٌ للعالمین" کے ادب میں ستارگاں

اُمّیِ ناخط کشیدہ مسند آرائے عُلُوم
سارے عالم کے معلّم وہ نبیِ انس و جاں

حُسن و خُوبی ، دلرُبائی میں ہے صُورت بے بدل
اور سیرت کی زیبائی ، زینتِ باغِ جناں

رُوئے انوار سے منوّر ، ہشت گلزارِ جناں
ہفت پیکر کی سعادت ، پیکرِ جانِ جہاں

Marfat.com

صد ہزاراں عصر اُن کے ایک لمحہ میں غرق
اور گم ہیں نقشِ پا میں زیر و بالا کے جہاں

ہزارہا اسرار کی حامل ہے نظرِ "ماطغیٰ"
نرگسِ مخمور، نورِ عاشقاں و صادقاں

گو تھے اندر غار کے وہ مُشکبار و غم گُسار
کارِ پہلو دار سے کفار تھے، دامن کشاں

عُشاق کا کیا حال ہو گا جبکہ اُن کے ہجر میں
خُشک لکڑی کا تنہ تھا، گریاں و نالہ کُناں!

آپؐ کا پایا اِشارہ مہ دو پارہ ہو گیا!
لوٹ آیا ڈوبنے کے بعد مہرِ خاوراں

آپؐ کے کھانے سے آتی تھی صدا تکبیر کی
اور دیتے تھے گواہی، سنگریزے بے دہاں

گوسفندِ خوردہ پھر سے زندہ ہو کر چل پڑی
بازوئے بریانِ بُز نے کہہ دیا سرِ نہاں!

Marfat.com

جب بُلایا شجر کو فی الفور حاضر ہو گیا
ارشاد کی تعمیل میں وہ ساق پہ اپنی دواں!

تابشِ خورشید تاکہ باعثِ زحمت نہ ہو
سرِ اقدس پہ تھا رہتا ابر کا اِک سائباں

غار کے مُنہ پہ تنا تھا، خُوب تارِ عنکبُوت
جس پہ باندھا تھا کبُوتر نے بھی اپنا آشیاں

اپنی عادت کو بدل دیتی ہے آتشِ شعلہ بار
دیکھتی ہے جب خلیلِ باوفا کو درمیاں

قومِ مُوسیٰؑ پر جو آتی ہے مصیبت پیش و پس
تو بنا دیتا ہے رستہ، خود بخود آبِ رواں

اسپِ جعشم دھنس جاتا ہے رہِ سنگین میں
اُفتادیں جب نظر آتا ہے رسُولِ انس و جاں

ٹوٹ جاتی ہیں حوادث کی دیواریں یک بیک
ہو محافظ آپ جس دم، و [illegible] یدِ نہاں

Marfat.com

کیا حجر کیا شجر سارے، عرض کرتے تھے سلام
اُشتر و غم دیدہ آہو، رُو برُو فریاد خواں!

مُشکِ اذفر سے مُعطر تھا پسینہ آپؐ کا
آبِ حیواں کی طرح تھا آپؐ کا آبِ دہاں

ہو گیا پیوست اس سے بازو تھے مقطوع کہیں
کھُل گئی تھی اِس کی برکت سے کہیں گرہِ زباں

جب صحابی تشنہ لب تھے اور تھا نایاب آب
اُنگلیوں سے آپؐ کی تب ہو گیا چشمہ رواں

وہ ولیؒ کی ہو کرامت، یا نبیؑ کا مُعجزہ
اُس کا مصدر درحقیقت آپؐ کے انوارِ جاں

طاہر ناچیز قاصر جادۂ تعریف میں
کہ ہے خالق دو جہاں کا آپ اُن کا مدح خواں

سرنگوں ہے فلک اُنؐ کی سرفرازی دیکھ کر
دِل فگارِ رشک گویا قیصر و کسریٰ زماں!

Marfat.com

جنّتِ آداب گویا بن گیا راہِ حجاز
سر کے بَل چلتے ہیں دیکھو، عاشقوں کے کارواں

خاکِ طیبہ چُوم لے، ہے چاہت ہر خاص و عام
گُنبدِ خضریٰ کو دیکھے، حسرتِ پیر و جواں

واہ جمالِ رُوئے انور، واہ واجاہ و جلال
ہیں تحیّر میں ملائک اور دَہَش میں داوراں

آسماں[۱]، انجم[۲]، عناصر[۳] اور وہ خمسہ حواس
جب بنا پاتے نہ سایہ تو بدل ممکن کہاں؟

ساقیِ کوثر خُدارا اِک ہو
نیم جاں میدانِ محشر میں کھڑے ہیں تشنگاں

دم گھُٹا ا ہے، اپنا اضطراب و ہول سے
جانِ ویراں پر بنی ہے، ایسا دہشت کا سماں

دست و پا پھُولے ہُوتے ہیں، قلبِ بسمل منفعل
شدّتِ درماندگی میں مُنہ سے باہر ہے زباں

۱ نو آسماں ۲ ہفت پیکر، سات ستارے ۳ چار بڑے عناصر

Marfat.com

اِس ظلامِ یاس میں بس آپؐ ہی نورِ اُمید
اے انیسِ بے نوایاں ! چارہ بے چارگاں

بے کس و ناقص پہ لِلّٰہ! چشمِ رحمت کیجئے!
کیجئے میری شفاعت ، اے شفیعِ مُجرماں

بخش دے گا عاصیوں کو اِلتجا پر آپؐ کی!
آپؐ کو راضی کرے گا آج ربِّ دو جہاں!

کیدِ نفس و مکرِ دُنیا میں غرق صُبح و مسا!
آہ! بیتی عمر ساری غفلتوں میں رائیگاں!

مال و جاہ کی حرص نے بے جا نے کیا اندھا ہمیں
اور تن کی شہوتوں نے تر کیا دامانِ جاں!

بے بضاعت زندگی ہے، بے حیثیت بندگی!
اُس کی رحمت پر نظر ہے، جو کہ یکتا مہرباں

عبدِ عاجز کی زُباں پر ہے، تیرا اسمِ جمیل!
اے کہ تیری ذاتِ والا! کرم فرمائے جہاں!

Marfat.com

اے خدائے ذوالجلال و اے فعّالِ باکمال
بارگاہِ میں ملتمس ہے، کمترینِ بندگان!

تُو ہے سابق ہر کسی فریاد رس سے بے گماں
منتشر بوسیدہ ہڈیوں کو عطا کرتا ہے جاں

تیری قدرت اور صنعت کے عجائب ہر سمت
آسمانِ بے ستوں ہو، یا زمین گلفشاں!

کوہ و صحرا کے سلاسل ہوں کہ بحرِ بے کنار
مہر و ماہ و مشتری ہوں یا ثریّا، کہکشاں

تُو قوی و مقتدر ہے اور ارفع و عظیم
تُو علیمِ ہر ہستی، بادشاہِ عزّ و شان

مستفیدِ خوانِ نعمت، مومن و کافر، تمام
اور لطفِ عام سے ہیں، بہرہ ور خورد و کلاں

تُو قدیمی ذوالمنن ہے، اور بس خیر المدام
تُو قیّومِ ہر دو عالم، ذات جس کی جاوداں

Marfat.com

ہر وصف تیرا اے محسن! ایک بحرِ موجزن
تیری کیفیت کو پاتے عقل یہ ممکن کہاں؟

تیرے احسانات یارب! ہم پہ بے حد و حساب
فضل تیرا بے اندازہ اور رحمت بے کراں

اپنے لطفِ سرمدی سے مجھ کو یارب! بخش دے
کہ گناہوں سے بھرا ہے! میرا داماں الاماں!

دلِ شکستہ پر الٰہی! کر نگاہِ التفات
خاکِ راہ کو پھر عطا کر سوز و جذبِ عاشقاں

سوختہ جانوں کی چاہت اس طرح دل میں بڑھا
قبلہ گاہِ ناصیہ ہو ان کا سنگِ آستاں

عیشِ آنی اور فانی سے رہے بیزار دل
اور کیفِ عشقِ احمدؐ میں رہے سرشار جاں

تا ابد بارِ خدایا! بھیج تو کامل صلوٰۃ
اُس نبیؐ اُمّی لقب پر جو کہ مقصودِ جہاں

Marfat.com

قطرہ ہائے ابرِ نیساں سے جو افزوں عدد میں
جس کی کثرت کو نہ پہنچیں، سب نجومِ آسماں

وہ درُودِ پاک وطیّب جو تجھے مرغوب، ہو
جس کی خوشبُو سے معطر ہو فضائے لامکاں

ایسی رحمت بھیج یارب! آلِ اطہر رضؓ پہ مُدام
اور اُن کے سب صحابہ پر کہ ہیں رخشندہ جاں

Marfat.com

فردوسِ عقیدت

بے مائیگی پہ اپنی ہر چند نگاہ کرتا ہُوں
دلِ بیدل و حیراں کی خلش اور سوا کرتا ہُوں
یا ربّ! تیری توفیق پہ صد شکر ادا کرتا ہُوں
جب محمدؐ و آلِ محمدؐ کی ثنا کرتا ہُوں

ہر چند کہ ہم نامۂ اعمال سیاہ رکھتے ہیں
کارِ مرغوب کوئی، نہ زادِ راہ رکھتے ہیں
رحیم خالقِ کُل ہے تو کریم، ختمِ رُسُل
انہیں کی وُسعتِ رحمت پہ نگاہ رکھتے ہیں!

ہر ایک پہ غالب ہے ہمہ گیر ہے قدرت تیری
بزمِ کونین میں ہے ہر شے پہ حکومت تیری
ازل ہو کہ ابد ہو، بے بدل ہے عظمت تیری
اے خداوندِ جہاں! بے حد و بے کراں رحمت تیری

Marfat.com

عقل حیراں، فکر کوتاہ اور درماندہ خیال
کب کسی سے ہو بیاں کامل ثنائے ذوالجلال
ذاتِ احد سے ہے احمدؐ اور اُن سے کائنات!
بحرِ بے پایاں ہے قائم، م، حائے، م، دال،

امیروں کی مدح، نہ وزیروں کی ثنا کرتے ہیں
ہم تو فقط مدحتِ محمودؐ خدا کرتے ہیں
مرغوبِ دل و جاں ہے ہمیں دردِ حبیبؐ
اس کے لیے ہم نہ دوا نے دُعا کرتے ہیں

بحرِ ہستی میں تلاطم، صُورتِ پیہم ہُوا
تب کہیں مٹی کا پُتلا حضرتِ آدم ہُوا
لاکھوں آدم دشتِ ہمت میں ہُوتے گردِ فنا
تب کہیں جا کر ظہورِ رحمتِ عالم ہُوا

کہیں پیدا، کہیں پنہاں ہیں اسرارِ محمدؐ کے
کونین میں ضوفشاں، انوارِ محمدؐ کے
نُوری ہوں کہ خاکی ہوں، عرشی ہوں کہ فرشی ہوں
کیا دیدہ و نادیدہ، طلبگارِ محمدؐ کے

Marfat.com

سینہ جو چاک ہُوا، محرمِ افلاک ہُوا
ہمسرِ جبریلؑ بنا، جو عشق میں سرِ خاک ہُوا
نظر جو اُنؐ سے ملی، کیمیا آثار ہُوئی
عرشِ رحمان بنا، جو غیر سے دِل پاک ہُوا

ایمان جسے کہتے ہیں وہ اللہ کی ہدایت سے ملے
حلاوتِ ایمان ویقیں، حُسنِ اطاعت سے ملے
گر اوجِ علّیتین پہ چاہے کہ رسا ہو
تو زینہ تجھے، شاہِ مدینہؐ کی محبّت سے ملے

عاشقوں کی زندگی تو آپؐ کی کاملِ محبّت ہے
دردِ دِل ہے، سوزِ جاں ہے، آہ و حسرت ہے
وہ سحر یا نیم شب ہو، برلبِ دلدادگاں
یا محمدؐ! یا محمدؐ! یا رسُولؐ اللہ کی کثرت ہے

سُرمۂ اہلِ بصر، کُحلِ کمالات عجب ہے
خاکِ کُوئے مدینہ ہے، یہ سوغات عجب ہے
نفسا نفسی کی فضا میں بھی اُنہیں اُمّت کی فکر
میانِ تشنہ لباں، اُن کی مُلاقات عجب ہے

Marfat.com

اُن کے بغیر روشنی کب انجمن میں ہو
کِسی پھُول میں مہک ہو، یا رونق چمن میں ہو
سایہ بھی اُن کے جِسم کا آتا نظر نہیں
اُن کی نظیر پھر بھلا کیسے زمن میں ہو

دُھلتی زُباں ہے، عنبر و مُشک و گلاب میں
جو نہی نغمہ سنج ہوتی ہے مدحِ جناب میں
مِلتی ہیں اِک نظر میں دو عالم کی برکتیں!
آ جاتیے حضورِ رسالت مآب میں

بَدایت کا پتہ ہے، نہ نہایت کی خبر ہے
تلاطم میں مگر اُن کے فضائل کا سمندر ہے
قُدسیِ عالمِ بالا ہے کہ وہ خاکی بشر ہے!
ادنیٰ ہے کہ اعلیٰ ہے، طلبگارِ نظر ہے

رُوئے انور کو مہر یا کہ قمر سا دیکھا!
جیسا دِل صاف تھا سِینے میں اُنہیں ویسا دیکھا
نظرِ بُولہبی سے دیکھا تو اُنہیں اپنے ہی جیسا دیکھا
پُوچھئے اہلِ نظر سے کہ اُنہیں کیسا دیکھا

Marfat.com

رُخِ پُرنُور کے پرتو سے جہاں روشن روشن
اُجلی اُجلی ہے زمیں، آسماں روشن روشن
مہر و ماہ ہیں درخشاں، کہکشاں روشن روشن
ہفت پیکر، ہشت گلزارِ جناں روشن روشن

رُوئے والشّمس پہ پردوں کو گرا رکھا ہے
حُسنِ محبُوب کو غیروں سے چھُپا رکھا ہے
بزمِ افلاک کو آئینہ بنا رکھا ہے
پرتوِ رُخسار سے عالم کو سجا رکھا ہے

نُور کس کا درخشاں ہے مہرِ رخشاں ہیں بتاؤ تو سہی
کس کے جلووں کا اُجالا ہے آسماں ہیں بتاؤ تو سہی
کس کے نُور سے تخلیق ہُوئے لوح و قلم عرش و کُرسی
کس کے گیسو کی مہک ہے باغِ رضواں ہیں بتاؤ تو سہی

ہیں اُنؐ کے رُخِ والضّحیٰ کے نثار
واللّیل زلفِ دوتا کے نثار
خالق ہے اُنؐ کی اداؤں پہ مفتُوں
کونین اُنؐ کی رضا کے نِثار

Marfat.com

سوزِ جگر چاہیئے ، اُلفت کے قرینہ کے لیے
گدازِ قلب چاہیئے ، آہِ شبینہ کے لیے
جاہ و حشمت کے لیے ، نے خزینہ کے لیے
دِل تڑپتا ہے میرا شاہِ مدینہ صلعم کے لیے

وہ آنکھ کیا ہے جس میں تیری جستجو نہیں ہے
اُس جاں میں جاں نہیں ہے جس جاں میں تو نہیں ہے
پہلو میں ایسے دِل کو جلا کر کباب کر دُوں
جس دِل کی دھڑکنوں میں تیری آرزو نہیں ہے

جس دِل کی دھڑکنوں میں محشر بپا نہیں ہے
وہ دِل ہِلا نہیں ہے ، وہ دِل جلا نہیں ہے
بے طاعتِ محمد صلعم ، بے چاہتِ محمد صلعم
اے قُربِ حق کے راہی ، کوئی راستہ نہیں ہے

کوئی تو مستِ سبُو و جام رہتا ہے
کوئی رہینِ غمِ ایام رہتا ہے
وہ غریب بھی کتنے نصیب والے ہیں
لبوں پہ جن کے محمد صلعم کا نام رہتا ہے

Marfat.com

تجسّس میں تیرے غرقاب آنکھیں
وہ ذوقِ دید میں بے تاب آنکھیں
تصوّر میں تیرے سرشار و مدغم
وہ گریان و حزیں، کم خواب آنکھیں

غمِ زمانہ کے ہم ستاتے ہُوتے
عُمرِ عصیاں میں بس گنوائے ہُوتے
تمہاری چوکھٹ پہ آکھڑے ہیں حضورؐ
آبِ دیدہ میں بس نہائے ہُوتے

مقاماتِ محمّدؐ کی ہدایت کسے مِلتی ہے
اس بحرِ توجّہ کی نہایت کِسے مِلتی ہے
لاکھوں گُل و لالہ سے مزّین یہ گلستاں ہے
پر شاہدِ یزداں سی صُورت کِسے مِلتی ہے

تیرے در پہ آفاق دامن پساریں!
عُشاق رو رو کے راتیں گزاریں!
عابدیں، صالحیں، اولیا، اصفیا
یا محمّدؐ، محمّدؐ، محمّدؐ، پکاریں

Marfat.com

آستانِ مجتبیٰ پر سر جھکا پاتا ہوں میں
اپنی قسمت کا ستارہ دمکتا پاتا ہوں میں
مہر و ماہ و عرش و کرسی میں نظارے آپؐ کے
ذرہ ذرہ جلوہ گاہِ مصطفیٰ پاتا ہوں میں

ہونٹوں پہ ہے نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جن کی آن و شان ہے بیحد صلی اللہ علیہ وسلم
جن کی رحمت اول، آخر، ظاہر، باطن ہر دو عالم
نورِ مجسم، حامد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم

سیم و زر کی طلب ہے، نہ جاہ و حشمت کی طلب
دل دھڑکتا ہے لیے پہلو میں تیری چاہت کی طلب
میدانِ قیامت میں، قیامت پہ قیامت ہے
ہر خورد و کلاں کو ہے، اب تیری شفاعت کی طلب

کیا شام حسیں اور خوب سحر ہوتی ہے
جس میں کہ ثنا خوانیٔ صد کانِ گہر ہوتی ہے
بھر جاتے زمانہ بھی تو دلوانے کو کیا غم ہے
کہ ساقیٔ کوثر کی مستوں پہ نظر ہوتی ہے

Marfat.com

آہوئے گم کردہ راہ، پھر مرغزارِ ختن میں آ
محفلِ میلاد کے مہکے ہوئے گلشن میں آ
اس بزم میں ہر سمت ہے رحمتِ یزداں محیط
کہہ رہی ہے مغفرت بھی، آ میرے دامن میں آ

خوشا وہ ساعتیں کہ مدینہ کو جائیں گے
غم ہائے روزگار کو دل سے بھلائیں گے
اُن کے حریمِ ناز میں جالی کے پس قریں
روئیں گے زار زار ہم، دُکھڑا سنائیں گے

محمدؐ و آلِ محمدؐ کی ثنا کا گلشن
مشامِ جاں کے لیے ہے مُشکبوئے عدن
قرآن خواں ہے دہر، مگر وہ خالقِ فرقاں!
قرآنِ رُوئے محمدؐ کی تلاوت میں مگن!

میرے دامن میں گر کچھ ہے تو معصیت کی کثرت ہے
تیرے دامن میں اے مولیٰ، کرم ہے فضل و رحمت ہے
نوائے بے نوا کیا ہے؟ فقط آہِ محبت ہے
متاعِ زندگی کیا ہے، میرے آقا کی مدحت ہے

Marfat.com

وقتِ سحر آبِ جُو کے کنارے
کوئی اجنبی یہ منکر رُپکارے
عِشقِ محمدؐ کو دِل میں بسا لے
اس میں ہیں جنّت سے بڑھ کر نظارے

میرا سر ہو اور اُن کا آستانِ ناز ہو
دِل ہی دل میں اُن سے میری گفتگوئے راز ہو
آنکھ میں صُورت بسی ہو، دِل میں نقشۂ جمال،
کیف و سرمستی میں ڈُوبا، زندگی کا ساز ہو

ہم دو عالم سے گزر کر عاشقِ دلبر ہُوئے
خاک میں ایسے مِلے کہ سربسر منظر ہُوئے
سازِ ہستی سے آوازِ جانِ جاں آنے لگی
بے خودی میں اپنا چُھپنا تھا کہ وہ ظاہر ہُوئے

اوّلیں ہوں کہ آخریں ہوں سب آرزومند تیری
کھوتے ہُوتے ہیں دو عالم ہی جستجو میں تیری
تیرے جمال کے آگے خجل، مناظرِ فطرت
نظیر کِس کو مِلی، بزمِ رنگ و بُو میں تیری

Marfat.com

بزمِ بالا میں تجھے جلوہ نما پاتے ہیں!
تیرے ہی نور سے معمور فضا پاتے ہیں
طور پہ بے تاب رہی جس کے لیے چشمِ کلیمؑ
وہ حسیں پردہ نشیں تجھ میں چھپا پاتے ہیں

ہم تیرا نقشِ وفا دل میں سجا رکھتے ہیں
لوحِ جاں پہ تیرا نام لکھا رکھتے ہیں
ہر دو عالم سے نظر اپنی اُٹھا رکھتے ہیں
ہم دیوانے تو تیرا ذوقِ لقا رکھتے ہیں

شام ہو کہ سحر یاد کیے جاتا ہوں
دل تو گریاں ہے مگر ہونٹ سیئے جاتا ہوں
جام پہ جام محبت کے پیئے جاتا ہوں
میں تو بس نامِ محمدؐ سے جیئے جاتا ہوں

سدرہ سے پرے لامکاں پہ گزر رکھتے ہیں
خدا بھی نہ رہا جس پہ نہاں وہ نظر رکھتے ہیں
یقینِ اہلِ وفا ہے کہ گنبدِ خضریٰ کے مکیں!
احوالِ ملتِ بیضا کی خبر رکھتے ہیں

Marfat.com

وہ مرضِ محبّت کی کیا خُوب دوا دیتے ہیں
مے خانۂ وحدت سے بھر جام پلا دیتے ہیں
پھر سازِ دلِ مُضطر کی ہر تار ہلا دیتے ہیں
اِک آگ بجُھاتے ہیں، اِک آگ لگا دیتے ہیں

غم و درد کا اِک شُعلہ سا پہلو میں سُلگتا ہے
گُذرگاہِ محبّت میں، کوئی راہی تڑپتا ہے
اِک نظرِ کرم لِلّٰہ، اِس دِل پہ رسُول اللّٰہ
بے تابیٔ فُرقت میں، ہر آن دھڑکتا ہے

دِلِ گریاں پہ عیاں منظرِ افلاک ہُوا ہے
نظرِ حیراں پہ درِ عالمِ جبرُوت کھُلا ہے
نامِ نامیٔ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم ہے رواں میری زُباں پر
پڑھو درُود سبھی کہ آداب کی جا ہے

اِک کائناتِ غم ہے کہ پہلو میں نہاں ہے
چشمِ گریاں ہے میری کہ برکھا کا سماں ہے
لوگ چاہیں جسے چاہیں ہم تو چاہیں گے اُنہیں صلی اللہ علیہ وسلم
اُن کی چاہت ہی تو ہے کہ میری جان میں جان ہے

Marfat.com

فیضِ گُستر، کرم پرور آپؐ کا قلبِ عفیف
نوریوں اور ناریوں سے بڑھ کر جسدِ لطیف
یا الٰہی! تو سکھا دے ہم کو آدابِ حبیبؐ
کہ خجل ہے دوسرا میں آپؐ کا ہر کشش حریف

کس نے چھیڑا رُبابِ دل کے تاروں کو
قریب ہو کے پکارا جو بے قراروں کو
کریمِؐ عرب و عجم، رحیمِ دو عالم
سہارا دینے کو آئے ہیں بے سہاروں کو

لمحے پھیل گئے صدیوں میں شامِ فرقت کے
بڑھے تو بڑھتے گئے راستے محبّت کے
جس مقام پہ ٹھہرا ہے کاروانِ حیات
وہ آستاں ہے جہاں جھونکے شمیمِ جنت کے

دِل کی دھڑکن کو جُدا دِل سے کیا جائے کیسے
اُن کی چاہت کو بُھلا دیں تو جیا جائے کیسے
آبِ عصیاں میں غرق، خستۂ درد و قلق ہیں!
ادب گاہِ محبّت میں قدموں سے چلا جائے کیسے

Marfat.com

عرش و کرسی، لوح قلم کا نور تو مرہونِ منّت ہے
روشنی کہتے ہیں جس کو آپ کے دل سے عبارت ہے
مغفرت خود آپ ڈھونڈے گی میدانِ حشر میں!
ہم گنہگاروں کے سر پر آپؐ کا دامانِ رحمت ہے

سوزِ اُلفت کا مزا، بلالؓ خوش نوا سے پُوچھو
لطفِ تسلیم و رضا، شہیدؓ کربلا سے پُوچھو
حُسنِ بندگی کا پتا، احمدؐ مجتبیٰ سے پُوچھو
آدابِ محمدؐ کی ادا، خالقِ دوسرا سے پُوچھو

مصدرِ لُطف و کرم، اُن کا اِسم پاتے ہیں
مُونسِ غم دیدہ و غم خوارِ الم پاتے ہیں
وہ لوحِ قلب جس پر یہ نام رقم پاتے ہیں
اُس دل کو نظر والے مرغوبِ قلم پاتے ہیں

دلِ سوزاں کی تمنّا ہے کہ سینے سے نکل جاؤں میں
رو رو کے اُنہیں حال ابھی اپنا سُنا آؤں میں
بُلبلِ بے تاب کے نغموں کو دُہرا آؤں میں
فرقتِ محبُوب کے زخموں کو دکھا آؤں میں

Marfat.com

زہے شانِ احمدؐ کہ دلدار ہیں وہ
خدا کی خدائی میں مختار ہیں وہ
سُوئے کوثر پڑھو، غم زدہ ساتھیو
جو بگڑی بناتے ہیں سرکار ہیں وہ

دیارِ حبیبؐ سے صبا پیغام لائی ہے یہی
خاک ہو جا اے مسافر! کہ رسائی ہے یہی
اُن کے گھر میں آپ بسنا، بس جُدائی ہے یہی!
خود سے فارغ ہو، کہ رسمِ آشنائی ہے یہی

خود سے بے خود جب ہُوئے تو ساتھ تھے وہ خوبرُو
وادیٔ عین الفنا میں اُن کے جلوے سُو بسُو
ہم ہُوئے جو خاک یکسر تو ہُوا اُن کا ظہُور
اور بھُلے جا کر معانی، لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ہُو

محمدؐ شاہبازِ لامکاں ہیں!
محمدؐ سرفرازِ آستاں ہیں
محمدؐ چارۂ دردِ نہاں ہیں
محمدؐ جانِ عالم، جانِ جاں ہیں

Marfat.com

سوز و سُرورِ رُوح سے، درد و گدازِ قلب سے
لیتا ہُوں نامِ مُصطفٰےؐ، دِل کی زُبانِ ادب سے
چُنتا ہُوں پھُول، رنگ برنگ گلدستۂ نعت کیلئے
گاہے وفا کے باغ سے گاہے مُقامِ قُرب سے

یادِ حُسینِ عرب میں دِل کو لہُو کریں!
اور حسرتوں کے خُون سے اپنا وضُو کریں
چشمِ کرم کو وا کریں شاید وہ مہرباں
آؤ حریمِ پاک میں ہم آرزو کریں

خاکِ راہِ حبیب ہو جائیں
سیدھے اپنے نصیب ہو جائیں
ہم تو خود سے بھی دُور ہو بیٹھے!
شاید اُن کے قریب ہو جائیں

وہ وادیٔ طیبہ میں مے خوار چلے جاتے ہیں
یعنی کہ زخم خوردۂ دلدار چلے جاتے ہیں
احساسِ کرب ہے نہ منزل کی طلب باقی
کچھ ایسے محبّت میں سرشار چلے جاتے ہیں

Marfat.com

اُنؐ کا وجُود باعثِ تقویمِ کائنات
اُن کا ظہُور رحمتِ ہر نوعِ مخلوقات
اُن کا جمال، روشنیٔ بزمِ شش جہات
نسبت ہے اُنؐ کی ذات سے سرمایۂ نجات

ہر صبح و مسا، یادوں کی جھڑی رہتی ہے
دلِ بسمل پہ کہیں فرقت میں پڑی رہتی ہے
رُوئے اقدس پہ نظر اپنی گڑی رہتی ہے
رُوحِ افگار کہیں بے چین کھڑی رہتی ہے

نعتِ ختمِ رُسل کا عجب ذوق میرے دل میں نہاں ہے
اُن کے محامد کی کوئی حد ہے نہ محاسن کا کراں ہے
شکستہ ہے قلم، توصیف میں لاچار زُباں ہے
مداحانِ محمدؐ میں تو خود ربِّ جہاں ہے

٭ شیخِ ملت، پیرِ نوری کا غلامِ ہیچ کار
ملتجی ہے بارگاہ میں اے شہِ گردوں وقار
اک نگاہِ لُطف و رحمت، طاہرِ ناچیز پر
اے انیسِ بے نوایاں! اے حبیبؐ کردگار

٭ شیخِ ملت، قطبِ عالم، قلندرِ زماں، شیخِ عصر حضرت سیف اللہ نوری قدس اللہ سرہ الاقدس، یہ بندہ آپ کا ظاہری اور باطنی فرزند ہے۔

Marfat.com

سلامِ عقیدت

وہ فلکِ نبوّت کے ماہِ تمام
وحیِ ربّانی ہے جن کا کلام
عرض کرتے ہیں پیمبرؐ بھی جن کو سلام
شفاعت کا جن کو ملے اذنِ عام
سلامِ عقیدت ہوں اُن پر مُدام

اے صلِّ علیٰ، باعثِ بحر و بر
مختارِ دوراں، اے فخرِ بشر
پرتوِ رُخ سے روشن ہیں شمس و قمر
قسم جس کی کھاتا ہے ربِّ عُظّام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

اُن کا جسدِ مُبارک مُعطّر مُعطّر
اُن کے گیسوئے تاباں مُعنبر مُعنبر
پسینہ ہے رشکِ گُلاب اور عنبر
جن راہوں سے گزرے، وہ مہکیں تمام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

Marfat.com

اُن کی صُورت و سیرت، حسین و جمیل
زندگانی ہے کیا؟ اُسوۂ بے عدیل
اُن کا حُسنِ خُلق، معجزۂ جلیل
معراجِ احساں، سجُود و قیام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

اُن کے نقشِ قدم ڈھونڈتا ہے فلک
اُن کی عظمت وجاہت پہ حیراں مَلک
اُن کو بلوایا گیا، عرشِ اعظم تلک
ماورئ ہے تخیّل سے اُن کا مقام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

دو عالم پہ چھائی ہیں برکات اُن کی
کتنی احسن و اجمل ہیں عادات اُن کی
پارہ پارہ قُرآں میں نعت اُن کی
وہ محمُودِ قُدرت ہے جس کو دوام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مدام

اُن کو تمغہ مِلا، ذِکر کی رفعتوں کا
تاج اُن کو پہنایا گیا رحمتوں کا
اُن کو رتبہ دیا، بے مثل حشمتوں کا
بزمِ امکاں کے شاہ، سیّدِ خاص و عام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مدام

Marfat.com

اُن کے سر پہ درخشاں ہے تاجِ رسالت
سنگریزے بھی دیتے ہیں، اُن کی شہادت
لوٹ آتا ہے سورج، دُعا کی بدولت
اِک اشارہ سے دولخت، ماہِ تمام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

آرزوئے محمدؐ ہے دِل کی حیات
اطاعت میں اُن کی ہے، قُرب و نجات
فقدانِ چاہت میں، خطرِ ممات
رُوحِ دینِ متیں، آپؐ کا احترام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

اللہ اللہ! شکوہ و جلال و مُقام
کہ ناموسِ اکبر بھی، در کا غُلام!
افسرِ اولیاؒ، انبیاءؑ کا امام
انگبیں سے بھی شیریں، محمدؐ کا نام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

یہی نام، عرشِ عُلیٰ پہ رقم ہے
یہی نام، زینتِ لوح و قلم ہے
یہی رازِ ہستی و سِرِّ عدم ہے
دوعالم میں اس کا ہے فیضانِ عام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

Marfat.com

اِسی نامِ نامی سے توقیرِ ملّت
اسی سے درخشاں ہے تقدیرِ ملّت
وابستہ اطاعت سے تدبیرِ ملّت
یہی نام مشکل میں آتا ہے کام!
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

اُن کی آمد سے لُطف و کرم جوش میں
گراں خوابِ غفلت بشر، ہوش میں
نظامِ اِک نیا، اُن کی آغوش میں
مُساواتِ عالم ہے، اُن کا پیام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

اُن کے جُود و عطا کی کہانی ہے ایسی
بے کنار البحر کی، روانی ہے جیسی
غم زدوں کے لیے، مہربانی ہے کیسی
غمگُساری میں اُن کی کٹیں صبح و شام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

وہ سَراپا عنایت وہ مرکزِ فیضاں
وہ لُطف و نوازش کا ہیں ابرِ نیساں!
بداءتِ عالم سے تا دورِ انساں
اُنہیں کے کرم کا ہے، گردش میں جام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

Marfat.com

بنی نوعِ آدم کے مونس و ہمدم!
کردار آفرینی پہ شاہد ہے عالم
یگانہ دوراں سے ہے، جو در کا خادم
اُس کا کرتے ہیں شاہِ جہاں احترام
سلامِ عقیدت ہوں، ان پہ مُدام

وہ صُبح و مَسا "اُمتیّ" کی پُکار
سرِ عرش بھولے نہ تھے، غم گُسار
شفاعت کی خاطر، حزیں، اشکبار
عوالم کی خاطر، وہ رحمت تمام
سلامِ عقیدت ہوں، ان پہ مُدام

کفِ دست عطا میں خزینے چھُپے
نقشِ پا کے تلے ہیں دفینے چھُپے!
قعرِ دریا کے نیچے سفینے چھُپے
حقیقت سے غافل رہے سب انام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پہ مُدام

چٹائی کا بستر ہے شاہِ عرب کا
معمول، فاقہ کشی، روز و شب کا
ہر دم میں باڑا بٹے فضلِ ربّ کا
پیاسوں کو بخشیں وہ کوثر کے جام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پہ مُدام

Marfat.com

ہیں اشغالِ اعدا ، لغو دیکھتے
اُنہیں رحم و کرم میں محو دیکھتے
بدلے جور و جفا کے عفو دیکھتے
وہ لُطف و ہدایت ، سبھی خاص و عام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

فقیرِ حزیں کی یہ قسمت تو دیکھو
اسے کس کے در سے ہے نسبت تو دیکھو
شفیعِ اُمم کی عنایت تو دیکھو
ہے چشمِ کرم اُن کی سُوئے خُدّام
سلامِ عقیدت ہوں اُن پر مُدام

صُبح و شام رہتے ہیں، عاشق حضوری
ان کے بختِ رسا پہ ہیں حیران نُوری
کٹیں کس طرح سے ، مراحلِ دُوری
کب بدلیں گے ، یاربّ! یہ اپنے ایّام
سلامِ عقیدت ہوں، ان پر مُدام

بھرا ہے نگاہوں میں ارمان اُن کا
مَیں دیکھا کروں ، رُوئے فرقان اُن کا
دِلِ مُضطرب میں ہے فیضان اُن کا
وہ آقا و سرور، مَیں اُن کا غُلام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

Marfat.com

یا محمدؐ محمدؐ! میں کہتا رہوں گا
غمِ و دردِ فرقت کو سہتا رہوں گا
میں دریا تے حسرت میں بہتا رہوں گا
تا ہو جاتے چاہت میں قصّہ تمام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

گُزرتا ہے جو دن بھی اُن کی لگن میں
بہتر ہے اُن سال و ماہ سے کہ جن میں
گُزرتے ہیں دن رات اپنی ہی دُھن میں
اور میرے نہیں مرضیِ لالہ فام
سلامِ عقیدت ہوں، ان پر مُدام

رُوبرُو اُنؐ کا جلوہ دمکتا رہے
دید ہوتی رہے، دم نکلتا رہے
آسماں رنگ اپنے بدلتا رہے
نہ بدلے گا، رنگِ وفاتے غلام
سلامِ عقیدت ہوں، اُن پر مُدام

Marfat.com

گنبدِ خضرا

(مدینۂ منوّرہ میں کہے گئے)

کِس کے انوار کی برسات ہے بحر و بر میں
کِس کی برکات کا چرچا ہے دیوار و در میں
کون چاک دِلِ بے تاب کے ارمان میں ہے
کِس کے دیدار کی حسرت ہے بڑی چشمِ تر میں؟

کِس کی چاہت سے ہوئی آراستہ بزمِ دُنیا
جبینِ آدمؑ پہ تھا، کِس نورِ کا جلوہ چمکا؟
کِس کے نام کی برکت سے قرار آیا زمیں کو
کِس کے قدموں پہ جُھکا جاتا ہے عرشِ اعلیٰ؟

تاریکیٔ الحاد کو ہستی سے نکالا کِس نے
کر دیا توحید کے جلووں سے اُجالا کِس نے
بحرِ عصیان و جہالت میں جو تھی ڈوبنے والی
اُس سفینۂ انسانی کو سنبھالا کِس نے

وہ خالقِ یکتا کے محبوب ہیں لاثانی!
کرتا ہے بیاں جن کی قرآن ثنا خوانی!

Marfat.com

وہ جن کے محامد کا گلزار مہکتا ہے
وہ جن کے محاسن کی دُنیا میں ہے تابانی

ہیں جن کے تجسّس میں مشغول دہر سارے
اِک لحظہ میں ہیں جن کے گم گشتہ عصر سارے
مشتاقِ لقا جن کے ہیں اہلِ نظر سارے
ہمّت کی بُلندی پر ششدر ہیں بشر سارے

وہ بندۂ سُبحانی، آفاق کا مولا ہے
صُورت میں وہ احسن ہے، سیرت میں وہ اعلیٰ ہے
کیا نعت کہے، اُس کی یہ شاعرِ بے چارہ
الحمد کے مالک نے خُود جس کو سراہا ہے

مُختارِ جہاں وہ ہے، وہی حُجّتِ ربانی
سرحلقۂ محبُوباں، وہی دلبرِ رحمانی
اعصار و عوالم میں، وُہی نُورِ ہدایت ہے
وُہی فیض کا مصدر ہے، وُہی رحمتِ یزدانی

ہیں سارے صحائف میں اذکار نہاں اُن ﷺ کے
سب کُتبِ سماوی میں اخبار بیاں اُن ﷺ کے

Marfat.com

دیوانِ نبوّت کے وہی اوّل و آخر ہیں
اور باطن و ظاہر میں انوار عیاں اُن کے

نبیوںؑ کی جماعت میں یکتائی اُنہیں حاصل
تارے ہیں نبیؑ سارے اور آپ ہیں مہ کامل
موسیٰؑ بھی متمنّائی، عیسیٰؑ بھی ہے شیدائی
وہ منزل کی طرف رہبر، یہ آپؐ ہیں خود منزل

وہ نہ ہوتے تو کہاں چمن گُل و لالہ ہوتا
رات کی تاریکی نہ کہیں دِن کا اُجالا ہوتا
جمشید کی محفل نہ کہیں ذکرِ پیالہ ہوتا
ربوبیّت کا متن، نہ اظہارِ حوالہ ہوتا

اُنؐ کے آنے سے قبل، دفترِ اعمال سیاہ تھے؛
بس رہے تھے، مگر آدمی برگشتہ راہ تھے
ظُلامِ کُفر و جہالت میں بھٹکتے ہُوئے اِنساں
کسی ہادیِ دوراں کے لیے چشم براہ تھے

وہ جو آتے تو پیغامِ خُدا ساتھ ہیں لاتے
اُجڑے ہُوتے گلشن میں، وہ بن کے بہار آتے

Marfat.com

اُن کی آمد سے مِٹے، کُفر و باطل کے اندھیر
شجرِ ایمان و یقیں، ہر سمت ہیں لہراتے

یہ حُبِّ دل و جاں، یہ ذکر و ثنا خوانی
افکار میں ہلچل ہے، جذبات میں طُغیانی
پھر خُلدِ ارادت سے ہے بادِ شمیم آتی
قسمت کی درخشانی جلوؤں کی فراوانی

بڑی چاہت و عزت سے زُباں تک آیا
ذوقِ نعتِ پیمبرؐ ہے، بیاں تک آیا
گرمیِ محشر میں کھڑا، ظلِّ شفاعت کے تلے
لُطف و کرم دیکھئے، بے تاب و تواں تک آیا

کہاں گنبدِ خضریٰ ہے، کہاں اپنی قسمت
ہر سمت جہاں جلوے، ہر آن جہاں رحمت
پُر نُور فضاؤں میں، صف بستہ ملائک بھی
کہ ہر ایک کو ملتی ہے، درِ اقدس سے سخاوت

ہم چمنِ مدینہ کے در و دیوار میں آتے
سرکارِ دو عالم کی ہیں سرکار میں آتے

Marfat.com

شاہانِ جہاں جس جا جھولی کو ہیں پھیلاتے
اُس شاہِ فلک جاہ کے ہیں دربار میں آتے

زہے کرم کہ عاصی کو بُلایا ہے قریب اپنے
کیا خوب چمک اُٹھے، ناکارہ نصیب اپنے
دیدار کی نعمت سے سرشار قلب ہو گا
محرُوم نہیں کرتے، سائل کو حبیبؐ اپنے

ایوانِ رسالت میں، وہ گریاں کھڑا ہے
نظروں میں لیے صُورتِ قرآن کھڑا ہے
دِل میں اگر کچھ ہے، تو ارمان ہے اُن کا
طاہرِ غم دیدہ، بے سروسامان کھڑا ہے

اے صلِّ علیٰ! صاحبِ قَابَ قوسین
نگارِ عرشِ عُلیٰ، مقصدِ بزمِ کونین!
سر بہ خم ہیں کھڑے، بیدل و حیراں عُشّاق
چشمِ کرم کیجئے وا، رحمتِ دارین

اے سیّدِ اخیار، سلامُ اللہ علیک
اے ہادیٔ ابرار! سلامُ اللہ علیک

Marfat.com

اے مخزنِ انوار، سلامُ اللہ علیک
رحمت کے چمن زار، سلامُ اللہ علیک

آہ! سیلِ حوادث میں ہے اُمّت کا سفینہ
مشکل میں گھرے مُسلم کہ دُشوار ہے جینا
ثُریّا کی بُلندی سے گرے آن زمیں پر
اس پر بھی زبُوں حالتِ دن اور شبینہ!

اس پستیِ ملّت پر اغیار کا دِل ہنسے!
ہے ناک میں دم آیا، دلدل میں قدم پھنسے
اُس شوکتِ ماضی کو شاعر کی نظر ترسے
کب رُخ کو ہوا بدلے، کب ابرِ کرم برسے

درماندہ و پس ماندہ، ہیں عالم میں مُسلماں!
غم دیدہ و رنجیدہ، ناکام و پریشاں
افسوس! لہُو ان کا ہُوا آب سے ارزاں
اِک نظرِ کرم لِلّٰہ، اے رحمتِ سُبحاں

اے سرورِ دیں! پھر سے وہ دورِ حسیں آئے
دل و جانِ مُسلماں میں وہ صِدق و یقیں آئے

Marfat.com

ضَو عدلِ[2] و فراست کی، وہ نُصرتِ[3] دیں آتے
وہ قوّتِ[4] ایمانی، حکمت کا نگیں آتے

۱۔ حضرت صدیق اکبرؓ کا صدق و یقیں۔
۲۔ حضرت فاروق اعظمؓ کا عدل اور نورِ فراست
۳۔ حضرت عثمانؓ ذوالنورین کی مالی و جانی امداد
۴۔ حضرت علی المرتضیٰؓ شیرِ خدا کی قوتِ ایمانی اور علم و حکمت

Marfat.com

بارگاہِ میم (صلی اللہ علیہ وسلم)

نام نامی محمدؐ، معجزہ باکمال!
جو فضائل کا آئینہ، شاہدِ حسن و جمال

قلمِ قدرت سے لکھا ہے، عرشِ اعظم پہ یہ نام
کہ ہویدا ہو جہاں پر، آپؐ کا بالا مقام

آپؐ ہیں محمودِ قدرت، نام دیتا ہے خبر
اس حقیقت کا ہے شاہد کتنی صدیوں سے دہر

ہے یہی وہ نام جس سے حق تعالیٰ کو پیار
آگیا ہے جس کی برکت سے زمینوں کو قرار

جس کی برکت سے جمے ہیں خاک پر کوہ و جبل
شجر جس سے باثمر ہیں، اور ہر سو پھول پھل

ابرِ رحمت برستے ہیں برکتِ اذکار سے
کتنے چشمے اور دریا بہہ پڑے کہسار سے

Marfat.com

اس گرامی نام کا اعلان ہے ہر روز و شب
یہ مبارک نام وہ ہے جو کہ ہے مرغوبِ رب

دین و دنیا میں اے مسلم! ہے یہی اپنی اُمید
وابستگی اس سے ہماری کامرانی کی نوید!

دُور اس سے جب ہوتے ظلمات نے گھیرا ہمیں
پھر ثریا سے سوتے تحت الثریٰ پھیرا ہمیں

اس سے دُوری ہی ہماری المیہ ہے غور کر
ہو گئی مسدود ہم پر ارتقاء کی رہ گزر

بائے وصلِ تسمیہ میں جس طرح مُضمر علوم!
اس میں مخفی ہیں حقائق اور گلزارِ فہوم

ہیں سراسر گنجِ معنی منظرِ ہجر و وصال
دیکھنے میں بے نقط ہیں میم حائے میم دال

دونوں عالم بھر گئے ہیں میم کے فیضان سے
قادرِ مطلق کی قُدرت، رحمتِ رحمان سے

Marfat.com

سب عوالم سے مقدّم میم کے انوار ہیں
عدم کے پردوں میں پنہاں، میم کے اسرار ہیں

کُن کے کلمہ سے بھی پہلے میم کی جلوہ گری!
ہر زمان و ہر مکاں میں، اس کو حاصل سروری

اس کے الطافِ خفی سے مُرسلیںؑ سب بہرہ گیر
اولیاؒ و صالحیں ہیں، زُلفِ رحمت کے اسیر

کوکبِ رخشاں میں پنہاں تھا نظّارا میم کا
پیشانیٔ آدمؑ پہ جلوہ آشکارا میم کا

تھی جہاں میں میم کے اجلال کی اوّل نمُود
صف بہ صف سارے ملائک ہو گئے سر بسجُود

تقویمِ عالم کے لیے بس میم ہی مطلوب ہے
چشمِ قدرت میں ازل سے میم ہی مرغوب ہے

اوّلین و آخریں سب جستجوئے میم میں
دو جہاں کھوئے ہُوئے ہیں، آرزوئے میم میں

Marfat.com

میم کا ہی تذکرہ ہے، آیۂ میثاق میں!
میم کی جلوہ فشانی، شش جہت آفاق میں!

ہے زمیں پر اس کی شوکت، آسماں پر احتشام
اس سے ہی آراستہ ہے، گلشنِ دارالسّلام

میم ہے مُختارِ دوراں، میم رحمت دوسرا
میم رمزِ ابتدا ہے، میم سرِّ منتہا

مسجدِ اقصیٰ میں اس کی اقتدا میں دیکھئے!
نکتۂ معراج کیا ہے، "مَا طَغیٰ" میں دیکھئے

میم ہی الحمد میں ہے، میم ہی محمود میں
میم مبدا و مراحل، منزلِ مقصود میں

الف۔ لام اور میم میں مرقوم اس کا وصف ہے
جو نہیں وابستہ اس سے، دراصل وہ تلف ہے

میم ہے رُوح الامیں میں، میم میکائیلؑ میں!
میم ابراہیمؑ میں ہے، میم اسماعیلؑ میں

Marfat.com

میم بیتُ الحرم میں ہے، میم ہے سلمانؓ میں
میم علمِ خضرؑ میں ہے، میم ہے لقمان میں

ماہِ کنعاں کے جمالِ دلرُبا میں میم ہے
ابنِ مریمؑ کے دمِ مُعجزنما میں میم ہے

الم یحییٰؑ اور صوتِ نغمۂ داؤدؑ میں
نوحؑ کی احسن مساعی، اور عملِ ہُودؑ میں

عزمِ مُوسیٰؑ اور اُن کی چاہتِ دیدار میں
میم اسماعیلؑ کے ہے، جذبۂ ایثار میں

متّقی مُسلم کے دِل میں اور گریاں چشم میں
مصحفِ قُرآن میں ہے، اور لوح و قلم میں

مہر و ماہ و مُشتری اور پارسا اعمال میں
مُضطر و مشتاق جاں میں، ہمّتِ ابدال میں

وادیٔ ایمن کی برکت، چشمۂ حیوان میں
عزّتِ ظلِّ ہُما میں، خاتمِ سلمانؑ میں

Marfat.com

عظمتِ صدیقِ اکبرؓ عمرؓ کے ایمان میں
مرتضیٰؓ مشکل کشا، اور جذبۂ عثمانؓ میں

یہ امامِ سر فروشاں کے مجلّیٰ قلب میں
یہ شہیدوں کے درخشاں اور کامل جذب میں

جاہِ مکّہ اور تکریمِ مدینہ میں یہی!
خاتونِ جنّت فاطمہؓ کے پاک سینہ میں یہی

علم و حکمت کی ضیا میں، ہمّتِ کامل میں یہ
آہِ قلبِ مبتلا، اور جلوۂ محمل میں یہ

یہ مریدِ غم زدہ میں اور یہ مرشد میں ہے
مسجد و محراب و منبر اور یہ معبد میں ہے

پیرِ نوری کے کمالِ عشق و مستی میں یہی!
حق گوئی، حق شعاری، حق پرستی میں یہی

سرورِ اقطاب کی شانِ ولایت میں یہی!
خواجۂ اجمیرؒ کے حسنِ کرامت میں یہی

Marfat.com

ہے محبت اور اس کی بے قراری میں یہی
مُونس و غم خوار کی ہے غمگساری میں یہی

پیرِ نوشاہؒ کے عزم میں بھی اِسی کا نُور ہے
ہے وُہی مقبولِ یزداں، جو اِسے منظور ہے

اوّل و آخر میں اس کے کیا کیا شہکار ہیں!
چشمِ نرگس سے ہزاروں کُو بکُو سرشار ہیں

دم بدم اِس کے کرشمے، روز و شب اعجاز ہیں
باطن و ظاہر میں اس کے کیسے کیسے راز ہیں

نُورِ ابدی کا یہ منظر ہے، سراسر دیکھیے
حُدودِ سدرہ سے ہے بالا، اس کا پیکر دیکھیے

میم مخزن اور مصدر میم ہے اصل الاصُول
اس کی چاہت کے سوا ہے بندگی ناداں! فضول

مرتبہ میم ارفع اور بالا ہے، مقام!
عرشِ سُبحانی سے آتا ہے، جسے پیہم سلام

Marfat.com

میم کی چاہت سراسر، حاصلِ ایمان ہے
جوہرِ ادیانِ فطرت، میم کا عرفان ہے

اس کی نسبت بے شبہ ہے آرزوئے زندگی
اس کی طاعت میں نہاں ہے آبروئے بندگی

ہے صراطِ مستقیم و رہبر و منزل یہی!
ہادیِ آخر زمان و مُرسلِ اوّل یہی!

عشاق کی آنکھوں کا کاجل، گردِ راہِ میم ہے
عرشِ اعظم سے جو نازک، بارگاہِ میم ہے

میم کی راہِ طلب میں، خاک ہو کر دیکھئے
رُوشناس و محرمِ افلاک ہو کر دیکھئے

وادیِ عین الفنا میں انکشافِ راز ہے
بے خودی کے ساز میں بھی، میم کی آواز ہے

یا الٰہی! کر شناسا میم کے آداب سے
کچھ عطا کر ہم کو یا رب! جذبۂ اصحاب رض سے

ا۔ سیّدنا غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی الحسنی رض والحسینی رض

Marfat.com

نعت شریف

ہم تذکرے اہلِ ہمّت کے کہیں بدل نہ دیں افسانوں میں
وہ زور نہیں ہے جسموں میں، وہ نور نہیں ہے جانوں میں

لگن خُدا کی جس کے مَن میں، خوفِ الٰہی جس کے تن میں
جِس نے مارا نفسِ امارہ، ایسا کون جوانوں میں!

گا ہے مشرق میں گا ہے مغرب میں، ہم مارے مارے پھرتے ہیں
انسان کا پانا مشکل ہے وہ قحط پڑا انسانوں میں

جسے لوگ محبت کہتے ہیں وہ عام ہے بستی بستی میں
وہ لگن کہ نورِ بالا ہے اُسے ڈھونڈ شکستہ جانوں میں

نماز کی عادت بہت دیرینہ، زندہ ہے پر نفس کمینہ
قیام ہمارا مسجد میں ہے بستے ہیں بُت خانوں میں

Marfat.com

جونہی نظر سے نظریں ملتی ہیں اِک مستی سی چھا جاتی ہے
جو مست نظر میں فرحت ہے وہ کیف کہاں پیمانوں میں

جلوے جس کے عرشِ بریں پر، چرچے جس کے فرشِ زمیں پر
میم کا پردہ ڈال کے رُخ پر اُترا وہ اِنسانوں میں

آگ کا شعلہ سرد پڑا ہے، کاخِ کسریٰ لرز اُٹھا ہے
جلوہ نورِ احمدؐ چمکا دُنیا کے ویرانوں میں

ہونٹوں پر ہے نامِ محمدؐ، جن کا حامد آپ خُداوند
سینوں میں اس نام سے ٹھنڈک، آرام سکوں ہے جانوں میں

صُورت، سیرت میں جو یکتا، خُلق، اطاعت میں بے ہمتا
جس کا چرچا کُوچہ کُوچہ، شہُرت آسمانوں میں

نبیوں کے سرتاج محمدؐ، ولیوں کے مہاراج محمدؐ
نُورِ ہدایت اوّل، آخر، رحمت کُل جہانوں میں!

فطرت کا مقصُود وہی ہیں ازل ابد کی محفل میں!
جن کے دینِ مُبین کا چشمہ جاری سب زمانوں میں

Marfat.com

غوث، قطب، ابدال، پیمبر، سارے اُن سے بہرہ ور ہیں
شانِ محمدؐ، اللہ اللہ! جبریل بھی ہے دربانوں میں

عرش و کرسی، لوح، قلم میں اُن کے رُخ کی ضو افشانی
زلفِ عنبر بیز کی خوشبو، جنّت کے ایوانوں میں

غایت بحرِ فضائل کی ہے نہ کوئی حد محامد کی
کامل نعت بیاں ہو اُن کی، فہم کہاں انسانوں میں

طاہرؔ بے کس، عاصی مضطر اُن کے در کا ادنیٰ چاکر
جن کے کرم کی دھوم مچی ہے زمینوں اور آسمانوں میں

○

Marfat.com

دِل صُورتِ زیبا پر قربان مدینے والے
بلہار اداؤں پر سو جان مدینے والے

بس رُوئے منوّر کے جلوؤں میں رہے کھویا
ہر آن میرے دِل کا ارمان مدینے والے

اِک ادنیٰ سا گدا اگر ہُوں میں شہر مدینے کا
ہُوں خاک کفِ پائے دربان مدینے والے

دامانِ دِل و جاں میں کچھ اشکِ ندامت ہیں
نہیں اِس کے سِوا اپنا سامان، مدینے والے

فُرقت کے مراحل کا پایاں نہیں مِلتا
کر دیجئے مشکل کو آسان، مدینے والے

طُوفاں کی موجوں میں اُمّت کا سفینہ ہے
مُشکل میں گھِرے ہر سُو مسلمان مدینے والے

اِسلام کے گُلشن پر، پھر بارشِ رحمت ہو
اے ابرِ کرم! رحمتِ یزداں! مدینے والے

Marfat.com

تصوّر رُوئے اقدس کا، نگاہوں کی عبادت ہے
جو لمحہ دید میں گزرے، وہی اصل اطاعت ہے

تصوّر ہی مداوا ہے مرے آلامِ فُرقت کا
تصوّر ہی وہ سُرمہ ہے، کہ اکسیرِ بصارت ہے

فضیلت میں فزوں تر ہے، متاعِ ہر دو عالم سے
محبّت کملیؐ والے کی، اگرچہ ایک ساعت ہے

وہ سروِ باغِ سُبحانی، وہ پیکر نورِ یزدانی
مجسّم معُجزہ ہے، اور سرتاپا کرامت ہے

کتابِ زندگی اُن کی تو قرآنِ معانی ہے
کہ جس کا ہر لفظ کونین میں شمعِ ہدایت ہے

اِدھر ہم ہیں کہ جن کا ہر قدم بڑھتا ہے عصیاں میں
اُدھر وہ ہیں کہ جن کی ہر ادا ابرِ عنایت ہے

اُدھر وہ ہیں کہ جن پر آفرینش ناز کرتی ہے
اِدھر ہم ہیں کہ جن کی زندگی حرفِ ندامت ہے

Marfat.com

باب دوم صحیفۂ عشق

مناجاتِ حرم

اے کہ تیری ذاتِ اقدس! بے عدیل و بیمثال
تیرے در پر ملتمس ہے ایک مردِ پائمال

تُو یگانہ اور یکتا ہے جہانوں کا الٰہ
تُو ہے دائم اور قائم، قادرِ مطلق خُدا

تیری قُدرت یا الٰہی! بے حساب و بے حصر
نیستی سے ہست کرتا ہے فقط تیرا امر

ہے شکستہ قلم واصف اور زُباں لاچار ہے
اللہ اللہ! حمدِ کامل کس قدر دشوار ہے

حمد وہ جس سے مکان و لامکاں معمور ہو
حمد ایسی جو حریم ناز میں منظور ہو

اے لطیف و بندہ پرور! اے خُدائے ذوالمنن
تیری بخشش سے ہرا ہے، میری آسوں کا چمن!

Marfat.com

حکم سے تیرے بنی گلزار، نارِ شعلہ ریز
اور مسخّر ہو گیا موسیٰؑ پہ بحرِ موج خیز

مخلصی یوسفؑ کو بخشی چاہِ ویراں سے شتاب،
سروری کے پھر اُنہیں سکھلا دیئے حسنِ آداب

بس کہ قاصر ہر بشر ہو گر تیری نصرت نہ ہو
اپنی منزل گم ہی ہو، جو تیری رحمت نہ ہو

تیرے لطفِ عام کی بارش تو عالمگیر ہے
مردِ مومن ہو یا کافر، اس سے بہرہ گیر ہے

تیرے احسانات کو کب کر سکے کوئی شمار
تیری رحمت کے سمندر کا مِلے کس کو کنار

نفس کی شہوات کا میں ہر گھڑی نخچیر ہوں
دستگیری کر خدایا، کہ بڑا دلگیر ہوں

عبدِ عاجز اور مضطر کی دعا منظور کر
حاجتیں میری روا کر اور مشکل دور کر

Marfat.com

میں تیری قدرت کے حق سے جس میں حارج کچھ نہیں!
میں تیری رحمت کے حق سے، جس سے خارج کچھ نہیں

مَیں بحقِ جاہِ احمدؐ اور آلِ مصطفےٰ!
ملتجی ہوں تیرے آگے، اے سزاوارِ ثنا

ظاہری اور باطنی امراض سے بار الٰہ
اپنی رحمت سے عطا کر، تو شفائے کاملہ

دُور کر دے ہر بُرائی میرے جسم و جان سے
بدل دے مجھ کو سراپا، قوتِ ایمان سے

سُنّتِ خیرالوریٰ سے کر مجھے آراستہ
عزم و ہمّت کا الٰہی، کھول مجھ پر راستہ

صالحین کا ذوقِ باطن اور سوز و جذب دے
جس پہ تیری خود نگاہ ہو، مجھ کو ایسا قلب دے

راہ گزارِ دلبری میں استقامت کر عطا
مَیں تجھی سے تجھ کو مانگوں، ایسی رحمت کر عطا

Marfat.com

حضرت ذوالنونؒ مصری اور حسینۂ پاک جاں

حضرت ذوالنّونؒ مصری ، مُرشدِ اہلِ نظر
بندگیٔ کبریا میں مُبتلا شام و سحر

پیکرِ عجز و نیاز و محرمِ اسرارِ جاں!
سالکِ راہِ عزیمت مُقتدائے عارفاں

ابتدائے حال میں اِک روز وہ پیرِ طریق
طوفِ کعبہ کر رہے تھے باادب ، مردِ خلیق

شعلۂ انوار اُن کو ناگہاں آیا نظر
جس کی تابانی کے آگے ماند تھے شمس و قمر

تا بحدِّ نظر اُن کی تھا نظارہ نُور کا
تا بہ اوجِ فلک گویا اِک مینارہ نُور کا

Marfat.com

نُور کیا ہے ؟ پاک جانوں کے لیے اِنعام ہے
جذبۂ عشق و محبّت کا حسیں انجام ہے

نُور سے عُشّاق نے پایا کمالِ زندگی
یہ مآلِ بندگی ہے ، یہ جمالِ بندگی

ظلمتِ ہستی میں تیرا ماہِ دل مستور ہے
جب اُٹھا ہستی کا پردہ زیر و بالا نُور ہے

اُس عجب منظر پہ اُن کی چشمِ بینا تھی لگی!
فرش سے تا عرشِ بالا تھی درخشاں روشنی

مطلعِ انوار پاتی اِک عفیفۂ حرم
ناتواں جس کا جسم تھا اور چہرہ پُرعزم

ماسوا اللہ سے فارغ وہ خدا آموز تھی
اُس کے ہونٹوں پر تو اے اشتیاق و سوز تھی

اُس کی مُشتِ خاک میں اِک قلبِ بسمل ہی تو تھا!
دل نہیں تھا اِک فروغِ نورِ کامل ہی تو تھا

Marfat.com

وہ غلافِ بیتِ یزداں سے مُعلق خوش ادا !
آہ و زاری کر رہی تھی ، دُخترِ فرخندہ پا

آشکارا عشق و حشت خیز تھا گُفتار سے
زخمِ خنداں بھی عیاں تھا اُس کے حالِ زار سے

دردِ فُرقت میں بنی وہ ماہیِ بے آب تھی
ذوقِ رؤیت تھا کچُھ ایسا کہ بڑی بے تاب تھی

بارگاہِ ذوالمنن میں وہ حسینہ پاک جاں
اس طرح سے عرض کرتی تھی وہ اپنی داستاں

جسمِ لاغر ، چشمِ پُرنم ، کہہ رہے ہیں حالِ غم
کون ہے محبُوب میرا ، تجھ پہ ہے ظاہر صنم ،

عشق کے اسرار کو مَیں نے چھپایا اس قدر
ہو گیا پوشیدگی سے میرا دامن تنگ تر

میری کوشش سے محبت کا شرر چھپ نہ سکا
آگ بھڑکی اور اس سے سینہ سوزاں ہو گیا

Marfat.com

ہے تیری شانِ کریمی حوصلہ افزائے دِل؛
پر ادائے بے نیازی حوصلہ فرسائے دِل

وہ محبت جو تجھے، مجھ سے ہے میرے غمگسار
اُس کی خاطر بخش دے، اے خالقِ لیل و نہار"

رَد دیئے اُس کی دُعا سُن کر وہ پیرِ پارسا
پھر وہ بولے کہ ہے بہتر یُوں طریقِ استدعا

"وہ محبت جو مجھے، تجھ سے ہے ربّ العالمین
اُس کی خاطر بخش دے مجھ کو الٰہ العالمیں"

عارفہ بولی کہ ابوالفیض! تجھ کو کیا خبر
اپنے بندوں کو وہ چاہے پیشتر اور بیشتر

یہ اُسی کی چشمِ رحمت ہے کہ ہم بیدار ہیں
یہ اُسی کا جامِ اُلفت ہے کہ ہم سرشار ہیں!

اپنی منزل گم رہی ہے وہ اگر رہبر نہ ہو
خاک ایسی زندگی پر جبکہ وہ دِلبر نہ ہو

Marfat.com

اُس کی چاہت گر نہ ہوتی، اپنی چاہت خام تھی
جذبِ ذاتی کے سِوا، اپنی کشش ناکام تھی

آستانِ دلبری پر وہ بُلاتا آپ ہے
اپنی چاہت اور اُلفت کو بڑھاتا آپ ہے

آبِ بخشش سے ہے دھوتا میلِ عصیاں بارہا
دیکھتا ہے چشمِ رحمت سے سُوئے اہلِ وفا

حوضِ اُلفت سے پلاتا ہے انہیں بھر بھر کے جام
خوانِ لُطف و کرم سے ان کو کھِلاتا ہے طعام

ماسوا اللہ سے کرتا اُن کے دِل کو پاک ہے
کھولتا پھر اُن کی جانوں پر درِ افلاک ہے

جب تعلق اور بڑھتا ہے تو مُشکِ جانفزا
پیشوائی کے لیے آتی ہے سُوئے مُبتلا

ایسی منزل میں کہیں دِل کو قرار آتا نہیں
جب تلک کہ نامہ بر اُس کا پتہ لاتا نہیں

Marfat.com

بس کہ آہِ نیم شب میں دل تڑپتے رہ گئے
غایتِ شوق و الم میں دم نکلتے رہ گئے

مرحلے نازک ہیں کتنے دشتِ فرقت کے مگر
رہ نوردانِ محبّت کی ہے ہمّت تازہ تر

رُوئے گُل سے شاد ہوجاتی ہے آخر عندلیب
ہے بجا نصرٌ مِّنَ اللہ و فتحٌ قریب

تھے کھڑے مسرورِ ابوالفیض اُس کے رُوبرُو
اِس عمر میں اللہ اللہ! یہ عمل یہ گفتگو

محوِ حیرت تھے کہ اُس نے نام جانا کس طرح
اتفاقِ اوّل پر بھلا اُن کو پہچانا کس طرح

آپ نے پُوچھا، بتا اے شاخِ سدرہ کی جلیس
میرے نام و نسب سے ہے کس طرح آگاہ انیس!

اُس مکینِ دردِ عزلت نے کہا تو بان سے
مَیں نے جانا آپ کو ہے دیدہ عرفان سے

Marfat.com

جو خدا کے آشنا ٹھہریں نہیں دشوار کب،
جان لینا یہ شقی ہے اور وہ مسعودِ ربّ،

یہ فلاں ہے وہ فلاں ہے یہ خضر وہ رہزن
یہ بھرا ہے اور وہ ہے باد جیسا کم وزن

اُن پہ روشن ہو گیا ہے کہ پسِ دیوار کیا؟
اُن کی نظروں پہ عیاں ہے یار کیا اغیار کیا؟

اُن کی لوحِ قلب گویا ہے آئینہ ذات کا
ہے ہویدا جس پہ نقشہ دن کا ہو یا رات کا

اصل صورت میں ہیں اُن کے سامنے سنگ و گوہر
محرمِ اسرارِ دلبر اور محرومِ بصر

قرن سے بُوئے وفا کو سُونگھ لیتے ہیں نبیؐ
مضمراتِ زندگی اُن پہ ہویدا ہیں سبھی!

پھر یہ پُوچھا، شیخ نے اے عندلیبِ لامکاں
ضعفِ تن کا کیا سبب ہے؟ کچھ بتا سرِّ نہاں

Marfat.com

خوش سخن بولی کہ مجھ کو کچھ نہیں آزارِ تن
بس مجھے بے تاب رکھتی ہے میرے دل کی لگن

میں مثالِ شمع جلتی ہوں غمِ محبوب میں
جھونکتی ہوں تن بدن کو آتشِ مرغوب میں

اُس کی چاہت میں تڑپنا اور جلنا کام ہے
بے لگن جو زندگی ہے وہ برائے نام ہے

زندگی عشّاق کی رنگیں ہے خونِ جگر سے
اُن کے باطن کی بے تابی کم نہیں ہے حشر سے

یہ محبّت چیز کیا ہے؟ بے قراری بے دلی
آرزو ئے وصل میں ہے اِنتہائے بے کلی

اُس کے گھائل ہیں گریباں چاک پھرتے عُمر بھر
اُس کے کشتہ دوسرا میں زندہ و تابندہ تر

جو نہیں ہے زخم خوردہ وہ بڑا نادان ہے
کہ محبّت زندگی ہے اور نُورِ جان ہے

Marfat.com

جو نہیں غم خوارِ اُلفت وہ پریشانی میں ہے
کہ تعمیرِ دل کا ساماں اُس کی ویرانی میں ہے

مردِ غافل ہے جو دُرِّ عشق کا جویا نہیں
کھو گیا ہے راہ، جو اس راہ میں کھویا نہیں

یہ محبّت چیز کیا ہے؟ ایک بحرِ اشتیاق
ہے خبر جس کے کراں کی اور نے حدِّ اعماق

یہ چراغِ رہ گزر ہے اور یہ منزل بھی ہے
یہ جہانِ آرزو ہے اور یہ حاصل بھی ہے

اس سخن کے بعد بولی، وہ ثریا آشنا!
کون تیرے عقب میں ہے؟ دیکھ شیخِ باصفا

پلٹ کر دیکھا جو ثوبانؓ نے تو کچھ پایا نہیں
پھر جو دیکھا سامنے تو کچھ نظر آیا نہیں

دفعتاً وہ غیب کے عالم میں مضمر ہو گئی
یا قبا تے نورِ سرمد میں وہ گویا کھو گئی!

Marfat.com

الغرض ذوالنونؒ نے کاٹے منازل راہ کے
سر کیے سارے مراحل خارزار چاہ کے

وہ دُعاؤں میں توسّل ڈھونڈتے اُس کا کثیر
گوہرِ مقصود پاتے اُس کی برکت سے وہ پیر

جب توسّل کا طریقہ اولیاؒ کا ہے شعار
تو بھلا عوام اس سے کیوں نہ ہونگے جُرعہ خوار

بدر کے شہدا کا قصّہ سامنے رکھ اے سعید
توسّل ارواحِ صالح ہے اجابت کی کلید!

Marfat.com

فراستُ المومن

پیرِ نوریؒ، شیخِ عالم، مستجاب بارگاہ
آں شمیمِ باغِ وحدت، آں گلِ گلزارِ شاہؒ

زینتِ راہِ طریقت جانِ بزمِ اصفیاء
عالمِ علمِ لُدنی شارحِ اسرارِ لاالٰہ

افسرِ اخیارِ دوراں، تاجدارِ اہلِ دل
مُقتدائے بے نظیر و رہنمائے بے بدل

گنج بخشِ عصرِ حاضر، آں سراپا جناب
مرغوبِ چشمِ مُصطفیٰؐ فیض یابِ بُوترابؓ

سربسر عشق و محبت، پیکرِ سوز و گداز
بے گماں بازارِ دُنیا میں رہے جو پاکباز

Marfat.com

مسندِ ارشاد سے پہلے مسلسل چہل سال
تھے شبانہ روز محوِ بندگیِ ذوالجلال

مہربانی ، دِل نوازی اور صِدق اُن کا اصول،
بے نوا ، بے کس کی نُصرت ، روزمرہ کا معمُول

گفتگو میں اُن کی مضمر راز ہائے دلبراں
خامشی آئینہ دارِ جاہ و حشم سروراں!

وعظ اُن کا عالمِ لاہُوت کی آواز تھا
جو دلوں کی زندگی کے واسطے اعجاز تھا

ارشاد کیا تھا ، اِک پیامِ زندگی آمیز تھا
اہلِ محفل کے لیے وہ نغمۂ برخیز تھا

آستانِ شیخ پر رہتی تھی ہلچل سی بپا
آپ کے دِل گیر جملوں پر تھا عالم تڑپتا

سینکڑوں اخیار آتے تھے جوار و قرُب سے
بیسیوں ابرار حاضر ، اشتیاق و طلب سے

Marfat.com

اُن کی جلوت پُرنظارہ اور خلوت پُربہار
اُن کے ہونٹوں پر تبسم اور آنکھیں اشکبار

اُن کی جامع شخصیت تھی مرجعِ ہر خاص و عام
عزِّ شاہی سے کہیں زائد تھا اُن کا احترام

اُن کی قدر و منزلت سے شاد تھے، اہلِ یقیں
جل رہے تھے آتشِ کینہ میں، لیکن نکتہ چیں

اہلِ ثروت کے دِلوں میں تو سنانِ حسد تھا
آپ کا بڑھتا ہُوا، اعزاز وجہِ درد تھا

"اِیَّاکُمْ وَالحسد" ہے فرمودۂ خیرُ البشرؐ
"یَاکُلُ الحَسَنَات" ہے کر اس کے شعلہ سے حذر

تجھ میں ہمت ہے تو اوجِ آسماں پر تُو بھی چل
گر نہیں زہرہ تو سدرہ منزلت پر پھر نہ جل

اپنی ہی آتش میں جلتے ہیں یہ حاسد بے بصر
چھوڑتے ہیں آبِ صافی اور پیتے ہیں زہر

Marfat.com

حسد کی تاریکیوں سے ان کا دامن تیرہ تار
عارض "والشمس" ان کی نظر میں ہے داغدار

کور چشموں کو نظر آئیں کہاں اوصافِ پاک
آسمانی رفعتیں بھی، اُن کے آگے مثلِ خاک

اُن کی دنیا میں عقل بھی اِک مرکب جہل ہے
سایۂ بالِ ہُما بھی اُن کے آگے زُحل ہے

جامۂ یُوسفؑ سے پیارا اُن کو اپنا پیرہن
نغمۂ داوٗدؑ سے خوشتر آوازِ اہرمن

الغرض رونق فزا تھے، شیخِ ملت ایک روز
محفلِ اخیار پہ طاری تھا حالِ جذب و سوز

اِک تلاطم سا بپا تھا، قُلزمِ اسرار میں
لُٹ رہے تھے علم و حکمت کے گوہر گفتار میں

قصۂ اسرارِ خوباں اور پھر اُن کی زُباں
نور پر ہو نور جیسے، آسماں بر آسماں

Marfat.com

آشنا سب دم بخود تھے، اجنبی خاموش تھے
مُبتدی اور مُنتہی سارے سراپا گوش تھے

اہلِ دِل نگرانِ قبلہ اور عاشق اشکبار
کیف میں کھوئے ہُوئے تھے سالکانِ ہوشیار

بام و در پر خامشی تھی اور فضاؤں میں سکُوت
صاحبِ حق الیقیں تھے، شارحِ سرِّ لاہُوت

گوش برآواز تھے گویا زمین و آسماں
اللہ اللہ! کس قدر جاذبِ قلب تھا وہ سماں!

ایسے عالم میں کہیں سے آگیا اِک نکتہ چیں
مُنکرِ احوالِ باطن، بدسگالِ صالحین

وہ رئیس پُرغرہ تھا، شاکیٔ اصحابِ دل
ناشناسِ احترامِ قدرتِ اربابِ دِل

امرِ مَن عَادیٰ سے غافل وہ اسیرِ نفس تھا
بے خبر تھا، بے بصیرہ تھا، غرقِ چاہِ ہوس تھا

Marfat.com

شیخ کو یوں دیکھ کر خورد و کلاں میں محترم
بوکھلایا، تمتمایا اور بولا نافہم

ہے انہیں آزارِ پنہاں یا کہ یہ بیمار ہیں
کہ اس طرح سے انجمن میں یہ پڑے لاچار ہیں

زید ان کے پاؤں دباتا ہے بکر خدمت میں ہے
تن آسانی، عیش طلبی کا نشہ فطرت میں ہے

شیخ بولے "خوب سمجھے ہو کہ ہم بیمار ہیں
دردِ فرقت نے ستایا ہے بڑے لاچار ہیں"

بارِ دیگر دِل لگی سے وہ ہُوا پرسانِ حال
"آدمی کے رُوپ میں بہرُوپ یہ طُرفہ کمال"

پھر لگا کہنے کہ اُس کے پاس ہے درمان خُوب
شیخ بولے" واہ اُنہیں کیا مِل گیا اِنسان خوُب"

پھر زبانِ طعن کھولی اور بولا کج فہم
اولیاء صاحب رِیا ہیں انکی صحبت میں ہے سم

Marfat.com

اپنے جیسے سب بشر ہیں کیا ولی اور کیا نبی![1]
کھانے پینے اور سونے میں ہیں ہم جیسے سبھی

بزمِ ہستی میں ہیں قاصر اور درماندہ تمام
اُن کے پیچھے بھاگتے پھرتے ہیں کیوں جاہل عوام

عُمر کو جب بکر پر حاصل نہیں ہے برتری
رہزنوں سے دُور رہنے میں ہے تیری بہتری

علمِ باطن ہے کہاں اور جاننے والے کہاں
تن پرستی کے سوا سب کچھ ہے زیبِ داستاں

ہو فقیری یا ولایت لُوٹنے کا ڈھنگ ہے
مکر ہے، دام ہوا ہے اور وجہِ ننگ ہے

اُس کی شوخی اور گُستاخی سے محفل تھی حزیں
کس قدر بے ڈول تھا وہ بے سلیقہ نکتہ چیں

ف۱ حدیث شریف۔ اِتَّقُوا فِرَاسَتِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہ

ف۲ مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ۔

Marfat.com

جب سُنی پیرِ طریقت نے یہ اُس کی گفتگو
بس کہا اُس سے یہی کہ دیکھ میری طرف تُو

نور سے مخمور نظریں ہو گئیں دو چار جب
مُرغِ بسمل کی طرح وہ ہو گیا افگار تب

برقِ نظارہ سے اُس کا خرمنِ ہستی جلا!
تاب نہ لا کر نگہ کی وہ زمیں پر گر پڑا!

خبرِ پا و سر رہی اُس کو نہ کوئی ہوش تھا
خاک کا پتلا سرِ افلاک سے ہمدوش تھا

وہ زمیں پر لوٹتا تھا اُس طرف سے اس طرف
مئے وحدت تھی زیادہ اور چھوٹا تھا ظرف

بے خودی کا جام پیتے ہی دیوانہ ہو گیا
مے کدہ میں قدم رکھنا تھا کہ خود سے کھو گیا

ڈوبتی تھیں اُس کی نبضیں، دل کی حالت تھی خراب،
اُس کے حالِ دگرگوں سے بڑھ رہا تھا اضطراب

Marfat.com

رہروانِ صدق چاہتے تھے کہ ہوں منّت گزار
روک دیتا تھا، مگر اُن کو جلالِ روئے یار

آخرش خود رحم آیا، اُس غریقِ خواب پر
آبِ لُطف و کرم چھڑکا، ماہیِ بے آب پر

بعد یک دو ثانیہ اُس میں ہُوئی حرکت پدید
منجمد لاشے میں گویا زندگانی کی دمید

رفتہ رفتہ وہ جہانِ ہوش میں آنے لگا
زخم جو کھایا تھا دِل پر اُس کو سہلانے لگا

آہیں بھرتا اور روتا ناشناسِ اِتّقُوا
اُس کے ہونٹوں پر تھا نغمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُو

میری توبہ، میری توبہ! اے اِمامِ اولیاؔ
ہو گیا معلُوم مجھ کو اب مقامِ اولیاؔ

میری گُستاخی سے لِلّٰہ! درگُزر فرمائیے
جس سے ہو غم کا مداوا، وہ نظر فرمائیے

Marfat.com

وہ نگاہِ لطف و رحمت جس سے دل بیدار ہو
جانِ ویران و پریشاں جذب سے سرشار ہو

قعرِ غفلت سے اُٹھا کر مجھ پہ احساں کیجئے
میں مریضِ لادوا ہُوں، میرا درماں کیجئے

آپ کا نقشِ قدم ہو میرے جیون کا شعار
طالبانِ رُوئے اقدس میں ہو میرا بھی شمار

میری نظرِ غلط بیں نے اصل کو دیکھا نقل
گل جسے سمجھا تھا میں نے وہ حقیقت میں تھا گل

نقل نے ایسے کھلائے گُل کہ اللہ کی پناہ
خضر بھی یُوں نظر آتا ہے کہ ہے گم کردہ راہ

آبِ حیواں کو بھی دُنیا سمجھ لیتی ہے سُراب
مستغرقِ سدرہ کو جانتی ہے بے آداب

شہد آخر شہد ہے اے بے بصر حنظل نہیں!
خُلد کا منظر مثالِ وحشتِ مقتل نہیں!

Marfat.com

طلبِ صادق ہو اگر تیری رفیقِ جستجو!
گوہرِ مقصود مِل جائے گا تجھ کو نیک خُو

جب مِلا ابدالِ سُبحاں عقدہ وا ہو جائے گا
سر سے لے کر پاؤں تک تُو دوسرا ہو جائے گا

صالحینِ حق کی چاہت، حاملِ برکات ہے
فاتحِ ابوابِ رحمت، دافعِ آفات ہے

دُشمنی اس قوم کی ہے، زہرِ قاتل بے گماں
معرکہ خیزی خُدا سے تو ہے کارِ جاہلاں

ان کی نظرِ کیمیا سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں
قوائے عالمگیر ان کی تابعِ فرمان ہوتی ہیں

خود عطا کرتا ہے ان کو قدرتِ بست وکشُود
ان کے ہاتھوں میں تھما دیتا ہے نظمِ ہست و بُود

اُن کی عالی ہمّتوں کی داستانیں دہر میں
ان کی عظمت کے عَلَم لہرائیں بر و بحر میں

Marfat.com

دین کی روحِ رواں ہیں یہ غلامِ مصطفےٰ
ان فقیروں سے دو بالا ملتوں کی ہے بہا

اولیاء اللہ کا رستہ ہے صراطِ مستقیم
یہ گروہ "انعم اللہ" ہمدمِ خضرؑ و کلیمؑ

اولیائے ذوالمنن پر ہیں خرم خیر الانامؐ
قرب "او ادنیٰ" سے اُن پر بھیجتے ہیں وہ سلام

وہ زرِ خالص آمیزش سے جو بالکل پاک ہے
وہ شہیدانِ فقرؒ کی ایک مُشتِ خاک ہے

اولیاء و انبیاءؑ کی آن جذبۂ فقر!
قافلہ سالارِ آدمؐ اس پہ کرتے ہیں فخر،

یہ متاعِ بوذرؓ و اویسؓ قرنی و حسنؓ
یہ نسیمِ گلستانِ مولائے خیبر شکن!

اس نے بخشا خرقہ پوشوں کو مقامِ سروری
اپنی خاطر میں نہیں لاتے جو تختِ قیصری!

Marfat.com

اِس کی چشمِ ناز کے کُشتہ فریدِ روزگار
آبرو دینِ متیں کی ، زندگی کے تاجدار

وہ ہیں علمِ "من لدن" سے گنجِ مخفی لوُٹتے
کتنے چشمے رحمتوں کے اُن کے دل سے پھوُٹتے

دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ وہ بھی خاک ہیں!
پر ہے کیا کہنا کہ وہ تو برسرِ افلاک ہیں

ان نفوسِ قدسیہ کے دم قدم سے برگ و بار
ان کے باطن سے مجلّٰی، محفلِ لیل و نہار

ان کی خدمت میں جو گزرے وہ سعادت خیز شام
غافلوں کے ساتھ جو اُٹھے نحوست خیز گام

وہ نفوسِ مطمئنہ ہو کر خلد سے ہم کراں
اُن کی خاطر نقد ہے نظارۂ فردا یہاں!

توُ سمجھتا ہے کہ وہ تیرے ہی جیسے ہیں بشر
جبکہ توُ گُم کردہ راہ ہے اور وہ ہیں راہبر

Marfat.com

تیرا دِل آماج گاہ صد ظن و توہمات ہے
اُن کا ہمدم اوّل و آخر یقینِ ذات ہے

تیرا شیوہ دِل آزاری ، اُن کی عادت دِل نواز
تو مُقیدّ اور اُن کے پائے ہمّت ہیں دراز

دارِ شش در میں تجھے اپنی بھلائی کا خیال!
اُن کے در کا طوف کرتے ہیں مگر شوریدہ حال

وہ ہیں کھوئے کیفِ جاں میں، تُو سراپا پیچ و تاب
تُو بیرونِ در کھڑا ہے اور وہ ہیں باریاب

تیرا اُٹھنا بیٹھنا ، نذرِ تغافل بیشتر
اُن کا سونا بھی عبادت میں ہے شامل بے خبر

تُو بصد سامانِ عشرت بھی سکوں پاتا نہیں
اُن کا دل افلاس و کلفت میں بھی گھبراتا نہیں

ہو خوشی یا غم ، تجھے ہے ماسوا کے واسطے
اُن کا جینا اور مرنا ہے خُدا کے واسطے ف

ف۔ آیۂ شریفہ، قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

Marfat.com

وہ صفاتِ حق میں فانی، تیرے اپنے طور ہیں
غور سے پڑھ "وَالعَصر" تو اور ہے وہ اور ہیں

عمداً تُو دیکھتا ہے غیر کے رُخسار پر
اُن کی نظریں مُرتکز ہیں، عارضِ دلدار پر

تُو بصد کوشش رواں بازارِ معصیت میں ہے
اُن کی لذّت اُس کے ذِکر و فکر و معیّت میں ہے

اُن کی راتیں اور دِن ہیں وقف دلبر کے لیے
وہ خدا کے ہو گئے ہیں، زندگی بھر کے لیے

تیرے پہلو میں بھی دِل ہے تو اسے بیدار رکھ
اولیائے حق کی چاہت میں اسے سرشار رکھ

اولیاء اللہ کی محفل سے تُو جب تک دُور ہے
تُو ظلامِ نفس میں ہے، دِل تیرا بے نُور ہے

ہیں ریاضِ خُلد ان کے عتباتِ عالیات
اُن کی چشمِ پُر عنایت، فاتحِ بابِ نجات

Marfat.com

ہم نشینی اس گروہ کی ، زندگی کا مدعا
تختِ شاہی سے بھی ارفع، آستانِ اولیاء

ان کی نظرِ پُر تصرّف سے سلاسل پگھل جاتے ہیں
بے نصیبوں کے مقدر بھی سراسر بدل جاتے ہیں

یا الٰہی! تُو ہمیں ان پاک جانوں سے ملا!
اپنی رحمت سے ہمارے غنچۂ دِل کو کھلا

اپنا جینا اور مرنا ہو انہیں کے درمیاں!
یہ دُعا منظور فرمائے خُداوندِ جہاں!

پیرِ نوُری کہ تابندہ خصالے دارد
از خود فانی و باحق وصالے دارد

چشمِ فلک حیران و مہر زرد بماند
چوُں دید ازاں جلوہ کہ نورِ جمالے دارد

Marfat.com

شیخِ بغداد اور ماہ جبیں

وہ امامِ صد آئمہ مقتدائے اولیاؒ
وہ جنیدؒ ابنِ محمدؒ، دستگیرِ صوفیاؒ

وہ سرِ خیلِ مشائخ، شمعِ بزمِ فاضلاں!
رہنمائے اتقیا و ہادی و مہدیِ زماں!

آستانِ سریؒ سقطیؒ کے مُریدِ لاجواب
پیشوائے شیخِ شبلیؒ، مستجابِ بوترابؓ

سلاسلِ معروف جن کی شاہراہ سے مُتّصل!
نکتہ ہائے صحو جن کے آج بھی ہیں بے بدل!

عزّت و تکریم میں یکتا تھے وہ بغداد میں
کیا سحر کیا شام رہتے تھے خدا کی یاد میں!

Marfat.com

اُن کے در پر روز و شب تھا زائرین کا اژدہام
مستفیضِ لُطفِ کامل تھے ہزاروں خاص و عام

ہر جوان و پیر کا مرجع تھا اُن کا آستاں!
اُن کی قدرِ روز افزوں سے تھے عامل سر گراں

اہلِ مسند کے رویّہ سے عیاں جذباتِ حسد
شیخ کو نیچا دکھائیں، بدسگالوں کا قصد

آپ کی مقبولیّت سے تھا خلیفہ باخبر
اُن کے قول و فعل پر رکھتا تھا وہ مخفی نظر

آپ کی تذلیل سے خائف تھا وہ فرمانروا
جانتا تھا کتنا ارفع ہے مقامِ اولیا

حاسدوں اور بدسگالوں نے اُسے بہکا دیا
دربار کے موقع پرستوں نے اُسے پھسلا دیا

اُس نے سوچا کہ کرے وہ آزمائش آپ کی
تا کہ جانے وہ حقیقت یا نمائش آپ کی

Marfat.com

پیشتر اس کے سلاتے وہ دلِ اقطاب کو
خوب دیکھے اور پرکھے گا، سراب و آب کو

دامِ زُلفِ حُسن پھیلائے یہی تدبیر ہے
آتشِ شہوت کے شُعلے میں بڑی تاثیر ہے

نازنینوں کی اداؤں پر ہیں شیدا پارسا!
تیرِ مژگاں سے زخم خوردہ گدا و بادشاہ

لشکرِ جرّار سے بڑھ کر نگاہِ سُرمئی
لُوٹتی ہے کاروانِ دل وہ جس پر پڑ گئی

ماہ جبیں دوشیزہ، عُریاں، نوجواں
مردِ بالغ کے لیے ہے امتحاں در امتحاں

اُس خلیفہ کا حرم تھا اک گُلستانِ حُسن
جس میں کوئی لالہ رُخ تھی، اور کوئی گُلبدن

یہ قلوپطرہ وہ ہیلن اور وہ پروین تھی
یہ مشال آسٹرڈ تھی تو وہ این لوئین تھی!

Marfat.com

ایلزبتھ کا یہ فخر تھی تو وہ رشکِ حور تھی!
یہ پری تمثال تھی، وہ آفتِ مستور تھی!

یہ مصر کا ایک گوہر، وہ مہ جبینِ عرب تھی!
کوئی لیلیٰ اور شیریں، کوئی حسینِ غرب تھی!

کتنے پھولوں اور کلیوں سے سجا تھا باغِ ارم
کتنے ملکوں کے نگینوں سے مزیّن تھا حرم

یہ شبستانِ خلافت تھا یا مرکزِ صد نشاط
مجمع جس میں کنیزیں از بخارا تا رباط!

اس گلستانِ عروسی میں تھی اک نازک بدن
جو تھی رشکِ ماہِ جبیناں اور ملکہ حسن!

اُس کا سیمیں بدن گویا، پیار کا ارمان تھا!
تصویرِ رعنائی تھا یا وہ حسن کا طوفان تھا

4. Elizabeth Tailor of U.S.A, a beautiful actress

Marfat.com

اُس کے جسدِ مرمریں سے مے کے ساغر چھلکتے
آتشیں رُخسار پر تھے، مارِ پیچاں لٹکتے

قامت و رفتار و ابرو اور عشوہ و ادا
آفتِ قلب و نظر تھے یا کہ فتنہ قضا

انگبیں سے شیریں لب تھے اور اس سے بھی سوا
اُس کی تھی گفتار میٹھی، پُرفصاحت بامزا

وہ سپہرِ حُسن پر تھی، ماہِ کامل کی طرح
اور علم و فضل میں تھی جانِ محفل کی طرح

اُس نگارِ حشر ساماں پر خلیفہ تھا فدا
اُس جہاں آشوب پر دِل باختہ تھا بادشاہ

لُعبتِ خوش شکل اُس کے حرم کا سنگھار تھی
سچ تو یہ ہے، وہ قرارِ قلبِ عاشق زار تھی

تختِ شاہی پر بِٹھاتا تھا اُسے اپنے قریں
طرب گاہ و غم کدہ میں ہم نوا تھی وہ حسیں

Marfat.com

اُس کو سمجھایا خلیفہ نے کہ بہرِ امتحاں
ہر طرح سے سج دھج کر جاتے سُوتے آستاں

حُسن کی زنجیر ڈالے قلبِ زارِ پیر میں،
آزماتے سارے حربے اپنی اس تدبیر میں

وہ گرائے رُخ پہ گیسو تاکہ پیدا رات ہو
ظُلمتِ دیوار و در میں پیار کی پھر بات ہو

جب اُٹھاتے اپنے کاکل تو سحر کو مات ہو
دیکھ کر رخسارِ جاناں، آنکھ کی بارات ہو

اپنی نظرِ پُر ادا سے اس طرح سے کام لے
کہ مقابل بے کسی سے اپنے دل کو تھام لے

اور جب ساعی کو نہ دیکھے اس طرح سے کامیاب
تو نگاہوں سے بہا دے آنسوؤں کا اِک سیلاب

آنسوؤں میں بہہ گئے ہیں کیسے کیسے شاہسوار
دِل کی بازی ہار بیٹھے، مردِ زیرک ہوشیار

Marfat.com

ادب سے پھر جُبّہ سا ہو اُن کے پاتے ناز میں
پھر بتائے رازِ دِل کو مدبھری آواز میں

اِس جہانِ آب و گل سے مَیں ہُوں دِل برداشتہ
چاہتی ہُوں دِل میرا ہو، نوُر سے آراستہ

آستاں پر برستے ہیں، ابرِ رحمت ہر گھڑی
بارش لُطف و عطا کی مجھ کو حسرت ہے بڑی

میرے دِل میں اشتیاقِ خدمتِ سرکار ہے
سنگِ در پر جُبّہ سائی کِتنا احسن کار ہے

اپنے قُربِ خاص سے مجُھ کو نوازیں یا حضورؐ!
جام کوثر کا پلائیں اور بخشیں کچُھ سُرور

مانگتی ہے آپ سے یہ دل گرفتہ ایک چیز
کہ بنالیں آپ مجُھ کو اپنے گھر کی اک کنیز

میرے دِل میں ہے سمایا کہ تمہارا دم بھروں
میں تمہیں اپنا بنا کر عُمر بھر شاداں رہُوں

Marfat.com

قعرِ بحرِ یاس میں ڈوبی ہوئی تقدیر لاتی ہوں
آشیانِ سوختہ کی حسرتِ تعمیر لاتی ہوں

ہر قدم پر حُسن و عشوہ اور ادا سے کام لے
بے خود و سرشار کر دے تشنہ لب کو جام سے

الغرض وہ ہر طرح سے ورغلائے شیخ کو
منزلِ لاہُوت سے نیچے گرائے شیخ کو

مُرغِ سدرہ منزلت کا پھر تنزل دیکھئے
کافرِ جاں دلرُبا کا زہرِ قاتل دیکھئے

لوٹ کر آتے سُناتے قصۂ تزویر و مکر
جذبِ مقناطیس کا فولادِ قلبی پر اثر!

تاکہ اصلی اور نقلی لعل کو ہم جان لیں!
آگ کے شعلوں میں ابراہیمؑ کو پہچان لیں

اہلِ عالم کو بچالیں گرگِ پنہانی سے ہم
اہرمن کا سر اُڑا دیں تیغِ بُرّانی سے ہم

Marfat.com

تا کہ وہ کچھ دُور رہ کر دیکھے حالِ شیخِ قوم!
ذکرِ حق میں جن کی آنکھیں رات بھر محرومِ نوم

یہ سحر کا وقت تھا اور وہ نگارِ آسماں
تھا ابھی تک اُفقِ مشرق کے سمندر میں نہاں

بام و در پر تھا سناٹا، راستے خاموش تھے
دن کے ہنگامے ابھی تک نیند میں مدہوش تھے

تحمیدِ سُبحاں کا ترانہ برلبِ طیور تھا
محوِ تسبیح تھیں فضائیں، آسماں مخمُور تھا

تقدیسِ ربِ ذوالمنن میں جھُومتے اشجار تھے
شاخ، پتے، پھُول کلیاں سب کے سب سرشار تھے

دُور دجلہ کے کنارے وہ نخیل باثمر
پاسبانوں کی طرح بیدار آتے تھے نظر

آبِ دریا بہہ رہا تھا، بے نیازِ این و آں
کون جانے وہ ہے کب سے راہِ سعی میں رواں!

Marfat.com

مسجدوں سے آرہی تھی بانگِ حَیَّ عَلَی الصَّلوٰت
اور بڑھ رہے تھے سُوئے مسجد آرزو مندِ نجات

تا کہ صف در صف کہیں لبّیک پیشِ کبریا
اے کہ تیری ذاتِ سُبحاں ہے سزاوارِ ثنا

تیری شانِ کرم فرما پر فِدا ہوتے ہیں ہم
تیرے آگے ہی خُدایا! جُبہ سا ہوتے ہیں ہم

استعانت مانگتے ہیں کیا سحر کیا شام میں
تیری رحمت کے ہیں جویا ہر گھڑی ہر کام میں

جن پہ تیری رحمتیں ہیں ہم سفر اُن کے بنیں!
جو ہُوئے مغضوب، اُن کی راہ سے ہر دم بچیں

ہم سراپا نیستی ہیں، تُو ہے ذاتِ لایزال!
دِل پذیری کے شرف سے تو ہمیں کر دے نہال

راہِ گزارِ استقامت پر ہمیں مسرُور رکھ
جامِ اُلفت سے ہمیشہ تو ہمیں مخمُور رکھ

Marfat.com

سر بہ خم صیاد کتنے مسجدِ صد دار میں
کتنے دامن تر چھپے بیٹھے ہیں اس بازار میں

خانقاہِ علم و عرفاں شاطروں کا روزگار
باخبر اے طالبِ اخلاص و تقویٰ ہوشیار!

تیری رُوح کو کیا جلا دے گا وہ پیر خُود نما
جو کہ ظلماتِ ہوا میں آپ ہو پھنسا ہُوا

کیا کرے گا رہنمائی، آپ ہو جو بے بصر
غرقِ گردابِ بلا سے ڈھونڈ نہ ہرگز نصر

پیرِ کامل ڈھونڈ گر ہے سِرِّ حق کی آرزو
جُستجو کر، جستجو کر، جستجُو

الغرض آراستہ ہو کر چلی وہ دلربا!
ایسے لگتا تھا کہ پھُولوں سے مزیّن راہ ہُوا

آگے آگے چل رہی تھی وہ حسینہ ماہ جمال
پیچھے پیچھے آ رہا تھا اِک غُلامِ خوش خصال

Marfat.com

چل رہے تھے رفتہ رفتہ اس سہل نے وقت میں
آزمائش کا تھا سودا، اُن کے قلب نرشت میں

جامع بغداد پہنچے، جب حسینہ و غلام
ہو رہا تھا، مہرِ روشن کا نظارہ سرِ عام

کرخ کے کُوچہ میں پہنچے آستاں آیا نظر
صحنِ خانہ میں ہُوئے داخل وہ دونوں ہم سفر

شیخ کس حجرے میں رہتے ہیں بتاؤ اے عزیز!
چاہتِ دیدار میں آتی ہے اُن کی یہ کنیز،

اُس مخاطب نے بتایا، وہ رہا اُن کا اطاق
جس میں ذکروفکر کرتے ہیں شناساتے اعماق

وہ عشا سے تا نمازِ چاشت، عالم سے جُدا
قیام و سجدہ میں مگن رہتے ہیں، جانِ اولیا

پس یہ بہتر ہے کہ ٹھہریں اور ساعت اس سمت
تا آنکہ گوشۂ ذکر سے آپ آئیں اس جہت

Marfat.com

خوبرُو بولی کہ اُس کا ٹھہرنا دُشوار ہے:
انتظارِ پُر طوالت، اُس کے دِل پر بار ہے:

یہ کہا دروازہ کھولا اور آئی سامنے!
یا بُری تقدیر اُس کی، اُن کے لائی سامنے

گوشۂ عُزلت میں دیکھا ایک مردِ پُر جلال
قبلہ رُو و سر فگندہ، اشکبار و مستِ حال

شیخ نے سر کو اُٹھایا اور دیکھا سُوئے در
اِک حَسِین و ماہ جبیں، اُن کو وہاں آئی نظر!

سر کی آنکھیں بند کرلیں کہ نہ دیکھیں آگ پر
چشمِ دِل کے ساتھ دیکھا اُس سنہری ناگ پر

وہ رہے خاموش و گم صم اپنے ہی احوال میں
وہ رہی کوشاں کہ آئیں کس طرح وہ جال میں

کیا ہُوئے رُخسار و ابرو اور چشمِ ماہِ لقا!
ہو نہ جب تک انجمن میں، کوئی مردِ مُبتلا

Marfat.com

رقصِ عُریاں، زیبا قامت اور زُلفِ پیچ پیچ
شیخِ کامل کی بزم میں تھے وہ سارے، ہیچ ہیچ

اُس پری پیکر نے سوچا ناز و عشوہ ہے بیکار
ہے یہی بہتر سُناتے اپنے دِل کا حالِ زار

پُر تصنّع عِشق و اُلفت کا سُنایا واقعہ
شیخ نے نظریں اُٹھائیں اور بولے آہ! آہ

نظر شعلہ بار و آہ سے آگ دِل میں بھر گئی!
مُرغِ بسمل کی طرح تڑپی، دو دم میں مر گئی

"اتّقوا" سے بے خبر دِل کا یہی انجام ہے
اولیاؒ کی دِل آزاری موت کا پیغام ہے

فراستِ مومن میں کیا ہے؟ نورِ ربِ ذوالجلال
جو کرے خوش حال اِس کو اور اُس کو پائمال!

ہے عیاں شانِ مسیحا اُس کی چشمِ مہر سے
صورِ محشر کا ہنگامہ، اُس کی نگہِ قہر سے

Marfat.com

وہ نگاہیں جو جمی ہیں منظرِ جبرُوت پر
دیکھتی ہیں کب بھلا وہ جیفۂ ناسُوت پر

وہ جلا دیں طُورِ ہستی کو تو کچھ مُشکل نہیں
جسم کی دیوار اُن کی راہ میں حائل نہیں!

نفسِ مومن مطمئن ہے اُس کے ذکرِ پاک سے
اُس کو آتی ہے ندائے "فَادْخُلِی" افلاک سے

وہ رہِ صدق و صفا میں ہے امانِ ذات میں
درپئے آزار فتنے ہوں اگرچہ گھات میں

بندۂ شاہ دیکھ کر یہ حال دوڑا سُوئے قصر
بادشاہ کو جا سُناتی مرگِ دلبر کی خبر

یُوں ہُوا محسوس شاہ کو جیسے خرمن جل گیا!
اُس کے دِل کی آرزوؤں کا نشیمن جل گیا

چِھن گیا وہ پھُول اُس سے جو قرارِ جان تھا
زیب و زینت تھا حرم کی اور بزم کی شان تھا

Marfat.com

ماہِ لقا جو حُسن و خوبی میں بلا سے جان تھی!
موت کے مضبوط ہاتھوں میں پڑی بے جان تھی

موت کا غمناک سایہ آدمی کے ساتھ ہے
تیرگی کا اِک ہیولا، زندگی کے ساتھ ہے

موت ہے در پیش سب کو، ہو گدا یا بادشاہ
پردہ ہائے خاک میں مُضمر ہیں کتنے مہر و ماہ

موت کے خوابیدہ سُر بھی ہولناک و دِل خراش
جب صدا آنے لگے تو تن بدن ہیں پاش پاش

اس کا طوفاں بے پناہ ہے اور موجیں تُند و تیز
دِل فگار و جاں گداز و بے نیاز و خوں ریز

غم زدہ تھا شاہ، دلبر خامشی میں کھو گیا
اُس کا پہلو اپنے خنجر سے ہی مجروح ہو گیا

اُس نے ازلی دوستوں میں ڈالنا چاہا فراق
دیکھتا تھا عرشِ اعظم پر جسے صاحبِ آفاق

Marfat.com

اُس نے سچی دوستی کا نام بالا کر دیا
اور جھوٹے بدسگالوں کا مُنہ کالا کر دیا

جو یہ چاہے کہ کرے گمراہ خضرِ راہ کو
چھوڑ کر ہموار رستہ، ڈھونڈتا ہے چاہ کو

پائے ناقہ کاٹ دینا تو سہل سا کام ہے
ناگفتہ بہ ہے جو عقوبت سے بھرا انجام ہے

حُسن فانی، اور آنی ہیں یہ سب نقش و نگار
قائم و دائم ہے لیکن ایک ذاتِ کردگار

یا جو رُوئے دلبراں پر ہو گئے مفتون و مست
شوقِ رویت میں ہیں مضطر اور دامن لخت لخت

زندگی جاوداں کی سمت وہ اُن کو بُلاتے ہیں
کوثرِ دیدار سے بھر کر سبُو اُن کو پلاتے ہیں

نُورِ ازلی اور ابدی سے منوّر اُن کی جاں
زندہ و تابندہ ہو کر بن گئی رُوحِ رواں

Marfat.com

حبذا جانے کہ باشد مبتلائے روئے دوست
مرحبا آں دل کہ باشد رہنمائے کوئے دوست

دخترِ گلفام کی مانند ہے نفسِ خسیس!!
بادشاہِ سرکشاں ہے، اس کا ہمدم اور انیس

وسوسہ ہمراہی اُس کا، موت کی شہنائی تک!
اُس کی کوشش ہے کہ پہنچے جان بھی رسوائی تک

امروز و فردا کی یہ محفل ہے، مثالِ حرمِ شاہ!
جس میں کوئی لالہ رُخ ہے اور کوئی رشکِ ماہ

پیرِ کامل کی نظر ہے نفسِ امارہ کی موت
اس کی صحبت میں نہاں ہے فکرِ آوارہ کی موت

پیرِ کامل کا امر ہے دراصل ارشادِ حق!
اس کی نصرت مردِ دانا کے لیے امدادِ حق!

پیرِ کامل درد و سوز و عشق کا پیغام بر
اوجِ سدرہ کی گزرگاہوں کا صادق رہبر

Marfat.com

چشمِ تمنّا

رات خوشیوں سے مُجلّیٰ اور دِن راحت فزا
قُلزمِ جذباتِ دِل میں، اِک تلاطم سا بپا

رُوبرو تے اقربا، دو اجنبی دلشاد ہیں
شارعِ حُزن و طرب پر ہمسفر، آباد ہیں

زِیست کی چشمِ تمنّا کو نظارا مِل گیا!
مُضطر و آشفتہ رُوحوں کو سہارا مِل گیا

اب لبوں پر مُسکراہٹ کا نیا انداز ہے
جادۂ سعیِ مسلسل کا عجب آغاز ہے

چشمِ بِینا پر عیاں ہیں، مُضمراتِ انبساط
محفلِ دارا و جم میں مختصر وقتِ نشاط

حکمتِ یزداں کے تابع، زندگی کے ہمہمے!
قُمریوں کے چہچہے اور بُلبلوں کے قہقہے

Marfat.com

رُتِ گُل سے شاد کر دیتا ہے، جانِ عندلیب
ہے بجا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْب

ہے گُلشنِ اخلاص کی تنویر رعنا نازلی!
ہے تصدّق کی رفیقہ، خوش ادا ہے نازلی

یہ رفاقت اور جذبِ باہمی قائم رہے
دِل کے پھُولوں میں محبّت کی مہک دائم رہے

سُنّتِ خیر البشرؐ ہو، ہر قدم پر خضرِ راہ
اور سازِ قلب میں زندہ ہو سوزِ لا اِلٰہ

اپنی رحمت سے خُدایا، ان کا گھر آباد رکھ
دین و دُنیا کی سعادت سے انہیں دلشاد رکھ

پیر نوریؒ الحضوری کی رہے ان پر نظر
شام فرحت میں بسر ہو، اور خوشیوں میں سحر

اے کریما! اے رحیما! تو بحقِ پنج تنؑ!
سرسبز شاداب رکھنا، پیر نوریؒ کا چمن!

Marfat.com

سالگرہ

دِل اُسے کہتے ہیں جو کہ منظرِ انوار ہو
ناظرِ و منظورِ یزداں، مخزنِ اسرار ہو

جلوہ ہائے عشق سے ہو راکھ ہستی مثلِ طُور
جان و دل میں کچھ نہ باقی ماسوائے یار ہو

حق پرستی کا یہ دعویٰ خام ہے زاہد تیرا
خُود پرستی کا قلب میں جب تلک آزار ہو

کعبۂ دل میں پڑا ہے نفسِ امّارہ کا بُت
توڑنا جس کا ہُبل سے بھی بڑا دُشوار ہو

ہے نیاز و دِل گدازی میں سرِ حُسنِ نماز
سجدہ وہ ہے، جو کہ پیشِ ابروئے دلدار ہو

صدفِ دل سے بن کے نِکلے جو گہر وہ شعر ہے
غزل کہتے ہیں اُسے جو موتیوں کا ہار ہو

Marfat.com

کٹتے جاتے ہیں مراحل انتہائے شوق میں
ورنہ راہِ دلبری میں ہر قدم کہسار ہو

لامکاں تک کھینچ لاتی ہم کو جذبِ بے خودی
پہنچنا جس جا پہ وہم و خرد کا دشوار ہو

امتیازِ رنگ و خوں سے ہو نہ آلودہ فضا
تا آدمی نہ آدمی کے در پئے آزار ہو

دل کا جذبہ لے کے آیا منزلِ محمود تک [۶۶]
کہ مزدوری کی فضا میں خوشش، دلِ بیزار ہو

پر کسی بھی دیس میں آتا نہیں دل کو قرار
لطف و رحمت کی نظر یا سیّدُ الابرار ہو

تشنگی سے مضمحل ہوں اور بس درماندہ راہ
للہ! چشمِ پُر عنایت احمدِ مختار ہو

یہ گلستانِ کلنٹن ہے کہ ارمانِ ارم!
اس مسافر پر مبارک یہ حسیں گلزار ہو

Marfat.com

خوبصورت وادیاں میدان و دریا و دیار
جن کا ہر منظر اسے واجد اقابلِ دیدار ہو

بزمِ طاہر اور شاہد پھول کلیوں سے سجی!
اتحاد کی خوشبو سے ان کا تن بدن سرشار ہو

سائرہ، سلمان و شازل اور ثنا پھولیں پھلیں
طاہرہ اور نائلہ کا شادیہ گلزار ہو

برتھ ڈے تم کو مبارک، سائرہ نورِ چشم!
پیرِ نوریؒ کا کرم اور رحمتِ غفار ہو

شمیمِ جنت کی طرح مسعود ہو اس کی فضا
فیض میں ڈوبا ہوا، احسن کو تے ولدار ہو

ڈھونڈنے جائیں کہاں فاروقِ اعظم کا عہد
تا شوکتِ اسلام کا پھر راستہ ہموار ہو

اے رحمۃ للعالمین! اے سرورِ دینِ مبیں!
اے شفیعِ مذنبیں! تم ابرِ گوہر بار ہو

Marfat.com

مل گئی ایوبؑ کی مُشکل، تمہارے نام سے
ابراہیمِ باوفا کے مُونس و غم خوار ہو

تشنہ لب طاہر رواں ہے رہ گزارِ شوق میں
کچھ پلادو نظر سے، تُم ساقیِ خمّار ہو

اشارات: (۶۶) مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۹۵ء کو یہ بندہ بمع اپنی اہلیہ مختار رسو بلینہ کے اپنی بیٹی تسنیم طاہرہ اور اُس کے شوہر شاہد محمود اور شاہد صاحب کے بھائی طاہر محمود کی دعوت پر امریکہ کے شہر KANSAS CITY میں پہنچا۔ اور ایک ماہ سے کچھ روز زائد قیام کرنے کے بعد ۲۵ اپریل کو واپس بلجیم میں آگیا۔ یہ نظم وہیں چھ اپریل کو کہی گئی اور اپنی نواسی سائرہ محمود کی سالگرہ منعقدہ ۱۳ اپریل ۱۹۹۵ء پر جو ایک خوبصورت ہال میں منائی گئی تھی اور شناسا و رُفقاء وہاں کافی تعداد میں موجود تھے۔ وہیں یہ نظم پڑھی اور پسند کی گئی۔ اِس نظم میں تقریباً اُن تمام اصحاب کے نام آگئے ہیں جنہوں نے اُس وقت تک ہمیں اپنے ہاں مدعو کیا تھا۔ اور جو اِس پارٹی میں شامل تھے۔ مثال کے طور پر مسٹر واجد یزدانی اور اُن کی اہلیہ ارم، مسٹر شمیم اُن کی اہلیہ اور نورِ چشم ابراہیم، مسٹر اینڈ مسز شیخ فاروق صاحب، مسٹر اینڈ مسز مسعود، مسٹر اور مسز احسن، مسٹر اور مسز شوکت، مسٹر ایوب، مسٹر اینڈ مسز حبیب، مسٹر مظہر اور اُن کی اہلیہ صائمہ، مسٹر مبین اور زاہد صاحب، مسٹر اور مسز علی اور اُن کے والدِ محترم۔

Marfat.com

تیرے بغیر جاناں!

(سپین میں کہے گئے)

جب سے ہُوا ہے حاصل اس آنکھ کو نظّارہ
جاں مُضطر و پریشاں، دِل ہو گیا دوپارہ

ہر چار سُو میں چھایا، وحشت کا اِک سماں ہے
تیرے بغیر جاناں، کیا ہو سکے گزارا

کتنے صد ہزار تارے ہیں رُونما فلک پر
کب جگمگاتے دیکھو اُمید کا ستارا؟

کب تک جلے گا تن من اِس نارِ بے کلی میں
اِک روز تو وہ آکر دیں گے مجھے سہارا

اِک تیرِ ن کے اُترا مُشتاق کے جگر میں
اِک چشمِ نرگسی کا بے ساختہ اشارا

مَیں رازِ دل کہوں گا ہرگز نہ اِس زباں سے
پر آبِ چشمِ گریاں کر دے نہ آشکارا

Marfat.com

دِن جُستجو میں کاٹا، شب آرزو میں بیتی
دِل نے کہاں کہاں نہ تُم کو صنم پکارا!

ابرو کے ہم کنارے دو دم تو بیٹھ جائیں
شاید کہ ایسا موقع آتے نہ پھر دوبارا

اخبارِ مُستتر نے اے میرِ شاہسواراں
وقتِ مُعیّنہ پر، حقیقت کا رُوپ دھارا

دلدادگاں کی صف میں مجھ کو کھڑا کیا ہے
اے ذاتِ حُسنِ مُطلق! ممنُون ہُوں تمہارا

مُحبّت کی وادیوں میں اقامت تو نا سزا ہے
ان کی طلب میں ہر سُو پھرتا ہُوں مارا مارا

اِس عشق کی نہایت کِس کو ملی ہے طاہر
اِس بحرِ موجزن کا، ملتا نہیں کنارا

Marfat.com

ابیاتِ طاہر (نمونۂ کلام بزبانِ پنجابی)

الف

ایس پریم دے نگر اندر، سر دے کے بیتر خرید کرے
جھگی ساڑ کے حرص خواہشاں دی، زندہ جان تے قلب سعید کرے

خاک ہو کے تے خاکِ پا بن جا، اوہدے وچہ قدماں اپنی عید کرے
کملی والے تے جان نوں وار طاہر، ویلا ہو کے تے اوہدی دید کرے

اکھیاں کاھدیاں اکھیاں نے جنہاں وچہ نہ ہووے تصویر تیری
کیہا دل اوہ بے نصیب غافل جس تے نقش نہ ہووے تنویر تیری

اوہ جان بے جان ویران ناقص، جدھے وچہ نہ جذب تاثیر تیری
خاکی پتلا غرق ظلمات اندر، جے نہ ہو رحمت دستگیر تیری

ایس دیار توحید اندر، نغمہ نفی اثبات دا گا کے چل!
چھندے نقش نگار دے ہر پاسے، اکھ اپنی ذرا بچا کے چل

قدم قدم اتے وحشت خیز منزل تصوّر پیر دی جوت جگا کے چل
زادِ سفر دی جے ہے لوڑ تینوں، مالا ہنجواں دی گلے پا کے چل

Marfat.com

اپنے آپ وچہ مار جھاتی، ایہو راستہ عشق دستور والا
ہر شب ہے شب معراج تیری، ہر روز ہے قرب حضور والا

تیری خاک افلاک دے وانگ روشن، تیرے قلب اندر جلوہ طور والا
انا الحق دی دے آواز بے شک، جیکر حوصلہ ہے منصورؒ والا

ب

باغ پریم سجان والے، تیری صنعت دا نہیں جواب ڈٹھا!
دُنیا ما فیہا لوح و قلم اندر، تیری قُدرت نُوں بے حساب ڈٹھا

قطرہ قطرہ مثال دریا ڈونگا، حرف حرف نُوں وانگ کتاب ڈٹھا
اکھاں ساڈیاں تے پردے پیتے لکھاں، تیرا مکھڑا بے حجاب ڈٹھا

بستی عاشقاں صادقاں دی نواں منزلاں بھتیں اگے وسدی اے
تن بحر تے تن پہاڑ اُچے، جہڑا پار کردا اوہنوں لبھدی اے

قدم قدم اُتے، نازک موڑ خونی، پیر پیر اُتے اجل ہسدی اے
ملے پیر تے ہووے عرفان حاصل، صحبت پیر کامل مجلس ربدی اے

پ

پُچھیا راز پروانیاں بھتیں، شمع نُور تے اوہ فدا ہو گئے
تن من نُوں ساڑ تھ تواہ کرکے ساز عشق دی اک صدا ہو گئے

Marfat.com

منظر ویکھ کے ایہہ پتنگیاں دا، کئی تن بھٹیں سر جُدا ہو گئے
مُوتُوقَبلَ دے جام نُوں پین والے، زندہ جان تے اولیاء ہو گئے

پیر کامل جس دا پیر نُوریؒ اوہ نئیں ٹُردا وچہ ضلالتاں دے
اوہ تے پڑھدا علم اسرار ربیؒ نئیں بھوندا وچہ جہالتاں دے

بدل وسدے اوس تے رحمتاں دے، جھٹ جھُولدے عشق ہلالتاں دے
تن سو سٹھ واری ویکھے رُخ جلوہ، جدوں ڈُبدا اوہ وچہ حالتاں دے

پاک زمین تے رہن والے، اپنی خصلتاں پاک بنا تُو بھی!
جوگ جو کے عشق پریم والی، ہل ذوق تے شوق دا وا تُو بھی!

پانی، سندھ، چناب تے راویاں دا اپنے کھیت وجود نُوں لا تُو بھی
رستے چھڈ دے ونڈ تے دُوئی والے، اِک ہو کے اِک نُوں گا تُو بھی

پی کے مَے توحید والی، رُوح مَست سرمست، سرشار ہوتی
اس تے سِرّ اَلَست عیاں ہویا، واقف رمز بَلیٰ اقرار ہوتی

وَنَفَخْتُ فِیہِ دی مہک اندر، خوشبودار تے پُر انوار ہوتی!
نَحْنُ اَقْرَبُ دے قُرب حضور اندر، ظاہر آپ مظہر نُور یار ہوتی

Marfat.com

ت

تار چھڑکی سازِ قلب والی، نظر پیرؔ دی جد مضراب ٹھہری!
وال وال وِچوں نغمہ بول اُٹھیا، ڈھیری خاک دی مثل رُباب ٹھہری

ملی زندگی دُوسری جان تائیں، پہلی زندگی اِک خواب ٹھہری
شُعلہ نُور دا اُمکھڑا پیر کامل، ہستی اپنی طُور حجاب ٹھہری

تار تار جامہ، داغ داغ سینہ، اُہدے عشق دا کیہہ احوال لکھاں
پریشاں زُلف دے وانگ خیال میرے، بیخواب، حیران، فیران اکھاں

ملے ملے نہ ملے رضا اُس دی، جند جان تے گھول گھما رکھاں
اوہدے باجھ نہ کوئی رفیق طاہر، کلّی جان تے دُکھ ہزار لکھاں

تاہنگ میری ایہو ہر ویلے، میں نہ رہواں تُوں ہی تُوں ہووے!
گُم رہواں میں وِچ تلاش عُمراں، ایہ پر تُوں میری جستجو ہووے!

ہووے دار بھی مثل معراج مینوں، جیکر سوہنیا رُوبرو ہووے
اوہ مرگ بھی رشک حیات طاہر، جس موت دی تُوں آرزو ہووے

ث

ثبت ہویا لوح چشم اُتے تیرا پرتو احسن قدیم والا
عین شین تے قاف دا رنگ چڑھیا، راز کُھلیا الف تے میم والا

Marfat.com

وَنَفَختُ فِیہِ دے باغ وِچوں، جھونکا آوندا بادِ نسیم والا
بُوٹا جھُوم دا رُوح دا مست ہو کے پھل مہکدا قلبِ سلیم والا

ثنا حضُور پُر نُور اندر، بناں عاجزی کیہہ اظہار کہیئے!
لقب سیفؒ اللہ، گنج بخش حاضرؒ، سخی تے سبھی سرکار کہیئے

فضلؒ شاہ دا وُرِّ شہوار کہیئے، نوشاہؒ دا گُل گلزار کہیئے!
غوثؒ پاک دا نورِ عین طاہر، ختم رُسلؐ دا خاص دلدار کہیئے

ج

جاں ناسُوت دا توڑ پہلاں، جے تُو چلنا سنگ مستانیاں دے
سر دے کے سرّ خرید کرنا، ڈھنگ سکھ لے اُنہاں دیوانیاں دے

تن من نُوں ساڑھ تُواہ کرنا، واہ واہ صلے حُسن پروانیاں دے
اِکّو یار دا مذہب قبول کرنا، بُوہے ٹپنا ہو رُبت خانیاں دے

جان بھتیں، جے عزیز مقصد، ہمّت نال پہاڑ بھی ہِل جاوے
تیرے عزم دے تیر بھتیں گرن تارے، رستہ اپنا دریا بدل جاوے

تیرے عشق محبُوب دی گرمیاں تھیں لوہیا بھی زنجیر دا پگھل جاوے
جذبہ ویکھ عظیم جلیل تیرا، ممکن ہے تقدیر بھی ٹل جاوے

Marfat.com

منقبت "حیدرِ کرار" کرم اللہ وجہہ الکریم

مرحبا! اے ہادی و مہدی، علی المرتضیٰ!
حبذا خیر البریہ، اے حبیبِ مصطفیٰ

نیرِ برجِ سخاوت، مرکزِ مہر و وفا
پیکرِ لطف و عنایت، یا علی مشکل کشا[9]!

زوجِ زہرہ، طاہرہ، خاتونِ جنت، البتول
والدِ شبیرؓ و شبرؓ، نورِ چشمانِ رسولؐ

سرفرازِ ہل اتیٰ[10] و حجۃ[11] اللہ بر زمیں!
شہبازِ لامکاں و ہمدمِ روح الامیں

اے درِ شہرِ[12] علومِ رحمۃ للعالمیںؐ
مصدرِ نورِ ولایت، اے امام الکاملیں

پیشوائے سالکیں و نقطۂ بائے وصل[13]
فہمِ اسرارِ[14] کتاب و وارثِ علمِ رسلؑ

Marfat.com

عالم[15] علمِ لطون و حکمت ربّ جلیل
کہ ازاں علمش نہ داند جبرائیل و میکائیلؑ

نظر اُو ہشیار بینا، قلب اُو سرشار و مست!
جانِ اُو با جانِ جاناں[16] محرمِ اسرار ہست

ہم بہ جلوت، ہم بہ خلوت، ہم نشین و ہمرکاب
نفسِ[17] خود فرمود اُو را صاحبِ اُم الکتاب

در شریعت راہنما تے فاضلان ذی حشم!
در طریقت مقتدا تے "راسخون فی العلم"[17]

محمودِ حلقہ "ہؤلاء"[18] انتخابِ سابقون
آں مثیلِ[19] ابنِ مریم، رازدانِ کاف و نون

عینِ ہمش سرِ عشق و لام "حسن لا الٰہ"
یمن دین و مومنین است، ثریا تے مرتضےٰ

مصدرِ اسرارِ سبحاں، معدنِ نورِ یقیں
خوشہ چینِ خرمنِ اُو، اوّلین و آخریں

Marfat.com

فانیؔ فی النفس و باقی در رضائے کبریا
بندۂ مقبولِ سُبحاں، مولائے ارض و سما

دیدنِ رُو[20] و تبش عبادت، امرِ سُلطانی ببیں
از جمالش آشکارا، نورِ سُبحانی ببیں

مہرِ او نورِ[21] جبین و روشنئ جاں بداں
الحذر از بُغضِ حَیدر[22]، کایں شقاوت را نشاں

ہمتِ او چرخ و سدرہ منزلت، نورِ عزم
بر سرِ منبر خطیب و در رزم، شیرِ دژم

قوتِ او بس یگانہ، ہمتِ او بے پناہ
کہ خداوندِ دو عالم، سُوئے او دارد نگاہ

تیغِ اُو مسلُول و ضربش الاماں !!
منہدم ایوانِ کُفر و شرک لرزاں ہر زماں

اللہ اللہ! احتشام و ہمتِ مولا علیؓ!
لَاسَیفَ اِلَّا ذُوالفقارُ، لَافتیٰ اِلَّا علیؓ[23]

Marfat.com

دستگیرِ بے نوایاں، پیشوائے سروراں
قبلہ گاہِ عاشقاں و رابطہ دلبراں

مظہرِ صدہا عجائب، نائب خیر الورٰی
یک نظر بر حالِ زارم، یا علیؓ! مشکل کشا

○

اشارات: (۸) آیہ شریفہ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ۔ تفسیر دُرِ منشور میں ہے کہ یہ آیت حضرت علی المرتضٰیؓ کی شان میں ہے۔

(۹) قَالَ عُمَر رضی اللہ عَنْهُ "اَللّٰهُمَّ لَا بَقِّنِيْ لِمُعْضِلَةٍ لَيْسَ لَهَا اَبُو الْحَسَنِ وَلَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔ حضرت عمرؓ فاروق فرماتے ہیں۔ یا اللہ! مجھے اُس مشکل کے لیے باقی نہ چھوڑنا جس کو حل کرنے کے لیے حضرت ابو الحسن حیدرؓ کرار نہ ہوں نیز فرمایا، اگر حضرت علیؓ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا۔ (تفسیر کبیر، سُنن کبرٰی بیہقی)

(۱۰) هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا
سُورہ دہر، آیت نمبر ۱

(۱۱) اسد اللہ، کرم اللہ، وجہ اللہ، یدُ اللہ اور حجۃ اللہ حضرت امیر المومنین علیؓ کے مشہور القاب ہیں۔

(۱۲) اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَاْتِ الْبَابَ۔
(جامع ترمذی، باب المناقب) الصواعق المحرقہ از امام ابن حجر مکی، کنز العمال

Marfat.com

(علامہ علی متقی ہندی)۔ مقاصد الحسنہ (علامہ سخاویؒ) ، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں علم کا شہر ہوں۔ اور علیؓ اُس کا دروازہ ہے۔ پس جو علم کا خواہاں ہے۔ وہ دروازہ سے آتے۔

(۱۳) اشارہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیے گا۔

(۱۴) اشارہ بہ ارشادِ گرامی حضرت امیرؑ اِلَّا فِی الْقُرْاٰنِ اِلّٰی فَہْمًا یُعْطَی الرَّجُلُ فِیْ کِتَابِہٖ وَمَا فِی الصَّحِیْفَۃِ۔ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو یہ فہم عطا فرمایا کہ وہ کتاب الٰہی اور صحیفہ سے استنباط کرے۔ (مشکوٰۃ، مسلم)

(۱۵) سَلُوْنِیْ اَسْرَارُ الْغُیُوْبِ فَاِنِّیْ وَارِثُ عُلُوْمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ (ینابیع المودۃ) سَلُوْنِیْ عَنْ عِلْمٍ لَا یَعْلَمُہٗ جِبْرَئِیْلُ وَلَا مِیْکَائِیْلُ اَعْلَمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّا عَلَّمَہٗ لَیْلَۃَ الْاَسْرٰی (زرقانی علی المواہب)

(۱۶) بَعَثْتُ اِلَیْکُمْ رَجُلًا مِنِّیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مِثْلَ نَفْسِیْ فَلْیَضْرِبَنَّ اَعْنَاقَکُمْ..... تا آخر (ریاض النضرہ فی مناقب عشرہ) اور سیرتِ حلبیہ

(۱۷) اشارہ آیہ شریفہ۔ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ

(۱۸) اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ فَاَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا ۔ جامع ترمذی، خصائص کبریٰ، اسد الغابہ، نزہۃ المجالس، مدارج النبوت، الاصابہ، ترجمہ: الٰہی! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔ ان سے آلودگی دور فرما دے اور انہیں پاکیزہ کر دے

(۱۹) فِیْکَ مِثْلٌ مِنْ عِیْسٰی علیہ السلام (مسند احمد بن حنبل، المستدرک)

Marfat.com

باب اوّل ۔ صاحبِ لولاکؐ

قصیدۂ ہمزیہ یعنی

قصیدۂ مرغوب در شانِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم

حمد باری تعالیٰ

پتہ پتہ ہے ثنا گو، ڈالی ڈالی جبّہ سا
بُوٹا بُوٹا ہے سپاس و حمد میں کھویا ہُوا

ذرّہ ذرّہ کی زُبانِ حال پہ نغمہ تیرا
اے کہ تیری ذات والا ہے سزاوارِ ثنا!

بے حساب و بے حصر تیری ستائش اے خُدا
وہ ثنا جس میں نہیں ہے کُچھ بھی نوشِ ماسِوا

حمد ایسی جو کہ بسمل دِل سے ہوتی ہے ادا
حمد جو دلدادگانِ عشق کے دِل کی غذا

حمد ایسی جو حریم ناز کے شایان ہو
حمد وہ مقصود جس کا بس رضائے کبریا

Marfat.com

حمد وہ جو مُرغِ سدرہ کو پرِ پرواز دے
نُور سے معمُور کر دے، ہفت طارم کی ضیا

محرمِ افلاک کر دے جو کہ مُشتِ خاک کو
جو بنا دے قدسیوں کا ہم جلیس و ہم نوا

حمد وہ کہ جس سے جھُومیں حاملانِ عرش بھی
جس سے کیف و وجد میں ہو، کاروانِ اصفیاؑ

حمد وہ کہ انبیاؑ کی پاک جانوں میں رواں
جس سے اُن کا ریشہ ریشہ ہو گیا لحنِ ثنا

جو شہیدوں کے لہُو سے اور ٹپکے آنکھ سے
گوہرِ شہوار بن کر، جو ہو نادر بے بہا

حمد وہ کہ جس میں کھوتے رہروانِ شوق ہیں
راستہ جن کا کٹھن ہے اور منزل لاپتہ

زندگی بھر خاک چھانیں جو کہ دشتِ طلب کی!
خاک میں مل جائیں لیکن وہ نہ چھوڑیں مُدعا

Marfat.com

کفن سر پہ باندھتے ہیں اور خنداں آگ میں
کوہ شکن ہے عزم جن کا اور ہمّت ہے بَلا

گوشِ دل سے سُن رہے ہیں تیرے حرفِ راز کو
ہجر ہو یا وصل وہ رہتے ہیں راضی بر رضا

حمد ایسی جو کہ نکلے دِل جلوں کے حلق سے
جن کے جی میں بس رہی ہے آرزوئے دلرُبا

دِل بُجھے ہیں پر ہیں اُلجھے تیری زلفِ ناز میں
وصل کی اُمید میں، وہ جان کرتے ہیں فِدا

ایک دم کی تجھ سے غفلت، اُن پہ آفت کی طرح
حمد میں ہیں ایسے ڈوبے اور چاہت میں فنا

کوہ جیسی رات کاٹیں، اشک کی برسات میں
اور ہیں بے چین دِن کو جیسے گھائل لا دوا !!

ہو چُکے ہیں خوُد سے فانی اور باقی ذات میں
جلوہ ہائے نو بنو سے ہو گئے آراستہ!

Marfat.com

وہ تیرے مرغوب بندے اور شیدائے جمال
جن کے دِل میں کچھ نہیں ہے تیری چاہت کے سِوا

سَر میں سودا عشق کا ہے اور لب پہ حمد ہے
زخم اُن کا زخمِ کاری ، روگ اُن کا لا دوا

حمد وہ بیدار جس سے اصفیاؒ کی جان ہے
حمد وہ سرشار جس سے ہیں قلوبِ اولیاؒ

نفسِ غادر کے مقابل جو ہیں خنجر ٹھونکے ہوتے
اور فرشِ انکساری پر ہیں دائم جبہ سا

سلسبیلِ عشق سے پیتے ہیں مَے دو آتشہ !
نخلِ عرفاں کے ثمر سے ، جن کو ملتی ہے غذا

جن کے دِل پرواز میں ہیں ، برق آسا رات دِن
جن کی جانِ سوختہ سے مہکی مہکی ہے فضا

جو کہ تیرے غم کی لذّت سے ہوتے مانوس ہیں
جو کہ سوزِ عاشقی میں رات دِن محوِ بکا !

Marfat.com

جو نفی اثبات کا گاتے ہیں نغمہ دم بدم
جو ہمہ تن سوز و جذبہ، جو سراپا اِلتجا

جن کی خاطر تُو نے پردوں کو اُٹھایا ہے یہاں
جن کو دُنیا میں عطا کی، تُو نے قُربت کی فضا

حمد زیبا ہے اُسی کو جو ہے حامد کا جلیس!
جو سہارا بے کسوں کا، جو انیسِ بے نوا

دِل گرفتہ عاصیوں کو جو دلاتا ہے اُمّید
غم کے ماروں پر کرم اپنا جو کرتا ہے سوا

بے بسی و بے کسی میں جو ہے مضطر کے قریں
مانگتا ہے جِس کی نصُرت ہر پریشاں مُبتلا

ڈالتا ہے جان پھر سے مُنتشر اجساد میں!
لا دوا امراض میں بھی جو کہ دیتا ہے شفا!

جابروں کے جبر و شر سے جو بچاتا ہے ہمیں
جب پڑے اُفتاد سر پر، دُور کرتا ہے بَلا

Marfat.com

تیری قدرت کے مناظر ہیں عجوبہ روزگار
تیری صنعت کے عجائب ، دیدنی ، حیرت فزا

تیری قدرت سب پہ غالب اور فاتح بے گماں
تیری شانِ سرمدیت ، بے نیازِ دوسرا

اضطراب و عجز سے دائم منزّہ تیری ذات
نے جسے فکرِ عدم ہے اور نے بیمِ فنا !

ازل سے تا ابد قائم ہے تیرا جاہ و جلال
تُو خدائے ذُوالمنن ہے ، مالکِ ارض و سما

آشکارا تجھ پہ ظاہر اور باطن کے امُور
تُو حکیمِ حال و فردا ، تُو خبیرِ ما مضیٰ

تیرے احسانات کے پرچم فضاؤں میں بلند
ہر جہت میں ابر تیرے فضل کا چھایا ہُوا

ہم گرے ہیں چاہِ عصیاں میں نہیں جاتے پناہ
درگزر فرما خدایا ! از پئے لُطف و عطا

Marfat.com

تُو ہے سُنتا، مُضطر و بے تاب جانوں کی دُعا
دُور کرتا ہے تُو اُن سے آفت و درد و بَلا!

گمرہی کے دشت میں راہی بھٹکتے روز و شب
فضل تیرا جب نہ ہوتا، دستگیرِ پُرخطا

نفسِ سرکش نے کیا ہے میری دُنیا کو تباہ
مَعصیت کے قعرِ گوں دریا میں ہُوں ڈوبا ہُوا

درگزر فرمانے والے! بخش دے میرے گناہ
اے کہ تیرا بحرِ رحمت، موج زن صُبح و مسا

اپنی رحمت کی نظر کر اے کثیر العاطفت!
اے رحیم و بندہ پرور! اے سزاوارِ ثنا!

کمترینِ بندگان کی مُشکلیں آسان کر!!
اے اِلٰہ العالمین! اے قادرِ مُطلق خُدا

تیری چشمِ مہر سے، سُلطان بن جائے فقیر
اور نظرِ قہر تیری، شاہ کو کر دے گدا

Marfat.com

حمد ایسی جو کہ بھر دے دونوں عالم کی فضا
حمد وہ جس کی بدایت ہے نہ کوئی منتہا

بس کہ اَزلی اور اَبدی ہے تیری حمد و ثنا
تُو یگانہ اور یکتا ہے جہانوں کا اِلٰہ

کبریائی اور عظمت ہے فقط زیبا تجھے
اے بساط آرائے عالم! فاطرِ ارض و سما

خالقِ صد آفرینش اے نقاشِ زندگی!
تُو زمینوں کا اُجالا، آسمانوں کی ضیا

تُو وہ اوّل ہے نہیں جس کی بدایت کی خبر
تُو وہ آخر ہے نہیں جس کی نہایت کا پتا!

بے مثل جبروت تیرا اور قدرت بے مثال
اے خداوندِ دو عالم! بے بدل فرمانروا

Marfat.com

حمد زیبا ہے خُدا کو، فضل جس کا بے حصر
جو کبیر و مُقتدر ہے، جو کریم خُوش ادا

خاک ہے ہاتھوں میں اپنے اور دامن چاک ہے
پر تیری ہے ذاتِ اقدس مخزنِ لُطف و عطا

میرے جیسا عبدِ ناقص کون ہے زیرِ سما
تیرے جیسا بندہ پرور اور ہے کب دوسرا؟

تیری چوکھٹ پر کھڑا ہُوں چھوڑ کر سب اور در
تیرے در کی خاک ہونا، بے گماں ہے کیمیا

بے نہایت بخششوں میں کیا کمی آ جائے گی؟
ساغرِ رحمت پلا دے تُو اگر بارِ اِلٰہ

پھر صبوحی سے الٰہی! جان و دِل سرشار کر
پھر حضوری کی شرابِ ناب ہو مجھ کو عطا

ڈال دے دامن میں یا رب! بھیک اپنے فضل کی
ہوں تیرے دربارِ اقدس کا گدائے بے نوا

Marfat.com

مغفرت کے باغ سے کب آتے جھونکا لُطف کا؟
رحمتوں کے آسماں سے کب اُٹھے کالی گھٹا

دے مُجھے وہ دِل کہ جِس میں یاد ہو تیری بھری
اور گریاں آنکھ جس پر، ہو درِ باطن کُھلا!

وہ بدن جو مُستعد ہو، بندگی کی راہ میں!
بے خود و سرشار جو ہو، ایسی جانِ مُبتلا!

کیا سحر کیا شام، تیری یاد میرا کام ہو
آنسوؤں کے تار باندھوں، شوق ہو میرا سِوا

مانگتا ہے تیرے در سے استجابت کی سند
یہ گداگر، یہ تیرے محبوبؐ کا مدحت سرا

جب تلک ہو، جان تن میں میں ثنا کرتا رہوں
دِل میں ہو تیری محبّت اور ارمانِ لقا

التجا کا یہ سلیقہ ہے تیری توفیق سے
ورنہ اپنے تن بدن پر ایک غلبہ ہو ا

Marfat.com

منقطع تدبیر ہو کر جس گھڑی رہ جائے گی!
اُس زمانِ یاس میں بھی، مجھ کو تیرا آسرا

آنی و فانی جہاں ہے اور ہستی بے ثبات
زندہ و جاوید باقی، ایک ذاتِ ذُوالعُلیٰ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ
یَا حَلِیْمُ، یَا کَرِیْمُ، یَا رَحِیْمُ الرُّحَمَا

یَا بَدِیْعُ، یَا سَمِیْعُ، یَا اِلٰہُ الْعٰالَمِیْن!
یَا قَوِیٌّ، یَا عَلِیٌّ، یَا غَفُوْرُ الْغُفَرَآ!

بحرِ بے پایاں ہے تیرا ہر کمالِ لایزال
قعرِ دریا سے ہو کیسے عقلِ زیرک آشنا

تیری کُنہِ ذات کے ادراک سے قاصر خِرد
لَوٹ آئیں تھک کے نظریاتِ فکر ہے بے دستِ و پا

کب یہ ممکن ہے بیاں ہو ایک بھی وصفِ جمیل
دامنِ اِفہام کوتاہ ہے، قلم ٹوٹا ہُوا!

Marfat.com

مدحتِ سرورِ دارین صلی اللہ علیہ وسلم

اعترافِ عجز کرتے ہیں یہاں لاکھوں فصیح
صاحبِ اسرار بھی کہتے ہیں "لَا اُحصِی ثنا"

وہ دُرِ شہوارِ وحدت ، وہ جلی عنوانِ عشق
وہ حقائق کی حقیقت ، اوّلِ ہر ابتدا !

قافلہ سالارِ آدم ، وہ امیرِ کائنات
باعثِ تقویمِ عالم ، وہ محمد ﷺ مصطفےٰ ﷺ

وہ حبیبِ ﷺ کبریا ، وہ منبعِ لطف و عطا
وہ نگاہوں کی تمنّا ، وہ دلوں کا مُدعا

Marfat.com

آفتابِ دین و ایماں، قبلۂ اربابِ جاں
مصدرِ انوارِ سبحاں، مرکزِ عشق و وفا!

ہادیِ اقوامِ عالم، محسنِ جن و بشر
زینتِ بزمِ دو عالم، رحمتِ ہر دوسرا

اللہ اللہ! رفعتِ شانِ محمدؐ مصطفےٰ
عرشِ سبحانی سے آتی ہے صدا صلِّ علیٰ

مثلِ یحییٰؑ آپؐ کے سینہ میں ہے سوز و گداز
اور ہے داؤدؑ کی مانند، ہونٹوں پر ثنا!

آپؐ وہ ہیں جن کے رُخ پر ہے جلالِ موسٰیؑ
آپؐ وہ ہیں جن کی نظروں میں شکوہِ ایلیاؑ

عیسٰیؑ دم کی اصل تو آپؐ کا طیبِ نفس
اور جاں ہے نورِ جانِ انبیاءؑ و اولیاؒ

آشنائے رازِ نظریں، آپؐ کی مثلِ خلیلؑ!
اور اسماعیلؑ کی مانند پہلو میں وفا

Marfat.com

وہ محمدؐ ہیں جو عشقِ ایزدی میں منفرد!
وہ محمدؐ ہیں کہ جن کی زندگی وقفِ رضا

وہ محمدؐ ہیں کہ یکتا طاعتِ سبحان میں
وہ محمدؐ ہیں کہ افضل درمیانِ انبیاءؑ

اسمِ عالی آپؐ کا ہے اِک کتابِ معنوی
جو سمٰی کے فضائل کا خلاصہ برملا

آپؐ کا دورِ رسالت صد زمانوں پر محیط
آپؐ کا دامانِ رحمت ہر سمت پھیلا ہوا!

بزمِ عالم میں نہیں ہے، آپؐ کا ثانی کوئی؟
ہے خدا کے بعد رتبہ آپؐ کا سب سے بڑا

ہے بہارِ زندگانی اُن کے عارض کا جمال
آب و تابِ مہر و ماہ ہے آپؐ کے رُخ کی ضیا

رشکِ یوسفؑ بے گماں یہ پیکرِ محبوب ہے
یہ وہ قامت ہے کہ جس پہ حور و غلماں بھی فدا

Marfat.com

معجزاتِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ احمدؐ کی امیں تھی، وہ جبینِ بوالبشرؑ
اس لیئے کروبیاں تھے اُن کے آگے جُبّہ سا

برکتِ نورِ محمدؐ سے سفینہ نوحؑ کا
بچ گیا غرقاب ہونے سے کنارے لگ گیا

بُجھ گئے تھے اِس سے شُعلے آتشِ نمرود کے
تھے کھڑے مسرور اس میں وہ خلیلؑ باوفا

اسمِ احمدؐ جب لیا یعقوبؑ نے پائی نجات
ہوگئی ایوبؑ کی مقبولِ حق اس سے دُعا

عارضِ یوسفؑ منوّر تھے، انہیں کے نُور سے
اس سے مُوسیٰؑ اور عیسیٰؑ بن گئے مُعجز نما

وہ عُلوئے لی مع اللہ اور اسرا کا عرُوج
ہے جلالِ احمدیؐ کا ایک مکمل ارتقا

Marfat.com

مُرسلینؑ و انبیاؑ ہیں، دیدۂ غم خوارِ زیست
اور وہ ہیں درحقیقت چشمِ بینا کی ضیا

جو مقیدِ خاکداں میں ہے اُسے ہے کیا خبر؟
کیا مقامِ مصطفٰے ہے، کیا عُلوئے مجتبیٰؐ

آپؐ کی انگشت سے شق ہو گیا ماہِ مُنیر
اور پھُوٹا اُنگلیوں سے چشمۂ آبِ صفا

لوٹ آیا تھا دُعا سے آپؐ کی مہرِ غروب
کہ نمازِ عصر پڑھ لیں وقت پر شیرِ خُداؓ

رو پڑا تھا آپ کی فُرقت میں لکڑی کا ستوں
اور سُنے تھے تسبیح پڑھتے سنگریزے برملا

جسمِ اطہر کا پسینہ تھا معطّر، مُشک بار
اور آبِ دہن اُن کا کتنے مرضوں کی دوا

خالقِ کردارِ عالم، اُن کی صحبت کا اثر
کوئی بنا صدیقِ اکبرؓ، کوئی علیؓ مولیٰ ہوا

Marfat.com

چھُو گیا جو سنگِ در سے وہ زرِ خالص بنا
اور جو دامن میں آیا، گُل بداماں ہو گیا

پرتوِ انوارِ رُخ سے زندگی رنگیں ہوئی
دیکھتے ہی دیکھتے ہر سُو چراغاں ہو گیا

وہ رسُولِ آدمیت، رہبرِ صد روزگار
مقتدائے مُرسلین و پیشوائے اولیا

ہفت طارم سے گزر کر وہ شبِ معراج میں
بڑھ گئے آگے جہاں جبریلؑ تھک کر رہ گیا

کوئی آدم اور قدسی اُس جگہ پہنچا نہیں
جلوہ زارِ عرش پر تھے آج پائے مصطفٰےؐ

حضرتِ سُبحان سے آواز آئی "السّلام"
پھر کہا جو کچھ خدا نے وہ ہے رازِ "مَا اَوحیٰ"

انتہائے قُرب میں تھے وہ کھڑے تمکین میں
رُوئے خالق پر تھی نگراں، وہ نگاہِ "مَا طَغیٰ"

Marfat.com

ایک ، پرتو سے ہُوا بے ہوش کوہِ طور پر !
عرش پر وہ باخبر تھے ، رُو برُوئے کبریا

وہ مجسّم دِل بنے تھے ، اور یکسر جانِ جاں
غیریت کی کوئی چلمن تھی نہ پردۂ دنیٰ !

جلوہ ہائے بندگی سے زندگی سرشار تھی !
عَبْدُہٗ کی رفعتوں پر عرش بھی حیران تھا

عاصیانِ بے بضاعت تھے نظر کے سامنے
آ رہی تھی ، لامکاں سے جب صدائے مرحبا

یہ مزیّنِ بزمِ ہستی اور روشن آسماں
یہ حسیں بازارِ دُنیا اُن کی خاطر ہے سجا

ہے اُنہیں کے دم قدم سے یہ جہانِ آرزو
وہ نہ ہوتے تو نہ ہوتے عالمِ ارض و سما

فرش سے تا عرش جلوے ہیں اُنہیں کے سُو بسُو
وہ نظارہ خیز پیکر ، سر بہ سر نُورِ ھُدیٰ

Marfat.com

محوِ حیرت چشمِ یوسفؑ ، دم بخود جبریلؑ ہے
خود زبانِ کبریا یہ نغمۂ صلِّ علیٰ !

ہے حقائق کا خزینہ آپؐ پر نازل کتاب
پاک جو تحریف سے ہے اور زندہ معجزہ

یہ فصاحت میں مُسلّم ، اور بدیع اسلُوب میں
یہ علُومِ گُوناگُوں کا ہے گنجینہ برملا !

پُر اثر الفاظ جس کے اور معنی ہیں بلیغ
جن کے ظاہر اور باطن کے ہیں نُکتے جا بجا

اس میں ہے کردار سازی کے ضوابط کا بیاں
اس میں ہیں اخبارِ فردا ، اور ذکرِ ما مضیٰ

ملّتِ اسلام کو درکار ہے اس کا نظام
جو ہے بابِ احتشام و نردبانِ ارتقا

ایک اُمّیؐ لقب کا اعجازِ نکیتا ہے قرآن
مِثل جس کی ایک سُورت بھی نہ کوئی لا سکا !

Marfat.com

ظلمتِ اوہامِ باطل کو مٹاتا ہے یہ نور
یہ پیامِ سرمدی ہے ، یہ کلامِ کبریا

فضائلِ رسولُ الثقلین صلّی اللہ علیہ وسلّم

قریہ قریہ جاں نثار و طالبِ دیدار ہیں
بستی بستی نازنیں ہیں کُشتہ ناز و ادا

سر سے لے کر پاؤں تک وہ حُسن کی تنویر ہیں
یا کہ عشقِ سرمدی کا ایک منظر دِل کُشا

ذاتِ سُبحانی کا شیشہ ہے یہ صُورت آپؐ کی
با ادب اے مُبتلا دل ! یہ ہے نقشِ دِلرُبا

آپؐ کے رُخ کا نظارہ ہے مداوائے اَلم
پاک جانوں کے لیے یہ رابطہ ہے کیمیا

آپ کی چاہت کے لمحے زندگی کا ناز ہیں
جن کے آگے ہیچ ہے مال و متاعِ دوسرا

Marfat.com

الغرض ہے زندگانی آپؐ کی عین اعجاز
اور اس کا لمحہ لمحہ بے بہا ، معجزنما

صد ہزاراں ہدیہ تسلیمِ اُلفت عرض ہیں
اے نگارِ بزمِ خوباں ، اے حبیبؐ کبریا!

اصفیا کے دِل مُعطر ازفرِ واللیل سے !
اور جانِ اولیا میں ہے ضیائے والضحیٰ

ہر طرف آفاق میں ہے وَالفجر کی روشنی !
آسمانِ نیلگوں پر وَالنجم کی ہے ضیا

ابنِ مریمؑ کی بشارت یہ توکل کی بات ہے
وہ نبیؐ تھے جبکہ آدمؑ مستِ خوابِ عدم تھا

جامۂ تقویم سے محروم تھا عالم ہنوز
جب رقم تھا اسمِ عالی برسرِ عرشِ عُلیٰ

آشکارا ایک اُن سے وہ جلی اوصاف سب
جن کے حامل تھے جہاں میں مُرسلین و انبیاؑ

Marfat.com

آدمیت کے جہاں میں آپؐ وہ تاریخ ساز!
کہ نہیں شہکار جن کے کُہنگی سے آشنا

ارتقائے اہلِ ملّت اور کارِ خیر میں
چشمِ عالم نے نہ دیکھا کوئی کامل آپ سا

آپؐ آئے تو ہُوئی کافور ظُلمت کفر کی!
دامنِ شب جیسے کاٹے، مہرِ روشن کی ضیا

آپؐ کی بارانِ رحمت دیکھ کر بادل خجل
جُود کے دھارے سے دریا پانی پانی ہوگیا

زندگانی آپؐ کی معیارِ ارفع دہر میں!
خُلق ہے قرآنِ ناطق اور کامل معجزہ!

آپؐ کی ختمِ نبوّت پر گواہ آیاتِ پاک
آپؐ پر اتمامِ نعمت کا تو شاہد ہے خدا

جو نبوّت ہو بروزی یا مجازی رنگ میں
یا کہ ظِلّی، اکتسابی ہے غلط ہر ادّعا

Marfat.com

مرسلیں کے سلسلہ کے آپؐ خاتم بالیقیں
آپؐ حاشر آپؐ عاقب، آپؐ ختمِ انبیاء!

آپؐ کا سینہ امیں ہے، غیب کے اسرار کا
نابلد ہیں جن سے خاکی اور نورانی قبا

مصدرِ برکاتِ عالم، آپؐ کا جسمِ لطیف
خاک کا یہ پیرہن ہے، یا کہ ہے نورِ ھدیٰ

آپؐ کا اعزازِ قربت اور کس کو مل سکا!
جس میں سایہ بھی نہیں تھا، ہم رکاب و ہم نوا

آپؐ کے بے مثل جاہ کی گرد نور و بشریت
آپؐ وہ خورشیدِ تاباں، ابر سے جو ماوریٰ

آپؐ چشمِ ظاہری میں نظر آتے ہیں بشر
جبکہ عرشِ کبریا بھی، آپؐ کے ہے زیرِ پا

جب نفوسِ قدسیہ میں کالعدم تمثیل ہے
تو اسیرِ نفس کیسے ہو بھلا پھر آپؐ سا؟

Marfat.com

آپؐ کو حق نے بنایا ہے شفیق و مہرباں
اُمّتوں کے وہ شفیع ہیں، غمگسارِ مُبتلا

باعثِ تکریم بے شک تھا رسالت کا مُقام
آپؐ کے اِجلال و جاہ سے بن گیا بے ہمتّا!

آپؐ ہی ہیں منزلِ مقصود اہلِ نظر کی
کعبۂ دلدادگاں ہے آستانہ آپؐ کا

چشمِ بینا کا ہے سُرمہ خاکِ شہرِ نُور کی
مرجعِ شاہ و گدا ہے، بارگاہِ مجتبیٰؐ

رازہائے سرمدی سے ہے حقیقت آپؐ کی
پھر مقامِ احمدیؐ کی، کون جانے اِنتہا

کاش ہم بھی دیکھ پاتے عصرِ زرّیں آپؐ کا
فیضِ صُحبت کے وہ منظر اور جلوہ لِقا

Marfat.com

عرضِ مُصنّف

بحضُورِ نازشِ کونین صلّی اللہ علیہ وسلّم

آپ کی چشمِ عنایت کا ہے جویا یہ فقیر
اے انیسِ غم نصیباں ، اے جلیسِ بے نوا

جان کیا ہے ، جس میں تیری دید کا ارماں نہیں
کیسا دِل ہے جو نہیں ہے تیرے چہرے پہ فدا!

خام ہے وہ بندگی ، جس میں تیری چاہت نہیں
عبث ہے وہ زندگی ، جس میں نہیں تیری وفا!

پھُونک ڈالا ، دِل کا دامن جذبۂ بے تاب نے
ترستی ہے آنکھ دیکھے ، وہ جمالِ حق نما

ہو بسر یُوں زندگانی کہ تمہاری یاد میں!
بیت جائیں دِن کی گھڑیاں اور عرصۂ مسا

Marfat.com

تیری مدحت کے چمن میں آگیا پھولوں پہ رنگ
خونِ دل کی بوند ہے، ہر ایک مصرعِ ثنا

ہے زبانِ شوق بن کر، میرے تن کا بال بال
رات دن تیرا ثنا خواں، اے حبیبِ کبریا

پھر حسانؓ کے کدہ سے میرا خُم بھر دیجئے
رُومیؒ و جامیؒ کی مے سے کیجئے ساغر عطا

پھر بوصیریؒ کے چمن سے مہک آئے قلب میں
عطارؒ کے افکارِ اعلیٰ ہوں میرے پھر رہنما

وہ کہاں ہے نظم جس میں آپؐ کا کامل بیاں؟
نادرہ ہے نعت جس میں ہو ادا حقِ ثنا

یہ قصیدہ، یہ نگارش آپؐ کی توصیف میں
بے سر و ساماں کے حق میں، سر بسر فضلِ خدا

تا قیامت سارا عالم گر ثنا کرتا رہے
ہو سکے گا کب مکمل؟ ایک وصفِ والضحیٰ

Marfat.com

ہدیۂ درود و سلام

ختم دفتر ہوں ہزاروں، گریبانِ حسن میں
پر نہ ہو اظہارِ کاہل، طُرۂ وَاللّیل کا

یا الٰہی! بھیج دائم اُن پہ اپنی رحمتیں!
جن کی کثرت کا احاطہ ہو نہ کوئی اِنتہا

دم بدم تو بھیج اُن کی آلؑ پر اصحابؓ پر
ایسی رحمت جو کہ بھر دے، زیر و بالا کی فضا

ہوں سلامِ بے اندازہ، ثانیِ اثنینؓ پر
جن کا سوزِ باطنی ہے، سالکوں کا راہنما

نازِ دین و نصرِ ملّت پر ہزاروں رحمتیں
وہ عمرؓ کہ جن سے خائف، خاطرِ شیطان تھا

رونقِ جُود و سخا پر ہوں خدا کی رحمتیں
ساکنانِ آسماں بھی جن سے کرتے تھے حیا

Marfat.com

ہوں سلامِ بے نہایت قوّتِ اسلام پر
جو حبیبِ مصطفےٰ ہیں ، جو علیؓ شیرِ خدا

رحمتوں کی بارشیں ہوں ، نازشِ نسواں پر
وہ جو ہیں خاتونِ جنّت ، عاصمہ و طاہرہ

ہر زمن میں رحمتیں ہوں ، اُس سفیرِ امن پر
راحتِ دل فاطمہؓ کے ، نورِ عینِ مرتضیٰ

تا قیامت اُن پہ برسے ، ابرِ لطفِ سرمدی
جو کہ سبطِ مصطفیٰ ہیں ، جو شہیدِ کربلا

مرسلینؑ و صالحین پر کشتگانِ ناز پر
ہر زماں میں رحمتیں ہوں ، ہر گھڑی لطف و عطا

احوالِ اُمّتِ مرحومہ

ہم غریبوں ، بے کسوں کے حال پر للہ کرم!
اے انیسِ بے نوایاں! رحمتِ ہر دو سرا

Marfat.com

صیدِ پستی ہو گئی ہے آہ! یہ اُمّت آپؐ کی
گردشِ افلاک میں ہے، یہ زُبونِ و مُبتلا

کھو چکا ہے اب مسلماں سرفرازی کا مقام
ساکنِ پاتال ٹھہرا، یہ ثُرّیا آشنا!

جب تلک قرآن پر اعمال کی بنیاد تھی
تھی صداقت اپنا شیوہ اور طینتِ خوش ادا

خیر میں تھے ہم مُسلّم، اور راسخ دین میں
تھے ہمارے بخت یاور اور فرّخ تھی فضا

یاد کرتا ہوں میں جب بھی، اُن حسیں ایّام کو
ہُوک اُٹھتی ہے جگر سے، درد ہوتا ہے سوا

کیا بتاؤں عزِ رفتہ، جاہِ ماضی کیا کہوں؟
اوجِ عظمت کا زمانہ، اِک فسانہ بن گیا

رشتہ ٹُوٹا جو شرع سے، ہو گئے آزاد ہم
کج نہادی، گُم رہی کا راستہ پھر کھُل گیا

Marfat.com

جوہرِ تقویٰ سے اپنا ہو گیا داماں تہی!
ہار بیٹھے جب سے چھوڑے، ہم نے عملِ پارسا

ترکِ اُسوہ سے زمانہ ہو گیا زیر و زبر
ہو گئی مسدُود ہم پہ، رہ گُزارِ اِرتقا

طاقِ نسیاں ہو گیا ہے اب اخوّت کا درس
ہیں ہزاروں لاکھ لیکن گِر گیا اپنا بہا

ہیں ہزاروں لاکھ سینے پر اَلَمْ نَشْرَح کہاں؟
دِل دھڑکتے ہیں ہزاروں پر ہے ادنیٰ مُدعا

چاہتِ اغیار جن میں اس طرح کے لاکھ دِل
پر دِلِ تابان و زندہ ہے کہاں صدیقؓ کا

سر بہ خم ہیں سر ہزاروں، نفس کی دہلیز پر
پر عمرؓ کی سرفرازی ہے کہاں زیرِ سما؟

آگے پیچھے لاکھ جانیں، تن بدن کی قید میں
ہے مگر نایاب ان میں جانِ عثمانؓ، بارضا

Marfat.com

کارِ دُنیا میں جو کھوتے وہ ہزاروں لاکھ ہاتھ
پر کہاں ہے دستِ حیدرؓ، وقفِ راہِ کبریا؟!

پھر کبھی سر باز خالدؓ کی طلب اسلام کو
پھر کبھی جانبازِ حمزہؓ کا ہے جویا بطحا!

پھر اویسؓ شیفتہ کی آرزو ہے قرن میں
ڈھونڈتی ہے ارضِ حبشہ، پھر بلالؓ مُبتلا

ہے سماں پژمُردگی کا، گلشنِ اسلام میں
مانگتی ہے خونِ شہُدا، سر زمینِ نینوا

رُوحِ بصرہ مُضطرب ہے کہ حسنؒ نایاب ہے
دیکھتا ہے مصر رستہ، پھر کبھی ذوالنونؒ کا

مُنتظر ہے ایک عالم، غوثِ جیلاںؒ کے لیے
بغداد میں فریاد، آتے پھر جُنیدؒ پارسا

اُٹھ گئے دُنیا سے عالِم حق شعار و حق نگر
خود غرض ہیں اب تو واعظ اور صُوفی باریا

Marfat.com

اُٹھ گئے وہ پاک بندے جو فقیرِ باعمل
باغِ دین سرسبز جن سے اور خرّم بھی ہوا

قریہ قریہ بڑھ رہی ہے مادیّت کی تیرگی
دین سے بیگانگی کی تیز چلتی ہے ہوا

منتشر شیرازہ اپنا، پھُوٹ کی بُہتات سے
عمل کی بے مائیگی سے حال ابتر جا بجا

کام سارے ناروا ہیں اور حالت ہے زبُوں
کب زُبانِ قلم میں ہے، تابِ عرضِ مُدعا

ہیں پھنسے گردابِ غم میں، اے امیرِ کارواں
ٹوٹا پھُوٹا ہے سفینہ، تیز و تُند موجِ ہوا

آپؐ کی مرغوب اُمّت پھر پریشانی میں ہے
ہو نگاہِ لُطف و رحمت اے شہِؐ ہر دوسرا

بخش دے ہم کو خدایا! پاک بندوں کے طُفیل
جو ترے دین متیں پر جان کرتے ہیں فِدا

Marfat.com

اُن کی راہِ استقامت کی ہمیں توفیق دے
رحم فرما اُن کی خاطر اے رحیم دوسرا

شامتِ اعمالِ ما

ہم ہوئے مفتونِ دُنیا اور غافل دین سے!
دِل کو بھاتے وہ مشاغل جن میں مخفی ہے خطا!

نفس نے ہم کو چلایا سرکشی کی راہ پر
ہے جہاں میں ظلمتیں ہیں یا نجاست کی فضا

لَت پڑی ہے لذتوں کی شہوتوں کی چاٹ ہے
ہو گئے آلودہ داماں، اور بندۂ ہَوا

رنگ رلیوں میں گنوایا ہے زمانۂ شباب
ڈھل گئی ہے دھوپ لیکن کام اپنے نارَوا

ابلیس کی ہم پیروی سے گھِر گئے خطرات میں
آخرت کو کر دیا ہے، حُبِّ دُنیا پر فِدا

Marfat.com

مگس آسا گر رہے ہیں، انگبینِ حرص پر
چھا گئی ہے سر پہ اپنے ظلم و عصیاں کی گھٹا

زندگی کے راستہ میں، لاکھوں کانٹے بو دیئے
اب کفِ افسوس ملتے ہیں کہ ہم نے کیا کیا؟

دفترِ اعمال اپنے رات سے بڑھ کر سیاہ
عیش کوشی میں عمر کا ہے پیمانہ بھر گیا

ہو گیا ہے تنگ ہم پر یہ جہانِ طولِ امل
گھر گئے ہیں پھر مسلماں، درمیانِ کربلا!

باہمی پرخاش و نفرت سے بنے ہیں تیرہ بخت
وہ قبیل و خانماں ہوں، یا کہ ملت کی پرا

وقت کے فرعون ہم کو ہیں مٹانے پر تلے
کشت و خون بے محابا، شامتِ اعمالِ ما

خون کا دریا بہا کر وہ مناتے ہیں جشن!
پیچ کھاتا ہے مسلماں، خون میں لتھڑا ہوا

Marfat.com

چیل کی مانند ہم پر، منڈلاتیں رات دِن
مکر کا پھندا اچھالیں، ستم پرور، جاں گزا

ظُلم توڑیں آدمی پر، جان کے لاگو ہزار
اور اِس پر نوعِ اِنساں کی فلاح کا اِدّعا

اپنے ہاتھوں قبر کھودی اور اُس میں جا گرے
جیتے جی اپنے کیے کی، پا رہے ہیں ہم سزا

آس چھُوٹی، کمر ٹُوٹی، کھیل بگڑا ہے تمام
جل بجھے ہیں نارِ غم میں، دم لبوں پر آگیا

شُومیٔ قسمت سے ہم پر آفتوں کا ہے ہجُوم
یا کہ فعلِ ناروا سے، ہم پہ نازل ہے، بلا

خاک ڈالیں سر پہ اپنے، سرد آہیں ہم بھریں
گور میں انگارے بھر کر ہم لہُو روتے تو کیا

لوٹتا ہے سانپ دِل پر اور جی پر بن گئی
آرہی ہے گوشِ جاں میں، نامُرادی کی صدا

Marfat.com

سسکتی ہے جان اپنی، چلتی پھرتی قبر میں
ہو نہ جائے دِل سے اوجھل، دینِ قیّم کی ضیا!

دُعائے فلاح

کیسے کیسے ظُلم ڈھاتے اپنی جانوں پر، غضب
ہم بڑھے ہیں حد سے باہر، رحم فرما اے خُدا!

کھول دے ابوابِ رحمت اپنی عظمت کے طفیل
بخش دے عِصیانِ اُمّت، اے کریم خوش ادا

ہر دو عالم پر جو چھائی ایسی رحمت کے طُفیل
جس کی کثرت کا اندازہ ہے نہ کوئی منتہا!

جابروں کے جبر و غلبہ سے ہمیں محفُوظ رکھ
واسطے سُلطانِ عظمت اور شانِ ذُوالعُلیٰ

واسطے اسمائے حُسنیٰ، آفتوں کو دُور کر
مشکلوں کو سہل فرما، قادرِ مُطلق خُدا

Marfat.com

بخش دے ہم کو خدایا! پاک خلوت کے طفیل
جس سے ہیں مخصوص عالم، تاجدارِ انبیاؑ

یاالٰہی! اُس عنایت اور کرم کے واسطے
جس سے تُو نے مُرسلین کو ہے نوازا، بارہا

واسطے اُس لُطفِ کامل اور چشمِ خاص کے
جس سے تُو نے انبیا کو سرفرازی کی عطا

واسطے اُس فیضِ ازلی اور جذبِ قُرب کے
جس سے بہرہ یاب واصل اور کاملِ اولیاؒ

واسطے اُس حُسنِ طاعت کے، کہ جس میں محو ہیں
نُوریانِ آسمان و بندگانِ بے ریا!

واسطے اُس آہ و گریہ کے، کہ جس میں تھیں مگن
رات دِن پاکیزہ دامن، فاطمہؓ، خیر النسا

واسطے حُسنِ معیت، حیدرِ کرار کے
واسطے ذوقِ صحابہؓ، اور شوقِ اِتقا

Marfat.com

بخش ہم کو تندرستی اور حُسنِ راستی!
واسطے یٰسٓین وطٰہٰ، اور سُورۂ شِفا!

دین و دُنیا کی بھلائی سے ہمیں دِلشاد کر
حاجتوں کو پُورا فرما، مالکِ ارض وسما

امرِ کُن کی پاک حِکمت اور قُدرت کے طفیل
جِس کا غلبہ ہر کِسی پر، اور منظر جابجا

رحم فرما ہم پہ یارب چہار دفتر کے طفیل
واسطے حرمین و زمزم، اور مروہ وصفا

واسطے ارکانِ عظمت اور لوح وقلم کے!
واسطے برکاتِ بے حد، اور عرشِ کبریا

بخش دے ہم کو خُدایا، وجہِ اقدس کے طفیل
فرش سے تا عرش جِس کے نُورِ کامل کی ضیا

واسطے کلماتِ تامہ اور نام مُتعال
جو عظیم الشان سب میں اور ارفع و عُلیٰ

Marfat.com

واسطے اُس دلِ شکستہ، پارہ پارہ جگر کے
جو کہ پسرِ مرتضیٰؓ ہے، اور سبطِ مصطفٰی

واسطے مظلوم و گھائل اور تشنہ لب حسینؓ
بندگی کا ناز جو ہے، زندگی کا مقتدا

واسطے رنجورِ عابدؓ، بے درو بے خانماں
واسطے اُس خون کے جو دین کی خاطر بہا

واسطے سرِّ ولایت، سیّدِ جیلانؓ کے
واسطے درد و گدازِ پیرِ نوریؒ پیشوا

طاہرِ آشفتہ جاں کو یا الٰہی! بخش دے
واسطے اسرارِ کنزاً، اور نورِ مصطفٰی

Mercy to the Mankind

He is the light of muslim's eyes,

His message is divine truth and wise.

Follow him, if you will to rise,

Follow him, if you love Islam.

Marfat.com

How long shall we suffer from its agony?
The separation for the lovers is a tyranny.
When the days pass in a restless state,
The nights are gloomy and dark as fate.
Without you, as a traveller suffered each day,
Who passed through desert and lost his way.
I search your face among the handsome ones,
In helpless, I walk in cool delusions.
Water is the life of fish, you are mijn,
Life is a reward, but looks like a fine.

A moment of Union is sweet and dignified,
Sorrows of the centuries in its relish hide.
When you are in, delighted is the heart,
When away, it burns like a fish pot.
Nightingale cry for rose, I for thee,
Love me dear and come near to me.
Come back darling, make me happy again,
Erase the sad memories from the book of pain.
Come back dear, and take away the woe.
I have everything, when I have you.

Marfat.com

Een vogel uit het verre dal vergat zijn nest
en bleef bij ons, als waren we zijn vrienden.
Een kolkende storm stak op in onze harten en
wolken van gedachten golfden door ons brein.

Geen koele rede rustte diep nog in onz' ogen,
onz' zielen zochten oerverbondenheid.
Je aangezicht, het straalde als de dag, van puur
geluk,
als was 't gemaakt van licht en niet van klei.

Je lippen zochten minnebloed terwijl je lokken
jou als 't donker van de nacht omhulden.
Je was betoverend van top tot teen, en
zachter dan een roos en heller dan een ster.

COME BACK DARLING

I remember the hours, to gether we passed,
In the garden of love, in the passions 'yard.
Years have passed, I am away from thee,
Look the little cypress is grown into a tree.
Sun glitters from the sad equator on dust,
I versify with tears to quench the thirst.

Marfat.com

The souls were searching for the ancient ties.
Your face was shining like the fortune day,
Was it made of light and not by clay.
Still lips were seeking the blood of lovers,
Ringlets looking like dark night which covers.
Softer than rose and brighter than star,
From head to foot, so charming you are.
On the bank of a river, your body in the noon,
Under the mulbery shade, will shine as moon.
A fairy will see you with jealous looks,
Many wish to be in your good books.
The eyes were seeking yet to see you more,
To say good bye, you came to the door. It was
happy meeting with a schedule tight,
It was full of events like a bridal night.

Een schitterende nacht

Hoe zalig voeld'ik mij die eerste nacht toen, op dat
eenzaam plekje, samen wij van hartstocht rilden.
Ik kan je amper nog beschrijven, lieveling;
je praatte. en je gelaat naast 't mijn was zo dichtbij.

Marfat.com

Een mooie stad, waar moed en kracht tezamen
De eer bewijzen aan de Vlaamse strijd.

Beslist, de burgers zijn er hoffelijk en beleefd,
En nijverig en zorgzaam en correct.

De vrouwen zijn gelukkig en de mannen gaat het goed,
Ze zijn goedaardig, zo al niet erg mild.

De fraaie zichten van de omgeving nodigen uit,
En ook Hoboken is charmant, althans met zonneschijn.
Tahir leeft in Europa, maar behoort alleen zijn gids,
Hij blijft het hoofd gebogen op de drempel staan.

A Brilliant Night

It was pleasant to meet you in the first night,
In a lonely place, in the passions ' height.
You were hesitating to describe ' O, dear !
Siting face to face and talking so near.
A bird of higher valleys forgot its nest,
He found the friend who was the best.
The waves of storm were rising in the hearts,
In the brains were gathering clouds of thoughts.
Intelect was lost in the depth of eyes,

Marfat.com

De zelfzucht maakt ons wispelturig,
Krachteloos en leeg als schaduwen.
De vrome komt weldra op 't slachtveld aan,
Hij is verward, maar 't gaat hem voor de wind.

De hoop ons te verenigen gloeit in mijn hart,
Maar welkom is de dood als wij gescheiden blijven.
Aan Antwerps Scheldekant, ten westen van de stad
Daalt weemoed in mijn ziel, ook is het zonnig weer.

In vreemde omgeving is het heimwee groot
En 'k vond nog steeds geen boezemvriend op aard.
Mijn hart dreunt van de martelende regen,
Noem mij een stad waar vrij van pijn de mensen zijn

De kathedraal bewaart een pracht van werken allerhand
Aán schone kunsten heeft 't museum geen gemis.
Het Westen heeft als centrum van cultuur de stad
van Rubens,
Met zijn opgetogen, gastvrij volk.

De handel in de diamant is er vanouds gekend,
De haven, groots en weids, een inbreng van formaat.

Marfat.com

They are kind-hearted, if not very generous.
There are worthseeing sights around it,
Hoboken is charmed, if the weather is fit.
Tahir lives in Europe, but belongs to him alone,
Only on his threshold, his head is down.

Rubens' stad

Pennen treuren als ze over liefde schrijven,
Geen medicijn geneest verborgen leed of kwaal.
Je minnaars zoeken niet de vreugden van het paradijs
Want zonder jou is Eden geen genot voor 't oog.

Om beurten zijn hun dagen glanzend ingekleurd,
Hun nachten vrij van zorgen om verlies of baat.
We hoeven weer de adem van een christen, zei een mysticus
Want onze kreten k... en niet meer wekken uit de dood

Verzwonden is de lust maar niet het heimwee naar
een vriend,
We treuren ... uit verdriet om jou.
Hen die verborgen zijn benaderen we met zelfverwijt
Want wij, al zijn we zichtbaar, wij zijn niets.

Marfat.com

The selfish people do change without delay,
A body of shadow has strength, who can say.
Devout is entering the battlefield soon,
He is puzzled, but out of misfortune.
In my heart the union hope is shining,
Let the death come, if we are not joining.
It is the bank of schelde in Antwerp ' west,
Soul is gloomy, though the weather is best.

In alien environment my sorrows extend,
I could not find on earth a bosom friend.
In my heart is dash of tormenting rains,
Name the city, where men are free of pains.
Cathedral contains the works of splendid sorts,
No shortage is found in the Museum of Arts.
City of Rubens is cultural centre of the West,
People are delighted and polite with guest.
For diamonds trade, it is known from the past,
Harbour is great which brings a lot.
Beautiful city, where courage and strength unit
Orchids of Flemish struggles are in sight.
Certainly, its natives are obliging and polite,
They are industrious, diligent and right.
Women are lucky and men prosperous,

Marfat.com

De weg naar mijn bestemming lijkt zo zwaar en lang,
We wandelen sinds eeuwen, ver van huis,
Reeds zoveel jaren volgden we 't verkeerde spoor,

Door vlakten van verwoeste dromen, waar we zo vaak speelden.
Sidderen maan en ook de zon van angst?
Zijn ze 't moe, het eindloos wentelen rond de wereldbol?
Wil 't leven nu de strijd aangaan en breken het bestel?
Zal zachte bries verkeren in tempeest? En hoe?

The city of Rubens

Pens wail when they write the love detail,
Cures for hidden sores and ills often fail.
Thy lovers seek not the joys of paradise,
Eden without thee is not pleasant to the eyes.
Their days are coloured with lustre 'pauses,
Nights free from fear of profit and losses.
Christlike breath is needed again, a mystic said,
Our cries have lost the voice to raise from dead,
Desires are effaced except the will of friend,
We have 'nt grief but thy sorrowing trend.
With self reproach, we approach the concealed,
Although visible, yet we are null indeed.

Marfat.com

Are the moon and the sun shivering with fear?
Are they tired with endless revolution of sphere?
Does the life, struggle, to change the pattern now?
Will the gentle breeze turn into storm and how?

Een lange droomreis

Het leven is een lange droomreis, net een boek
Dat vol geheimenis en moeilijk leesbaar is.
Zo kort als 't leven is, is 't streven eindloos,
De vreugde schaars, ellende en verderf álom.

Naarmate mijn verlangen groeit, verdwijnt het landschap.
Ik hoor je naam in 't zuchten van de morgenbries.
O liefste, zie ik jouw gelaat of is 't de ster van middernacht?
Zie 'k in jouw voorhoofd 't lichten van de dageraad?

Het uur dat ik bij jou verbleef vervulde mij met trots.
Gelukkig hij die jou nabij is, droef is die je mist.
Als ik mijn ogen sluit, bezoek je mij als in een zoete droom
Je fluistert mij in 't oor, in een geheime taal.

Marfat.com

Zie neer op Tahir, die gekweld en gek van angst,
geen morgen maar een avond zonder uitzicht wacht.

A LONG JOURNEY OF DREAMS

It is a long journey of dreams indeed,
A book of secrets, but difficult to read.
Life is short, but the ambitions numerous,
A few joys with so many woes ulcerous.

All the scenes disappear, when thy longings increase
Your name is heard in breaths of morning breeze.
O dear! Is it your face or the star of midnight?
Is it the dawn on thy forehead light?

With you the hour passed is the pride of day,
Glad is the one with you, the sad who is away.
You enter like a sweet dream in my eyes closed,
You speak into my ears with secret code.

Oh, the way to the destiny is hard and long,
We walk from centuries, yet are far away,
We ran on the wrong track for years along,
In plains of ruined dreams, we often play.

Marfat.com

Ik kon jou niet vergeten al gaf men de raad,
en vond niet de kracht te veranderen mijn hart.
Ik kan U, mijn God, niet geven een kostbaar
geschenk,
mijn blad staat vol zonden, ik smeek U, vergeef me.

Misschien wordt berouwvol gebed in de hemel
aanvaard,
het rusteloos knielen geldt als een teken van klacht.
Alom is de flonkering van lichtende luchters,
naar heldere bestemming leidt 't pad van de liefde.

Naast hem die d'ereplaats rechts van zijn vriend heeft
verzinken feeën en schatten in 't niets.
Het levenslied heeft zonder jou noch zin noch smaak,
elk lied is als een stille klacht.
Mijn vreugde, toen jij mij verliet, verkeerd' in tranen,
en tuinen werden een woud van doornen en vliegen.
Wie heeft zoveel meelij dat 'k hem kan zeggen mijn
pijn?
Het volk lijdt hongersnood, zijn lijden draagt geen
vrucht.

O God, nog boet ik voor mijn zonden, ofschoon
mijn ganse leven bitter was en vuur mij heeft verteerd.

Marfat.com

The restless prostration does signify a lot of lament.
Everywhere are the sparks and the lustres of light,
Path of love has thousand goals which are bright.
The fairies and chambers are nothing in his sight,
Who gets the honour of sitting in friend ' right.
Without you the life melody has no relish and taste,
The songs are in silence and in the lamenting state.
When you left away, my joys turned into cries,
The gardens changed into forest of thorns and flies.
Where is the compassionate to whom I tell the pain?
Among the crowd is famine, the struggle goes in vain.
O God, still there is the punishment for my sin,
When whole bitter life, in flames I have been.
Look the afflicted state of Tahir, who is dismayed,
His morning restraint and evening wait is
displayed.

Liefdespad

Hoeveel vreugde en genot is er niet als jij daar bent?
Toen het nieuws van je komst mij bedwelmde als parfum
en verraste de milde glans in het hemelgewelf,
toen gaf mij geen vrede het schitterend zicht van de tuin.

Marfat.com

Je gaf me een plaats onder de vele minnaars.
O Opperste Schoonheid, ik dank en blijf U trouw.

Vertoeven in het dal der liefde is ongepast.
Tahir zwerft rond als op een eindeloze zee,
In jachtige storm, maar jij blijft het verholen doel.
Maar wie heeft recht op liefde, de hoogste eer?

Schrijver: M.H. Harat (Tahir Safaai)
Vertaling: Lucien Hoerée

PATH OF LOVE

How much joy and delight is there in your presence?
When your arrival news pleases with fragrance.
Questless glance was surprised in the good heaven, too
No peace was found in the glittering gardens ' view.
Advice to forget you is too difficult to comply,
To change the heart, I have ' nt the strength to apply
I have ' nt a precious gift to bring before thee,
My sheet is full of sins, please forgive me.
Perhaps in the heaven is accepted the prayer with
repent

Marfat.com

Miljoenen sterren flonkeren aan de hemel
En wachten op het uur dat mijn gluksster
chitteren zal
Hoelang nog brandt mijn lichaam, en waarom?
De dag dat zij de mijne wordt is nakend.

Bedwelmde mij haar vluchtige oogopslag?
Of was 't een pijl die diep mij in de zijde trof?
Aan niemand zeg ik, ook niet onvrijwillig,
ons geheim,
Maar 't kan verraden worden,
Door de tranen van mijn liefde.

Al zoekend ging de dag voorbij,
In diep verlangen ook de nacht,
Mijn hart riep alsmaar alom om mijn vriend.

Kom, laat ons wandelen langs de oevers,
Van de Ebro en er rusten,
Uitziend naar 't geluk, al kunnen we 't niet delen.

O kundige Soefi-gids! Al wat je mij voorspelde
Gebeurde echt, het werd mijn mooiste dag.

Marfat.com

I will 'nt speak of the secret yet per chance,
It can be disclosed by the tears of the lover.

Day went by in quest and the night in desire,
Heart kept on calling the friend everywhere,
Let us have a stroll on the Ehn bank and retire,
Lest the chance passes up without a share.
O champion of the riders! Your foretelling news,
Took the shape of reality on the luckiest day,
You granted me a place in the lovers queues,
O Supreme Beauty! I thank you and obey.

A stay in the love valleys is inproper indeed,
Tahir is wandering with your hidden aim,
It's boundless sea, where dashing exceed,
Extreme glory of the love, who can claim.

De dag ging al zoekend voorbij (a)

Sinds de dag dat ik van je houd, mijn liefste,
Is rusteloos mijn ziel en weent mijn hart.
Op de aarde overheersen wildernis en angst,
Mijn leven ver van jou is vol verzuchting

Marfat.com

Tot 's middags lag je lichaam, lichtend als de maan
in meerhei's lommer, op d'oever van de vliet.
Een frele fee, jaloers op jou, keek toe en
vele andre wilden jou wat graag te vriend.

Mijn ogen hongerden naar immer meer van jou,
maar 't afscheid drong en jij ging naar de poort.
Ons liefdesspel was één en al geluk, maar kort
van stond, zoals een bruidsnacht, vol belevenis.

DAY WENT BY IN QUEST (a)

From the day I 'm in love with you dear!
My soul is restless and the heart is crying,
On earth prevails the wilderness and fear,
The life apart from thee is full of sighing.

Millions of stars are glittering in the sky,
Await the hour when the lucky star will shine,
How long the body would be on fire and why?
The day is near when she becomes of mine.

Was it a free wink of inebriated glance?
Or an arrow which went deep into the liver?

Marfat.com

Jij en ik

Zo oost als west, jaar in jaar uit, heb ik naar jou gezocht
en vond uiteindelijk bij jou 't geluk.

O lieve Laila, diep naar 't hart ging mij jouw liefde.
Je ogen zijn als wijn, die 'k gulzig dronk.

O Laila! Als ik aan de vreugde denk die wij
genieten,
ben ik met het heden blij en droef om wat voorbij is.

Dag en nacht zie 'k jouw verrukkelijk gelaat;
ook als je weg bent, ben je steeds in mijn gedachten.

De Liefde, innemende vriendin en waardevol,
brengt ons naar 't dal van langvergeten vrede.

Kom dicht bij mij, o Laila, kort en kostbaar is de tijd,
de nacht is heerlijk, de zachte wind is zwoel.

Met jou betreed ik als de tuin van Eden,
een schriklijke woestijn verbeid ik zonder jou.

Marfat.com

What a graceful and worthy friend is the love,
It brings us in the valley of peace, which we forgot.

Come close dear Laila, the time is short and precious,
It is the beautiful night, and weather is hot.

With you it looks that I enter the garden of Eden,
Without you I feel that I am in a dreadful dessert lost.

It pains me that

It pains me that a man is a prey to another man,
Rich robs of the poor with force or wicked plan

Life becomes a night mare for a despondent woman,
A wolf does not eat another wolf but man devours the man

Marfat.com

Specimen of Mr. Hairat English Poems

You and Me

In the east and the west, for years I sought,
I found the happiness in yours company at last.

O dear Laila your love went deep into my heart,
The wine from your eyes, I have drunk a lot.

O Laila! When I think about the joy, we enjoy,
I am happy with the Present, sorry for the Past.

The day and night, I wish to see your charming face,
When you are far away, you are in my thought.

Marfat.com

English Section :

For the European readers, Mr. Harat has attempted a few poems in English and has translated in English Verse some important Urdu poems and lyrics of his own. It is noteworthy that Mr. Lucien Hoeree. advocate, a learned scholar and poet of Belgium has successfully and beautifully translated into dutch the important poems and lyrics of Mr. Harat.

In addition to this., for the Punjabi and the Persian lovers he has added the following :

a) A brief selection from his popular quatrains written in Punjabi, the sweet language of Punjab.
b) A comprehensive research- oriented poem in Persian Language in the praise of Lion of God Hazrat Ali.

Finally, I am hopeful that Mr. Harat will soon receive a remarkable position in the history of Urdu Poetry of 21st Century.

Written by

Prof. Dr. Munir Akram Quadri,
M. A. ,Ph.D. ,
Frankfort Germany.

Computerized by:
Mr. Khalid Zubair Ahmad(Hoboken, Belgium) &
Mr. Shah Jahan, from Darbar-e-Quadria Noshahia Sialkot Pakistan(e-mail:shah_jahan@hotmail.com **or** nccs@brain.net.pk)

Marfat.com

Great among the greatest, best among the best known.
I remember Muhammad the day and the night,
My heart is ever crying, though the lips are tight.
I keep on drinking the glasses of love wine,
Remembrance of his name has become the life of mine.

Second Chapter:

This chapter contanis his long Urdu poems in Masnavi. The poems consist of true stories which like to illustrate the good morals and the behaviour of renowned Sufi saints. In these poems, Mr. Harat does his best to explain the practices of Islam and shows how the devotional life can lead to the higher degree of mysticism. No doubt, he has come forward to enrich the Urdu Masnavi literature in his unrivaled delicacy. These poems are Mr. Harat's most distinctive poetical achievement.

The following is another example of his couplets translated by himself into English verse.

I have searched day and night without having rest,
I traveled a lot, wandered in the East and West,
I have seen thousands of men here and there,
the "man of god" with awakened heart is rare.

The man who has sympathy and love for the poor,
Though looks small and thin, he is great, be sure,
Love is a passion which chooses the soul with sorrow,
It is beyond the past, the present and to-morrow.

Marfat.com

world", which was organized by Mr. Christiaan J.G. Vonck, Ph.D in Faculty of C.R.

The Present Book "Loh-o-Kalam"

This book is entirely in verses of unique caliber, mainly in Urdu, and some in Persian and Punjabi languages also. The best of his poems are written in four forms, ghazal, masnavi, odes/qasidahs and robaiyat/quatrains. This book is divided into the following main chapters:

First Chapter:

Urdu poems and Qasidhas on Islam and its illustrious Preacher, the Holy Prophet Muhaammad(may peace be upon him). Sahibzada has a heart which is full with the great regard and love of the Holy Prophet and is always fond of saying beautiful verses in his praise.

This chapter consists of two popular long odes, three beautiful poems, one collection of quatrains and three Hadyai Naat. .He read personally the first qasidah in Gumbad-i-Khizra(Madina Munnawara) along with quatrains. He has delivered the selected verses from these poems on varied occasions and in annual Milaad ceremonies and every-where the audiences have appreciated with full hearts.

The following is a specimen of his two quatrains (translated by himself):

On my lips is the name of Muhammad, the mercy of the worlds.
A statue of sublime beauty, whose Honor is beyond the words.
His name is written on the pillars of heavenly thrown.

Marfat.com

(4) Was elected as "General Secretary" for Bazmi Hassaan, Belgium for to improve Naatia programmes in Europe.

(5) He served as "Benelux Representative" for the world Sufi council, London, Great Britain.

(6) He is the President of Minhaj-ul-Quran. Antwerp, selected and appointed by eminent scholar of Islam, Prof. Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri, the founder and the great leader of "Minhaj-ul-Quran International"

Prose Articles:

His first book **"Peer-i-Kamil"** (is equal to Perfect Guide to Mankind) was written in Hoboken and Published by Nusrat Press, Lahore , in the year 1985. This book contains 384 pages of the Charming prose material of the individual and classical style along with about 500 verses in Urdu & Persian languages by Mr. Harat. This book is really a perfect guidance in the way of Ultimate Truth and divine presence. This book was presented and delivered Free to the renowned scholars abroad, various ambassadors and to the Prime Minister of Pakistan, Mr. Muhammad Khan Junejo on 14th April, 1987, when he was on office tour to Belgium.

For a common reader it contains richness of Prose. beauty of Urdu Poetry as well as the principles and virtues of good morals and practices of Sufism.

An Important Writing in English:

"An introduction to Islam" was prepared after a comprehensive research and was read by himself in the annual "Conference of Comparative religions of the

Marfat.com

since 1982, he is settled in district Hoboken, Belgium where he lives with his wife "Mukhtar Rubeena" and children in his own house. He along with his family are the Belgian Nationals living happily and peacefully. He has 3 daughters and 2 sons. Two of his daughters i.e.(1) Tasneem Jihan Tahira and (2) Tanveer Jihan Nazli are married with Mr. Shahid Mahmood and Mr. Tasadduc Hussain respectively in the years 1992 and 1993.

His sons (1) Khalid Zobair Ahmad and (2) Saqlain Ahmed Safaai and the youngest daughter "Rizwana Saba" are studying. Khalid Zobair studies "Laws" at the greatest University of Antwerp (UFSIA). His eldest daughter Tasneem is settled in U.S.A. with her husband.

His two brothers Mr. M.L. Suddle and Mr. I.U. Suddle are the British and Dutch Nationals living with their families in Bedford, U.K., and Rotterdam, Holland. His eldest brother Sahibzada Haji Mohammad Sharif and youngest brother Sahibzada Mohammad Younas Javed are living at Darbar-e-Quadria Noshaia, Silakot city.

Mr. M.H.Harat is busy in servong the Muslim community on honorary basis for many years in the following social and cultural organizations:

(1) Antwerp Islamic Association V.Z.W. as its General Secretary/ Chief Administrator since 1985. At present, he is the Chief Patron of this organization. He organizes and presides religious, cultural, social and literary gatherings, conferences and general meetings.

(2) Was selected as director of "Daavat-o-Arshad" for "Irfan-ul-Quran Tanzeem", in Brussels.

(3) Served as elected "General Secretary" for Pak-Eurasia Society, Belgium.

Marfat.com

About The Author

The author of this book is **Sahibzada Mohammad Hanif Harat. Tahir** is his poetic name but **Harat** is popular among the Muslims in the Benelux. He is called **"Saifaai"** because he is the loved son and a devoted disciple of the great Sufi Saint, guide of the guides, light of Islam. **"Hazrat Saif Ullah Noori Qadri"**.

He is well known Urdu Poet and a Prose writer. He is a great mystic scholar living in the Western society. He was born in Sialkot, the birthplace of the "Poet of East", Allama Mohammad Iqbal". He completed his studies till B.A. degree in the same city.

He passed his "Middle school certificate", "Secondary school certificate" and "B.A. degree", in the first class and obtained the first and second prizes in Persian, Economics, and Islamic studies, respectively. He holds B.A (Hons.) and M.A. degree in Economics from the University of the Punjab, Lahore.

He started his employment career as "Senior Auditor" with a central government office, in WAPDA House, Lahore.

For better prospectus, he left the job on his own accord as well as his motherland. Via Rotterdam, he arrived at Antwerp city of Belgium in 1974.

He continued research in the evenings and in day times, he was busy in working with different Cos. in different times on managerial positions mainly as research and Business Manager for more than 15 years.

Marfat.com

Marfat.com

LOH-O-KALAM

Sahibzada Tahir Saifaai is a great mystic scholar, well-known Urdu Poet and Prose write living in the Western Society since 197[illegible].
(Prof. Dr. Munir Akram -Ge[illegible]ony)

Mr. M. H. Harat is poet of divine love, he has a deep respect in his heart for the Holy Prophet of Islam and the friends of God. It is as clear as the day light from his book "LOH-O-KALAM"
(Maria Louisa, Belgium)

غم زمانہ کے ہم ستائے ہوئے   عمر عصیاں میں بس گنوائے ہوئے

تمہاری چوکھٹ پہ آ کھڑے ہیں حضور ﷺ   آب دیدہ میں بس نہائے ہوئے

المدینہ دارالاشاعت یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۳۸ اردو بازار لاہور 7320682-7312803

Marfat.com